سرکاری رپورٹ

# صوبائی اسمبلی پنجاب

## مباحثات 2015

منگل، 19- مئی 2015

(یوم الثلاثہ، 29- رجب المرجب 1436ھ)

سولھویں اسمبلی: چودھواں اجلاس

جلد 14: شمارہ 3

165

# ایجنڈا

# برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

## منعقدہ 19- مئی 2015

### تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

### سوالات

### (محکمہ جات سماجی بہبود اور بیت المال)

### نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

## غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

### (مفاد عامہ سے متعلق قرار دادیں)

### (مورخہ 31- مارچ 2015 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قرار دادیں)

1- محترمہ نگہت شیخ: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں خسرے، پولیو اور دیگر مہلک بیماریوں کی ویکسین کی طرح آلودہ پانی سے پیدا ہونے والی بیماریوں کی ویکسین دی جائے تاکہ اس پانی سے پیدا ہونے والی بیماریوں بشمول گیسٹرو و دیگر امراض سے بچا جا سکے۔

2- چودھری عامر سلطان چیمہ: اس ایوان کی رائے ہے کہ ہیپاٹائٹس کے مریضوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر صوبہ بھر کے سرکاری ہسپتالوں میں ہیپاٹائٹس (سی) کے انجکشن کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔

3- محترمہ خدیجہ عمر: یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ نادرا دفاتر اور سٹاف کی تعداد میں آبادی کے تناسب سے اضافہ کیا جائے۔

4- ڈاکٹر سید وسیم اختر: یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں کمی کے پیش نظر PIA کے عمرہ کے کرایہ میں کمی کی جائے۔

5- محترمہ لبنیٰ فیصل: اس ایوان کی رائے ہے کہ پاکستان میں نشہ آور / سکون آور ادویات کے بڑھتے ہوئے استعمال کے پیش نظر ان ادویات کی غیر قانونی درآمد اور پس پردہ فروخت کو مکمل طور پر روکا جائے اور اس کی خرید و فروخت میں ملوث افراد و گروہوں کو قانون کے مطابق سخت سزا دی جائے۔

166

(موجودہ قراردادیں)

1۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ میں لائبریریوں سے متعلق قانون سازی کرتے ہوئے تمام کارپوریشنز، میونسپل کمیٹیوں، ضلع کونسلوں اور یونین کونسلوں کو پابند بنایا جائے کہ وہ اپنی آمدنی کا کم از کم تین فیصد لائبریریوں کے قیام، ترویج اور ترقی پر صرف کریں نیز لائبریری میں کام کرنے والے سٹاف کے لئے سروس سٹرکچر اور سروس رولز بھی بنائے جائیں۔ نیز تمام نجی و سرکاری تعلیمی اداروں میں بھی لائبریریاں قائم کی جائیں اور اس کے لئے ضروری فنڈز کا بندوبست کیا جائے۔

2۔ میاں محمد اسلم اقبال: اس ایوان کی رائے ہے کہ پینے کا صاف پانی مہیا نہ ہونے سے صوبہ بھر میں ہیپاٹائٹس و دیگر بیماریوں میں اضافہ ہو رہا ہے لہذا پینے کے صاف پانی کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔

3۔ چودھری عامر سلطان چیمہ: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر کے ضلعی اور تحصیل ہسپتالوں میں ہیپاٹائٹس ٹیسٹ کی سہولیات مہیا کی جائیں۔

4۔ محترمہ خدیجہ عمر: اس ایوان کی رائے ہے کہ حفظان صحت کے اصول کے مطابق صوبہ بھر کے قصابوں کو دکانوں کے آگے جالیاں لگانے کا پابند بنایا جائے۔

5۔ ڈاکٹر صلاح الدین خان: اس ایوان کی رائے ہے کہ حالیہ بارشوں اور شدید ژالہ باری کی وجہ سے گندم کی فصل کو ہونے والے نقصان کی وجہ سے ضلع میانوالی کی تین تحصیلوں میانوالی، عیسیٰ خیل اور پپلاں کو آفت زدہ قرار دیا جائے اور نقصان کا ازالہ کیا جائے۔

167

# صوبائی اسمبلی پنجاب

## سولھویں اسمبلی کا چودھواں اجلاس

منگل، 19۔ مئی 2015

(یوم الثلاثہ، 29۔ رجب المرجب 1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 50 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

---

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّن دَعَا
إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٣٣﴾
وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ
فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ﴿٣٤﴾
وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ
عَظِيمٍ ﴿٣٥﴾ وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ
إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٣٦﴾

**سورة حٰمٓ السجدة آیات 33 تا 36**

اور اس شخص سے بات کا اچھا کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور عمل نیک کرے اور کہے کہ میں مسلمان ہوں (33) اور بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی تو (سخت کلامی کا) ایسے طریق سے جواب دو جو بہت اچھا ہو (ایسا کرنے سے تم دیکھو گے) کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی گویا وہ تمہارا گرم جوش دوست ہے (34) اور یہ بات ان ہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو برداشت کرنے والے ہیں اور ان ہی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے صاحب نصیب ہیں (35) اور اگر تمہیں شیطان کی جانب سے کوئی وسوسہ پیدا ہو تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو۔ بے شک وہ سنتا جانتا ہے (36)

**وما علینا الا البلاغo**

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

## نعت رسول مقبول ﷺ

دل میں کسی کو اور بسایا نہ جائے گا
عشق رسول پاک بھلایا نہ جائے گا
وہ خود ہی جان لیں گے جتایا نہ جائے گا
ہم سے تو اپنا حال سنایا نہ جائے گا
ہم کو جزا ملے گی عشق رسول کی
دوزخ کے آس پاس بھی لایا نہ جائے گا
مانے گا ان کی بات خدا حشر میں نصیر
بے مصطفیٰ خدا کو منایا نہ جائے گا

## سوالات

(محکمہ جات سماجی بہبود و بیت المال)

### نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

**جناب سپیکر:** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ سماجی بہبود و بیت المال سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے سوال نمبر بولیں۔

**محترمہ نبیلہ حاکم علی خان:** جناب سپیکر! سوال نمبر 2697 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب سپیکر:** جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

### ضلع ساہیوال: غریبوں اور فلاحی کاموں پر خرچ کی گئی رقم و دیگر تفصیلات

***2697: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال کو سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی رقم سال وار بیت المال پنجاب کی جانب سے موصول ہوئی؟

(ب) اس رقم سے کتنی غرباء میں تقسیم کی گئی اور کتنی فلاحی کاموں پر خرچ ہوئی؟

(ج) ان سالوں کے دوران جو فلاحی کام اس ضلع میں سرانجام دیئے گئے ان کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):**

(الف) ضلع ساہیوال کو 12-2011 اور 13-2012 کے دوران درج ذیل رقم پنجاب بیت المال سے موصول ہوئی۔

| 2011-12 | 2012-13 |
|---|---|
| 13,153,787/- | 2,360,104/- |

(ب) ان سالوں کے دوران فلاحی ادارہ جات اور غرباء میں تقسیم کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

| | 2011-12 | 2012-13 |
|---|---|---|
| 1۔فلاحی ادارہ جات | 150,000/- | 1,150,000/- |
| 2۔غرباء میں تقسیم کی گئی رقم | 7,593,500/- | 4,733,000/- |

(ج) سال 12-2011 کے دوران فلاحی ادارہ جات میں تقسیم کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

| نام رفاہی ادارہ جات | نام منصوبہ | دی گئی رقم |
|---|---|---|
| 1۔سوچ ویلفیئر آرگنائزیشن، ساہیوال | فری ڈسپنسری | 50,000/- |
| 2۔باہو ویلفیئر سوسائٹی، ساہیوال | فری ڈسپنسری | 50,000/- |
| 3۔سوشل ویلفیئر سوسائٹی چک نمبر 92/6-R، ساہیوال | تعمیر بلڈنگ برائے دستکاری | 50,000/- |

سال 13-2012 کے دوران فلاحی ادارہ جات میں تقسیم کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

| نام رفاہی ادارہ جات | نام منصوبہ | دی گئی رقم |
|---|---|---|
| 1۔انجمن فلاح نسواں، چیچہ وطنی | فری ڈسپنسری | 50000/- |
| 2۔انجمن فلاح مریضاں ڈی ایچ کیو ہسپتال، ساہیوال | ایکسرے فلم | 50000/- |
| 3۔ڈسٹرکٹ انٹی ٹی بی ہسپتال، ساہیوال | فری ڈسپنسری | 50000/- |
| 4۔الرحمان ویلفیئر سوسائٹی، چیچہ وطنی | فری ڈسپنسری | 50000/- |
| 5۔النور ویلفیئر آرگنائزیشن 70/5-L، ساہیوال | دستکاری سکول | 50000/- |
| 6۔کیمونٹی ڈویلپمنٹ کونسل غلہ منڈی، ساہیوال | دستکاری سکول | 50000/- |
| 7۔الفلاح ایسوسی ایشن، ہڑپہ | دستکاری سکول | 50000/- |
| 8۔رحیمیہ ویلفیئر سوسائٹی، ساہیوال | فری ڈسپنسری | 500000/- |
| 9۔ہیومن سروسز ویلفیئر فاؤنڈیشن، چیچہ وطنی | فری ڈسپنسری | 50000/- |
| 10۔ہیومن وومن ویلفیئر سوسائٹی، ساہیوال | فری ڈسپنسری | 50000/- |
| 11۔قطبیہ وومن ویلفیئر سوسائٹی، ساہیوال | دستکاری سکول | 50000/- |
| 12۔پرزنرز ویلفیئر سوسائٹی، سنٹرل جیل، ساہیوال | دستکاری سکول | 50000/- |
| 13۔ڈسٹرکٹ انٹی ٹی بی ایسوسی ایشن، ساہیوال | فری ڈسپنسری | 50000/- |
| 14۔کیمونٹی ڈویلپمنٹ کونسل غلہ منڈی، ساہیوال | دستکاری سکول | 50000/- |

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! اس کے جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ اس رقم میں سے کتنی غرباء میں تقسیم کی گئی اور کتنی فلاحی کاموں میں خرچ ہوئی؟ اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے یہ جو رقم غرباء میں تقسیم کی جاتی ہے اس کا criterion کیا ہے اور اس کی کس طرح سے

recommendationsآتی ہیں کیونکہ اب یونین کونسل کا system بھی نہیں رہا تو یہ ذرا اس کی وضاحت فرما دیں؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):** جناب سپیکر! یہ جو فلاحی اداروں کو یا غرباء میں رقم تقسیم کی جاتی ہے اس کے لئے ڈسٹرکٹ لیول پر کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں اور ایک طریق کار کے مطابق ان کی ایک executive body ہوتی ہے ایک سکروٹنی کمیٹی جو کہ تین افراد پر مشتمل ہوتی ہے وہ یونین لیول کی سطح پر جا کر یا شہر کے کسی بھی حصے میں جا کر جانچ پڑتال کرتی ہیں اور اس کے بعد ڈسٹرکٹ بیت المال کمیٹی کو اپنی رپورٹ پیش کرتی ہیں۔ جب اس کی approval دی جاتی ہے تو اس کے بعد funds issue کر دیئے جاتے ہیں۔

**جناب سپیکر:** یہ mike ٹھیک کریں کیونکہ آواز صحیح نہیں آ رہی۔

**محترمہ نبیلہ حاکم علی خان:** جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ ڈسٹرکٹ ساہیوال کمیٹی کے چیئرمین کون ہیں نیز کتنی کمیٹیاں ہیں اور کیا صرف یہ ایک ڈسٹرکٹ لیول پر کمیٹی ہے یا ٹاؤن لیول اور تحصیل لیول پر بھی ہیں؟ اس کو تھوڑا سا clear کر دیں۔

**جناب سپیکر:** جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

**پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):** جناب سپیکر! تمام کمیٹیاں صرف ڈسٹرکٹ لیول پر ہی ہوتی ہیں صرف لاہور میں تین کمیٹیاں اضافی ہیں۔

**محترمہ نبیلہ حاکم علی خان:** جناب سپیکر! اگر پارلیمانی سیکرٹری صاحب ڈسٹرکٹ ساہیوال کے چیئرمین کا نام بتا دیں؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):** جناب سپیکر! جنوری سے یہ committees off ہو گئی ہیں تو ابھی یہ procedure میں ہیں جب بھی پورے پنجاب میں نئے چیئرمین بنیں گے تو آپ کو نام بتا دیا جائے گا۔

**محترمہ نبیلہ حاکم علی خان:** جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

**جناب سپیکر:** اگلا سوال بھی محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے سوال نمبر بولیں۔

**محترمہ نبیلہ حاکم علی خان:** جناب سپیکر! سوال نمبر 2698 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب سپیکر:** جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## ضلع ساہیوال میں دارالامان وفلاحی مراکز کی تعداد ودیگر تفصیل

*2698: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیاوزیر سماجی بہبود وبیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال میں کتنے دارالامان اور دیگر فلاحی مراکز کام کر رہے ہیں، ان کے نام اور جگہ کی تفصیل بتائیں؟

(ب) ان میں کتنے افراد رہائش پذیر ہیں؟

(ج) ان اداروں کے سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے اخراجات کی تفصیل سال وار اور مد وار بتائیں؟

(د) ان اداروں میں کتنے ملازم کام کر رہے ہیں؟

(ہ) اس ضلع میں حکومت کتنے مزید فلاحی گھر/ دارالامان بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود وبیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) ضلع ساہیوال میں (ایک)، دارالامان (خواتین کے لئے) اور (ایک) اولڈ ایج ہوم (مردوں کے لئے) ایک صنعت زار، (دو) کمیونٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ (ایک) اربن کمیونٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ (ایک) میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ کام کر رہے ہیں۔ ان تمام اداروں کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) دارالامان میں اس وقت 27 عورتیں اور سات بچے کل (34) جبکہ اولڈ ایج ہوم میں 27 بزرگ افراد رہائش پذیر ہیں۔

(ج) ان اداروں کے سال 12۔2011 میں 16759677 روپے اور 13۔2012 میں 20491198 روپے کے اخراجات جن کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان اداروں میں عملہ کی تعداد 42 ہے۔ جس میں 10 ملازمین دارالامان میں بارہ صنعت زار میں چھ اربن کمیونٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ 11 کمیونٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ تین میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ جن کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) اس ضلع میں حکومت کا فی الحال مزید فلاحی گھر/ دارالامان بنانے کا ارادہ زیر غور نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! مجھے اس کی detail مل گئی ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 1184 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## ضلع جہلم: دستکاری سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1184: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جہلم میں خواتین کے لئے کل کتنے دستکاری سکول ہیں اور ان دستکاری سکولوں میں خواتین کو کس کس دستکاری اور ہنر مندی کی تعلیم دی جاتی ہے؟

(ب) اس وقت گھریلو صنعت سازی کے شعبے میں خواتین کے لئے ضلع جہلم میں کون کون سے منصوبہ جات زیر غور ہیں اور ان منصوبہ جات پر عملدرآمد کرانے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) ضلع جہلم میں خواتین کو دستکاری کی تربیت فراہم کرنے کے لئے بیس دستکاری سکول مختلف مقامات پر کام کر رہے ہیں جن میں خواتین کو سلائی کڑھائی، گلاس ورک، کمپیوٹر ٹریننگ اور بیوٹیشن کے کورسز کروائے جاتے ہیں۔

(ب) محکمہ سماجی بہبود کا بلاواسطہ گھریلو صنعت سازی کے سلسلے میں کوئی کردار نہ ہے تاہم بالواسطہ طور پر محکمہ اور این جی اوز کے زیر انتظام دستکاری سکولوں کے ذریعے خواتین کو ہنر مند بنایا جاتا ہے تاکہ وہ گھر کے اندر رہ کر اپنے اور اپنے خاندان کے لئے معاشی طور پر کردار ادا کر سکیں۔ اس وقت ضلع جہلم میں ضلعی سطح پر ایک صنعت زار اور بیس دستکاری سکول سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام کام کر رہے ہیں جس میں خواتین کو ڈریس میکنگ، سلائی کڑھائی، گلاس ورک، کمپیوٹر ٹریننگ، بیوٹیشن، پینٹنگز کے کورسز کروائے جاتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ آگاہی پروگرام اور سالانہ دستکاری نمائش کا بھی انتظام کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (الف) کا مجھے یہ جواب دیا گیا ہے کہ خواتین کو دستکاری کی تربیت فراہم کرنے کے لئے بیس دستکاری سکول مختلف مقامات پر کام کر رہے ہیں۔ میں آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ سوال کرنا چاہتی ہوں کہ جہلم کی آبادی کے لحاظ سے یہ سکول بہت کم ہیں کیا حکومت جہلم میں مزید سکول کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ ان بیس سکولوں کے علاوہ پوچھ رہی ہیں کہ کیا آپ ضلع جہلم کی آبادی کے لحاظ سے وہاں مزید سکول کھولنا چاہتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ضلع جہلم میں ابھی جو بیس دستکاری سکول کام کر رہے ہیں، این جی اوز کے تحت محکمہ سوشل ویلفیئر ایک ٹیچر دستکاری سکول کو فراہم کرتا ہے اور اس کے عوض 1500 روپے ماہانہ این جی اوز کو اس ٹیچر کی مد میں pay کئے جاتے ہیں اگر کوئی مزید demand ہوئی اور وہاں پر این جی اوز نے دستکاری سکول بنائے تو انشاء اللہ سوشل ویلفیئر ان کی اس معاملے میں بھرپور مدد کرے گا ان کو ٹیچرز فراہم کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: محترمہ! اگلا ضمنی سوال؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (ب) کا انہوں نے جواب دیا ہے کہ محکمہ اور این جی اوز کے زیر انتظام دستکاری سکولوں کے ذریعے خواتین کو ہنر مند بنایا جاتا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ این جی اوز رجسٹرڈ ہیں؟ اس سے پہلے بھی جو میں نے سوال کیا تھا تو kindly اس کو میں تھوڑا سا elaborate کر دوں کہ آبادی اتنی زیادہ ہے کیونکہ یہ ہمارا دیہی علاقہ ہے تو یہاں پر بچیاں زیادہ تر اس طرح کی تربیت لینا چاہتی ہیں کہ جس پر آگے چل کر ان کے لئے سہولت ہو سکے تو میں پھر یہ حکومت سے request کروں گی کہ وہاں پر ہماری آبادی کے لحاظ سے بیس سکول بہت کم ہیں لہٰذا اس پر ضرور نظر ثانی کی جائے اور مجھے kindly یہ بتادیں کہ کیا یہ این جی اوز رجسٹرڈ ہیں جو کہ ان سکولوں کے ساتھ cooperate کر رہی ہیں؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! انہوں نے دو باتیں کی ہیں ایک تو یہ کہ ان بیس سکولوں میں اضافہ کیا جائے اور دوسرا یہ بتائیں کہ یہ این جی اوز رجسٹرڈ ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال(حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! پنجاب میں جتنے بھی دستکاری سکول اور این جی اوز ہیں وہ تمام کی تمام رجسٹرڈ ہوتی ہیں اور اس کے بعد ہی وہ functional ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ ضلع جہلم کے بارے میں پوچھ رہی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال(حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! میں ضلع جہلم کی ہی بات کر رہا ہوں کہ وہ جتنی بھی این جی اوز ہیں اور جتنے بھی دستکاری سکول کام کر رہے ہیں اور جو این جی اوز ان سکولوں کو چلا رہی ہیں وہ تمام کی تمام رجسٹرڈ ہیں اور اس کے علاوہ اگر محترمہ چاہتی ہیں کہ وہاں پر مزید دستکاری سکول کھولے جائیں تو یہ این جی اوز بنا کر ہمارے پاس لے آئیں ہم انشاء اللہ ڈسٹرکٹ جہلم میں ان کو رجسٹرڈ کر کے وہاں پر دستکاری سکولوں کو functional کر دیں گے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1714 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## ضلع لاہور: رجسٹرڈ این جی اوز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1714: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ کے تحت کتنی رجسٹرڈ این جی اوز کام کر رہی ہیں؟

(ب) ان این جی اوز کو حکومت کی طرف سے کتنے فنڈ فراہم کئے گئے اور ان این جی اوز نے 2012 اور 2013 میں کیا کیا خدمات سرانجام دیں آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا محکمہ ان این جی اوز کو دیئے گئے فنڈز کو چیک کرنے کا اختیار رکھتا ہے اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال(حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) لاہور میں محکمہ سوشل ویلفیئر سے رجسٹرڈ کام کرنے والی این جی اوز کی تعداد 1213 ہے۔

(ب) محکمہ سماجی بہبود ان این جی اوز کو فنڈز فراہم نہ کرتا ہے تاہم پنجاب بیت المال کونسل کے ذریعے سال 2012 اور سال 2013 سے این جی اوز کو فراہم کردہ امداد کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جی ہاں! محکمہ ان فنڈز کو چیک کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس سوال کے جز (ج) کا جواب دیا گیا ہے کہ محکمہ ان فنڈز کو check کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔ آج کل پاکستان کی جو موجودہ صورتحال ہے جبکہ دہشت گردی اپنے عروج پر ہے تو این جی اوز کو جو foreign funding ہوتی ہے کیا ان کو check کرنے کا کوئی mechanism ان کے پاس ہے کہ وہ فنڈز جس مقصد کے لئے آتے ہیں اسی مقصد کے لئے استعمال ہوتے ہیں کس طریقے سے اس کی checking ہوتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ان این جی اوز کے check and balance کا mechanism یہ ہے کہ ہر مہینے کے بعد ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر اور ہر تین ماہ کے بعد ڈسٹرکٹ آفیسر ان کے آفس میں جا کر ان کا آڈٹ کرتے ہیں اور اس کے علاوہ جو سالانہ آڈٹ رپورٹ انہوں نے پیش کرنی ہوتی ہے وہ چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کے اور اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے سالانہ performance report بھی جمع کروانا ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ جو foreign investment آرہی ہے اور ہمارا وطن عزیز جس طرح دہشت گردی میں گھرا ہوا ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ وفاقی حکومت نے اس معاملے میں کافی check and balance کیا ہے تو پنجاب level پر بھی اس کو بہتر کیا جائے گا۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس وقت لاہور میں 1212 این جی اوز رجسٹرڈ ہیں۔ جس طرح انہوں نے کہا ہے کہ اتنی checking اور different level پر auditing ہوتی ہے کیا ان 1200 این جی اوز میں سے کسی ایک بھی این جی او کی بے ضابطگی پکڑی گئی ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کسی این جی او کی بے ضابطگی کی اطلاع آپ کو موصول ہوئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ابھی تک لاہور میں جتنی بھی رجسٹرڈ تنظیمیں جو کہ ایک ہزار سے زائد ہیں اور 40 فیصد کے قریب ان کو check کیا گیا ہے تو جو functional نہیں ہیں ان کو notices جاری کر رہے ہیں اور ابھی تک کوئی ایسی بے ضابطگی یا ایسا case سامنے نہیں آیا کہ جس میں کوئی confusion پیدا ہو۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! جہاں تک میری اطلاع ہے کہ ہر تین سال کے بعد ان این جی اوز کی registration renew ہوتی ہے تو جب یہ renew کرتے ہیں تو کیا کوئی monitoring mechanism ہے کہ جس bases پر یہ این جی اوز forms کی گئی ہے اس کا criterion پورا کیا ہے اور کیا کسی این جی او کی اب تک registration cancel بھی ہوئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! یہ تین سال بعد نہیں بلکہ first time کوئی بھی این جی اوز رجسٹرڈ کروانا چاہتا ہے تو اس وقت بھی شرط ہوتی ہے کہ وہ تین سال کے لئے رجسٹرڈ ہوگی جبکہ اس کا سالانہ آڈٹ ہوتا ہے اور قاعدے قانون کے تحت کوئی بھی این جی او رجسٹرڈ ہوتی ہے تو اس کے parameters کو check کیا جاتا ہے اور اسی طرح ماہانہ اور تین ماہ کے بعد بھی check کیا جاتا ہے اس کا بھی یہی مقصد ہوتا ہے کہ یہ این جی اوز کس طرح کام کر رہی ہیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں نے یہ گزارش کی ہے کہ 2012-13, 2013-14 یا 2014-15 یعنی این جی اوز کا کون سے سال کا آڈٹ مکمل ہو چکا ہے، کیا سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ سے audit reports کا departmental procedure completely پورا ہو چکا ہے اور private third party auditor کی رپورٹ آ چکی ہے، یہ مکمل process کس سال تک مکمل ہو چکا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! یہ ہر سال ہی ہوتا ہے اور پورے پنجاب میں تمام این جی اوز اپنی سالانہ رپورٹ جمع کرواتی ہیں۔ جو این جی اوز جمع نہیں کروا رہیں ہم ان کو notices دینے جا رہے ہیں۔ لاہور میں بھی تقریباً 38 سے 40 فیصد ratio ہے۔ اگر محترم فاضل ممبر specially تفصیل چاہتے ہیں تو وہ بتا دیں کہ کون سی این جی او کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہیں تو ہم ان کو اس کی detail فراہم کر دیتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! یہ بتا دیں کہ کون سے سال تک process مکمل ہو چکا ہے؟

جناب سپیکر: جی، آپ کی مہربانی۔ اگلا سوال محترمہ نبیلہ حاکم علی خان کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 2699 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## ضلع ساہیوال: محکمہ سماجی بہبود سے رجسٹرڈ این جی اوز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2699: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ سماجی بہبود سے رجسٹرڈ این جی اوز کی تعداد کتنی ہے، ان کے نام بتائیں؟

(ب) این جی اوز کو رجسٹرڈ کرنے کا طریق کار کیا ہے؟

(ج) کیا محکمہ کے پاس ان این جی اوز کو چیکنگ کے اختیارات ہیں تو کس قاعدہ اور قانون کے تحت ان کو کون سا آفیسر چیک کر سکتا ہے؟

(د) سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران اس ضلع کی جن این جی اوز کے حساب کتاب کی چیکنگ محکمہ نے کی، ان کی تفصیل بتائیں؟

(ہ) اس وقت اس ضلع میں کون سی این جی اوز عوام کی اصل خدمت سرانجام دے رہی ہے، اس این جی اوز کا نام اور اس کے فلاحی کاموں کی تفصیل بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) ساہیوال میں محکمہ سماجی بہبود سے 98 این جی اوز رجسٹرڈ ہیں ان کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) این جی اوز کی رجسٹریشن کے طریقہ کار اور شرائط کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلعی آفیسر سوشل ویلفیئر رجسٹریشن اتھارٹی ہوتی ہے ان کو چیک کرنے کا مجاز بھی ضلعی آفیسر ہی ہوتا ہے۔

(د) این جی اوز اپنے حساب کتاب چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ سے خود کروانے کی مجاز ہوتی ہیں تاہم این جی اوز آڈٹ رپورٹ کی ایک کاپی محکمہ کو جمع کروانے کی پابند ہیں۔

(ہ) ضلع میں این جی اوز عوام کے لئے بہترین خدمات سرانجام دے رہی ہے اور مختلف این جی اوز کے فلاحی کاموں کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

**محترمہ نبیلہ حاکم علی خان:** جناب سپیکر! جز (ب) میں ایک مسئلہ ہے جس کو کافی بحث کے باوجود clear نہیں کیا جا سکا۔ میری پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے گزارش ہے کہ اس کو clear کر دیں کہ ساہیوال میں کسی این جی او کے حوالے سے کوئی بے ضابطگی پائی گئی ہے، اگر پائی گئی ہے تو اس کے خلاف ابھی تک کوئی کارروائی ہوئی ہے؟

**جناب سپیکر:** جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

**پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):** جناب سپیکر! اس وقت ساہیوال میں آج تک 101 این جی اوز کام کر رہی ہیں اور ابھی تک ایسی کوئی information نہیں ہے کہ ان میں کوئی بے ضابطگی ظاہر ہوئی ہو۔ اگر ان کے علم میں ہے تو ہمیں بتائیں ہم انشاء اللہ اس کو دیکھ لیں گے۔

**جناب سپیکر:** جی، اس کا ازالہ کریں گے۔

**ملک محمد احمد خان:** جناب سپیکر! ساہیوال میں کی گئی ان کی جو audit reports ہیں کیا یہ پچھلے سال کی reports publish کر چکے ہیں یعنی کس سال کی رپورٹ publish ہوئی ہے؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):** جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی ملک صاحب کو بتایا ہے کہ ہر سال وہ این جی اوز پابند ہیں کہ انہوں نے سالانہ رپورٹ جمع کروانی ہے اور جن این جی اوز نے سالانہ رپورٹ جمع نہیں کروائی محکمہ ان کے خلاف کارروائی کر رہا ہے۔

**ملک محمد احمد خان:** جناب سپیکر! میرا بڑا pertinent question ہے اور میں نے پچھلے سوال پر بھی آپ کے حکم پر اس کو مزید query نہیں کیا۔ آڈٹ رپورٹ آنے کے بعد جب ان کے پاس checking کا اختیار ہے تو it's a public document لہذا پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ بتا دیں کہ سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کس سال کی آڈٹ رپورٹ publish کر چکا ہے؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):** جناب سپیکر! میرا پھر وہی جواب ہو گا کہ جب ایک این جی او نے کسی قسم کی violation کی ہے تو اس کو notices جاری کر دیئے جائیں گے۔ میں دوبارہ پھر وہی کہنا چاہتا ہوں کہ ملک صاحب کو اگر کسی این جی اوز کے بارے میں کوئی شک وشبہ ہے تو بتائیں ہم اس کو check کر کے بتا دیں گے۔

**جناب سپیکر:** یہ ضلع ساہیوال کی بات ہو رہی ہے۔

**ملک محمد احمد خان:** جناب سپیکر! کیا 2012-13 کی رپورٹ publish ہو چکی ہے؟

**جناب سپیکر:** جی، ملک صاحب! آ جائے گی۔ آپ کی مہربانی۔ اگلا سوال محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔ آپ کے کتنے سوال آ گئے ہیں؟

**محترمہ نبیلہ حاکم علی خان:** جناب سپیکر! بس یہ last question ہے۔

**جناب سپیکر:** اچھا یہ آپ کے pending questions ہیں۔

**محترمہ نبیلہ حاکم علی خان:** جناب سپیکر! سوال نمبر 2700 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب سپیکر:** جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

### ساہیوال: محکمہ سماجی بہبود کے دفاتر کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2700: **محترمہ نبیلہ حاکم علی خان:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ساہیوال میں محکمہ سماجی بہبود کے کتنے دفاتر کہاں کہاں چل رہے ہیں، ان دفاتر کے عملہ کی تعداد، گریڈ اور عہدہ وار بتائیں؟

(ب) ان دفاتر کے سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے اخراجات کی تفصیل مد وار بتائیں، اگر کوئی آمدن ان سالوں کے دوران ہوئی ہے تو اس کی تفصیل بھی مد وار بتائیں؟

(ج) ان دفاتر نے ان دو سالوں کے دوران اس ضلع کی حدود میں جو فلاحی کام سرانجام دیئے ان کی تفصیل مع تخمینہ لاگت بتائیں؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):**

(الف) ساہیوال میں محکمہ سماجی بہبود کے 9 دفاتر ہیں، ان دفاتر میں عملہ کی تعداد 52 ہے اور ان کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان دفاتر کے سال 12۔2011 میں 1,87,30,651 روپے اور 13۔2012 میں 2,32,49,330 روپے کے اخراجات جن کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) 12۔2011 کے دوران ضلع ساہیوال میں محکمہ سوشل ویلفیئر کے اداروں میں مندرجہ ذیل فلاحی کام سرانجام دیئے گئے۔

1۔ سی ڈی پی / یو سی ڈی پراجیکٹ کے ذریعے 205310 افراد کو صحت، مذہبی تعلیم، چائلڈ لیبر، قانونی امداد وغیرہ کی سہولیات فراہم کی گئیں۔

2۔ صنعت زار ساہیوال میں 2115 خواتین کو مختلف کورسز کروائے گئے اور 87 خواتین کو آرڈر پر کام دیا گیا۔

3۔ میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ کے ذریعے 53216 مستحقین کو میڈیکل سہولتیں فراہم کی گئیں۔

4۔ دارالامان، ساہیوال میں 1902 خواتین اور بچوں کو پناہ اور دیگر سہولیات دارالامان میں فراہم کی گئیں۔

5۔ اولڈ ایج ہوم، ساہیوال میں 67 بزرگ شہریوں کو مفت رہائش، میڈکل اور مذہبی تعلیم جیسی سہولیات فراہم کی گئیں۔

سال 13۔2012 میں ان اداروں میں دی جانے والی خدمات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ 13۔2012 میں 203327 سی ڈی پی / یو سی ڈی پراجیکٹ کے ذریعے افراد کو صحت، مذہبی تعلیم، چائلڈ لیبر، قانونی امداد وغیرہ کی سہولیات فراہم کی گئیں۔

2۔ صنعت زار ساہیوال میں 1375 خواتین کو مختلف کورسز کروائے گئے اور 66 خواتین کو آرڈر پر کام دیا گیا۔

3۔ میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ کے ذریعے 39555 مستحقین کو میڈیکل سہولتیں فراہم کی گئیں۔

4۔ دارالامان، ساہیوال میں 1038 خواتین اور بچوں کو پناہ اور دیگر سہولیات دارالامان میں فراہم کی گئیں۔

5۔ اولڈ ایج ہوم، ساہیوال میں 27 بزرگ شہریوں کو مفت رہائش، میڈکل اور مذہبی تعلیم جیسی سہولیات فراہم کی گئیں۔

ہر دفتر کی کارکردگی کی رپورٹ (تتمہ ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

**جناب سپیکر:** کوئی ضمنی سوال ہے؟

**محترمہ نبیلہ حاکم علی خان:** جناب سپیکر! میرے سوال کا پہلا جزیہ تھا کہ "ساہیوال میں محکمہ سماجی بہبود کے کتنے دفاتر کہاں کہاں چل رہے ہیں، ان دفاتر کے عملہ کی تعداد، گریڈ اور عہدہ وار بتائیں" جس کا جواب آیا ہے کہ "ساہیوال میں محکمہ سماجی بہبود کے 9 دفاتر ہیں اور ان دفاتر میں عملہ کی تعداد 52 ہے جن کی تفصیل دے دی گئی ہے۔" میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا ان دفاتر میں جتنے افسران یا ملازمین ہونے چاہئیں تھے وہ پورے ہیں یا کم ہیں اور اگر کم ہیں تو کیا ان کو پورا کیا جانے کا کوئی ارادہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ابھی ساہیوال میں 52 اسامیاں ہیں۔ ان میں گریڈ 1 سے 4 تک کوئی بھی اسامی خالی ہے تو میرے خیال میں ان کو within a month مکمل کر لیا جائے گا جبکہ گریڈ 5 سے اوپر کی اسامیوں کے حوالے سے عرض ہے کہ اس وقت حکومت پنجاب کی طرف سے پابندی لگی ہوئی ہے جب حکومت پابندی ہٹائے گی تو انشاء اللہ ان کو بھی پورا کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 3466 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## لاہور: سوشل ویلفیئر کے تحت قائم خواتین کے اداروں کی تفصیلات

*3466: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔143، 144 لاہور میں سوشل ویلفیئر کے تحت خواتین کے لئے کتنے ادارے قائم کئے گئے ہیں، ان اداروں میں خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے کون کون سے پروگرام ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ حلقوں میں خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے مزید ادارے کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) پی پی۔143، 144 لاہور میں اس وقت محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے کوئی فلاحی ادارہ کام نہ کر رہا ہے۔

(ب) محکمہ سوشل ویلفیئر سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور مستقبل میں ٹاؤن کی سطح پر خواتین کے لئے صنعت زار قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! جز (الف) میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ "پی پی۔143 اور پی پی۔144 لاہور میں اس وقت محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیرانتظام خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے کوئی فلاحی ادارہ کام نہ کر رہا ہے۔" یہ لاہور کا بہت پسماندہ علاقہ ہے جہاں پر غریب غرباء کی آبادی بہت

بڑے تناسب میں موجود ہے۔ کیا میں پوچھ سکتی ہوں کہ اس وقت یہاں سے گورنمنٹ کے دو sitting ایم این ایز اور ایم پی ایز موجود ہیں پھر بھی ایسی کیا وجہ ہے کہ ان حلقوں میں کوئی کام نہیں ہو رہا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! سب سے پہلے ہمارے جتنے بھی صنعت زار، دارالامان یا دیگر ادارے خواتین کی ترقی کے لئے کام کر رہے ہیں وہ ضلعی سطح پر بنائے گئے ہیں اور اس کے علاوہ ہم تحصیل کی سطح پر جا رہے ہیں۔ جس طرح شاہ پور، مرید کے، شیخوپورہ، جام پور اور راجن پور میں تحصیل سطح پر ہم جا رہے ہیں۔ انشاء اللہ آئندہ آنے والے پانچ سالوں میں ہم ان کی جو constituency بنتی ہے اسے ترجیح دیں گے۔ پہلے انہوں نے بتایا ہے کہ وہاں سے دو ایم این ایز ہیں تو میرے خیال میں شاید وہاں residence دو ایم این اے صاحبان کی ہو گی مگر ایم پی اے کے دو حلقوں پر ایم این اے تو ایک ہی ہو گا۔ جب ہم تحصیل کی سطح پر جائیں گے تو انہوں نے جن علاقوں کا بتایا ہے ان کو انشاء اللہ ترجیح دی جائے گی۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا کہنے کا مقصد یہ تھا کہ خواتین میں سے بھی آپ کی جو ایم این اے ہیں وہ بھی وہیں سے تعلق رکھتی ہیں۔ کیا ایسا کوئی criterion ہے جس کی base پر ان اداروں کو کھولنے کے لئے areas select کرتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ہمارے ضلعی سطح پر جو افسران بیٹھے ہیں ان کے ذریعے سے requirements آتی ہیں چونکہ جن علاقہ جات میں جہاں پر ان کی گنجائش ہوتی ہے وہاں پر ان کا جائزہ لیا جاتا ہے اور جہاں سے requirements آتی ہیں تو ظاہر ہے کہ وہیں پر یہ ادارے قائم کئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔ نہیں، پہلے ارشد ملک صاحب کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ نے میرا نام ہی بدل دیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کا نام وہی ہے جو آپ کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): میرا نام جنس سمیت بدل دیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، محمد ارشد ملک صاحب! اپنا سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 3549 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: سوشل ویلفیئر کے تحت کام کرنے والے اداروں سے متعلقہ تفصیلات

*3549: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ سوشل ویلفیئر کے تحت کون کون سے ادارے قائم کئے گئے ہیں؟

(ب) سوشل ویلفیئر کے تحت خواتین کے لئے کتنے ادارے قائم کئے گئے ہیں، ان اداروں میں خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے کون کون سے پروگرام ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس ضلع میں خواتین کے لئے موجودہ اداروں کی تعداد بہت کم ہے؟

(د) کیا حکومت اس ضلع میں خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے مزید ادارے کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام 10 ادارے کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام خواتین کے لئے (ایک) صنعت زار (ایک) شیلٹر ہوم اور (ایک) وومن سنٹر کام کر رہے ہیں۔ ان اداروں میں خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے فراہم کردہ خدمات کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ سوشل ویلفیئر نے ضلع ساہیوال میں خواتین کی فلاح و بہبود کے ادارے باقی تمام اضلاع میں قائم اداروں کے pattern پر قائم کئے ہیں۔ بلکہ ضلع ساہیوال میں تحصیل چیچہ وطنی میں قائم وومن سنٹر فی الحال دوسرے کسی ضلع میں قائم نہ کیا گیا ہے۔

(د) محکمہ سوشل ویلفیئر اگلے پانچ سالہ منصوبہ میں ضلع ساہیوال میں خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے مزید ادارے کھولنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (الف) میں یہ پوچھا گیا تھا کہ ضلع ساہیوال میں محکمہ سوشل ویلفیئر کے تحت کون کون سے ادارے کام کر رہے ہیں جس کا ہمیں annexure ملا ہے اس کو اگر آپ ملاحظہ فرمائیں تو ایک سے لے کر 3 تک ایک ہی دفتر کے تین نام لکھ دیئے گئے ہیں۔ میں آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کون کون سے ادارے ساہیوال میں کام کر رہے ہیں اور کیا کام کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ہم نے ان کو detail فراہم کی ہے باقی جو یہ کہہ رہے ہیں کہ ایک ہی دفتر کے تین دفاتر show کئے ہیں تو ایک complex میں تین محکمے کام کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ارشد ملک صاحب کو لسٹ فراہم کر دی گئی ہے لیکن اگر اس میں مزید کوئی پوچھنے والی بات ہے تو بتادیں اس کا بھی جواب دے دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب! جو وہ فرما رہے ہیں کیا آپ اس سے اب مطمئن ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ جو فرما رہے ہیں اس کا آپ کو پتا ہی ہے کہ انہوں نے نپاتُلا سا جواب دینا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ان کی بات ہم نے سن لی ہے لیکن آپ اپنا حکم فرمائیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (ج) میں یہ پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں خواتین کے لئے موجود اداروں کی تعداد بہت کم ہے؟ اگر آپ جواب ملاحظہ فرمائیں تو دیکھیں کہ محکمہ سوشل ویلفیئر نے ضلع ساہیوال میں خواتین کی فلاح و بہبود کے ادارے باقی تمام اضلاع میں قائم اداروں کے پیٹرن پر قائم کئے ہیں بلکہ ضلع ساہیوال میں تحصیل چیچہ وطنی میں قائم وومن سنٹر فی الحال دوسرے کسی ضلع میں قائم نہ کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! گزارش یہ تھی کہ ایک تو یہ بتادیں کہ وہاں پر اداروں کی تعداد کم ہے جن کا انہوں نے ذکر ہی نہیں کیا حالانکہ میں نے یہ پوچھا تھا اور دوسرا کیا ان کے پاس وہ specific تعداد ہے کہ وہاں پر کتنی خواتین deserving ہیں جنہیں فلاح و بہبود درکار ہے؟

جناب سپیکر: جی، انصاری صاحب!

**پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود وبیت المال(حاجی محمد الیاس انصاری):** جناب سپیکر! کسی ضلع میں کام کرنے والی این جی اوز دستکاری سکول بنانا چاہتی ہوں یا محکمہ اپنے طور پر وہاں دارالامان قائم کرنا چاہتا ہو یا وہاں پر قصر بہبود یا صنعت زار کا ادارہ، اگر فاضل ممبر وہاں پر کسی قسم کی requirements چاہتے ہیں یا این جی اوز کے ساتھ مل کر دستکاری سکول بنوانا چاہتے ہیں یا وہاں پر اولڈ ایج ہوم یا ابھی ہم نے جو پہلے bagger's home کے نام پر جس کے نام پر ملک محمد احمد خان نے بھی اعتراض کیا تھا جس کے بعد ہم نے ویلفیئر ہوم رکھ دیا ہے۔ اگر کسی قسم کی ڈیمانڈ ہے تو یہ ڈیپارٹمنٹ کو بتا دیں ہم انشاء اللہ اسے پورا کریں گے۔

**ملک محمد احمد خان:** جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

**جناب سپیکر:** جی، فرمائیں!

**ملک محمد احمد خان:** جناب سپیکر! میں آپ کے نوٹس میں بھی لانا چاہتا ہوں اور ملک ارشد صاحب نے سوال بڑا pertinent کیا تھا کہ کیا ان اداروں کی تعداد ایسی ہے جس سے خواتین جن کو ضرورت ہے تو پارلیمانی سیکرٹری kindly یہ بتائیں گے کہ کیا پاکستان ایک اسلامی ملک ہے یا فلاحی ملک ہے اور سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کی کیا اپنی بھی کوئی ذمہ داری ہے یا ساری این جی اوز سے متعلقہ ہی ہیں اور کیا ان کے پاس کوئی data collection جو ملک ارشد صاحب کا سوال ہے کہ کیا ان کے پاس کوئی data collection mechanism ہے کہ سوشل ویلفیئر کی requirement کتنی ہو گی اور کتنی دے رہے ہیں، کیا اندھا دھند این جی اوز رجسٹرڈ نہیں ہوتی جا رہیں اور کیا فنڈز کہیں پر misuse تو نہیں کئے گئے جب ڈیٹا ہی نہیں ہو گا تو ڈیپارٹمنٹ کا چیک اینڈ بیلنس کیسے ہو گا؟ یہ تین سوالات ہیں جو کہ اسی کے ضمنی ہیں۔۔۔

**جناب سپیکر:** ضمنی سوال کے طور پر treat کیا جائے یا۔۔۔

**ملک محمد احمد خان:** جناب سپیکر! اگر اس سوال کے یہ تینوں ضمنی سوال نہیں بنتے تو میں تینوں واپس لیتا ہوں۔

**جناب سپیکر:** چلیں، مہربانی آپ کی، اسے دیکھتے ہیں۔

**ملک محمد احمد خان:** جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ اسلامی ریاست ہے یا فلاحی ریاست ہے اس کی بھی وضاحت کر دی جائے؟

جناب سپیکر: جی، انصاری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! پاکستان دنیا کی تاریخ میں پہلا ملک ہے جو اسلامی جمہوریہ کے نام سے قائم ہوا اور ہم پاکستان کے شہری ہونے کے ساتھ ساتھ مسلمان ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ وطن عزیز لاکھوں قربانیوں کے بعد دیا تو ظاہر ہے کہ ہمارا ملک ایک اسلامی ریاست ہے جہاں پر سوشل ویلفیئر کا کام، ان کی ذمہ داریاں ہیں اور ہم نے پبلک کے لئے کام کرنا ہے اس حوالے سے جتنی ذمہ داری ڈیپارٹمنٹ کی بنتی ہے اتنا ہی بطور شہری ہمارا بھی فرض بنتا ہے کہ ہم اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ آبادی کے تناسب کی بات یا ڈیٹا کی بات کی گئی ہے تو جس طرح بیت المال کے فنڈز پورے پنجاب میں آبادی کے تناسب سے تمام اضلاع میں تقسیم کئے جاتے ہیں تو اسی طرح ہمارے ضلعی افسران کو کم از کم اتنا پتا ہوتا ہے کہ کہاں پر کون سا ادارہ قائم کرنا چاہئے۔ میں پھر وہی جواب دوں گا کہ اگر معزز ممبر کہیں کوئی ادارہ قائم کروانا چاہتے ہیں تو محکمہ سے consult کریں تو ہم انشاء اللہ ضرور قائم کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوشل ویلفیئر کی منسٹر صاحبہ ایک سال پہلے ساہیوال تشریف لے کر گئیں، پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے تو یہ فرما دیا ہے کہ جو یہ بنانا چاہتے ہیں ہم بنانے کے لئے تیار ہیں لیکن منسٹر حمیدہ وحید الدین صاحبہ نے ساہیوال جو کہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر بھی ہے وہاں پر ایک سال قبل announce کیا کہ ایک شیلٹر ہوم ساہیوال میں مزید بنایا جائے گا کیونکہ آبادی کے لحاظ سے deserving zones کے حساب سے اور ایک میونسپل کمیٹی کمیر میں بنایا جائے گا تو منسٹر صاحبہ کے دورے کے بعد آج تک مجھے کسی نے پوچھا ہے اور نہ ہی اس کا کوئی پتا چلا ہے تو پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ بتا دیں کہ کب تک اس شیلٹر ہاؤس کو open کر دیں گے؟

جناب سپیکر: یہ نیا سوال بنے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! سب سے پہلے تو ملک صاحب کی انفارمیشن کے بارے میں اور question کرنے کے بارے میں بات کروں گا کہ ان کو یہی نہیں پتا کہ اس ڈیپارٹمنٹ کے منسٹر کون ہیں۔ پہلے یہ منسٹر کی تصحیح کر لیں۔ جس طرح آپ نے غلطی سے کہہ دیا تھا تو انہوں نے بھی اسی طرح کی غلطی کر لی ہے۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ شکریہ

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ تشریف رکھیں۔ آپ جو سوال کر رہے ہیں اس کا جواب ان کے پاس نہیں ہے کیونکہ یہ ان سے متعلقہ نہیں ہے۔ اگلا سوال نمبر 3615 محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے جو کہ ملک سے باہر ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ سعدیہ سہیل رانا صاحبہ کا ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 3875 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## محکمہ سماجی بہبود کے سال 14-2013 کے بجٹ میں بچوں کے حقوق کے لئے مختص رقم سے متعلقہ تفصیلات

*3875: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سماجی بہبود و بیت المال ڈیپارٹمنٹ کے بجٹ 14-2013 میں کتنی رقم بچوں کے حقوق کے فروغ کے لئے مختص کی گئی اور کتنی اب تک خرچ ہوئی؟

(ب) چائلڈ پروٹیکشن پالیسی پنجاب کب تک متعارف کروائی جائے گی، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) محکمہ سماجی بہبود و بیت المال یونیسف کے اشتراک سے بچوں کی فلاح و بہبود کے لئے کوشاں ہے۔ سال 14-2013 میں یونیسف نے بچوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے مندرجہ ذیل سرگرمیوں کے لئے جنوری 2013 سے دسمبر 2014 تک -/1,56,11,846 روپے مختص کئے جس میں سے 31- دسمبر 2014 تک -/1,38,46,846 روپے استعمال ہوئے۔

1۔ پنجاب چائلڈ پروٹیکشن پالیسی کے ڈرافٹ کی تشکیل دی جا چکی ہے اور مذکورہ پالیسی کا finalized ڈرافٹ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو منظوری کے لئے بھجوا دیا گیا ہے۔

2۔ بچوں کی کم عمری کی شادی کے حوالے سے موجودہ قانون کی جائزہ کاری کی جا رہی ہے اور اس امر کی تکمیل کے لئے علماء کرام اور دوسرے متعلقہ stakeholders کے ساتھ مشاورت جاری ہے۔

3۔ بچوں کے اداروں کے لئے کم سے کم نگہداشتی معیارات کی تشکیل دی جا چکی ہے اور ان کی عملدرآمدی کے لئے Standard Operating Procedures (SOP) پر کام کیا جا رہا ہے۔

4- ضلع بہاولپور، رحیم یار خان اور راجن پور میں کمیونٹی بیسڈ چائلڈ پروٹیکشن سسٹم (CBCPS) پر کام کا آغاز ہو چکا ہے۔

5- بچوں کے حقوق کے حوالے سے بیداری شعور اور تربیتی ورکشاپس کا انعقاد۔

(ب) محکمہ نے یونیسف کے اشتراک سے پنجاب چائلڈ پروٹیکشن پالیسی کا ڈرافٹ تشکیل دے دیا ہے۔ مذکورہ چائلڈ پروٹیکشن پالیسی کا ڈرافٹ متعلقہ محکموں اور این جی اوز کے ساتھ share کیا گیا اور ان کی آراء اور تجاویز کے پیش نظر ڈرافٹ مرتب کر لیا گیا ہے۔ مکمل تیار کردہ پالیسی ڈرافٹ منظوری کے لئے پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ بھجوا دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! انہوں نے جز (الف) کے جواب میں لکھا ہے کہ رقم مندرجہ ذیل مختلف سرگرمیوں کے لئے مختص کی ہے جو کہ ایک کروڑ 31 لاکھ 46 ہزار 846 روپے ہے لیکن یہ رقم کن کن سرگرمیوں کے لئے استعمال کی گئی اور کتنی کتنی خرچ کی گئی، اس کی تفصیل نہیں بتائی گئی تو یہ اس کی تفصیل بتا دیں؟

جناب سپیکر: جی، انصاری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! actual جو ان کا سوال ہے کہ کتنی رقم بچوں کے حقوق کے فروغ کے لئے مختص کی گئی تو پنجاب چائلڈ پروٹیکشن پالیسی کا ڈرافٹ جس طرح تشکیل دیا گیا جو کہ ایک علیحدہ ڈیپارٹمنٹ تھا لیکن سوشل ویلفیئر کو اس کی ذمہ داری سونپ دی گئی کہ اس کا ڈیٹا اکٹھا کرے کہ انہیں کس مد میں فنڈز دیئے جائیں تو ہم نے ایک ڈرافٹ finalize کر کے پی اینڈ ڈی کو بھجوا دیا ہے۔ وہاں سے approval ہونے کے بعد انشاء اللہ انہیں تفصیل بھی فراہم کر دی جائے گی۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! اس میں لکھا ہوا ہے کہ مختلف سرگرمیوں کی مد میں یہ رقم استعمال ہوئی ہے تو اگر ہوئی ہے تو وہ سرگرمیاں بھی تو کوئی ہوں گی اور کتنی رقم خرچ ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، انصاری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! یونیسف نے بیت المال کے اشتراک سے مل کر کام کیا ہے تو جو رقم خرچ کی گئی ہے چونکہ بچوں کی تعلیم کے اخراجات بھی ہوتے ہیں اور جن بچوں کی وہاں پر رہائش ہے ان کے اخراجات حکومت ادا کرتی ہے۔

ہمارے پاس اس کی مکمل تفصیل نہیں ہے کہ کتنی رقم کس مد میں خرچ کی گئی ہے تو آئندہ انہیں اس کی تفصیل فراہم کر دیں گے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں دوبارہ سے پڑھ دیتا ہوں کہ سماجی بہبود اور بیت المال ڈیپارٹمنٹ کے بجٹ 14-2013 میں کتنی رقم بچوں کے حقوق کے فروغ کے لئے مختص کی گئی اور اب تک کتنی خرچ ہوئی ہے؟ جواب میں یونیسف کے دیئے ہوئے ایک کروڑ 56 لاکھ روپے کا تو حساب ہے اور وہ بھی آپ کے سامنے ہی ہے جس طرح کا ہے۔ سوال یہ ہے کہ محکمہ نے اپنی بجٹ allocation کتنی کی اور کہاں پر وہ استعمال ہوئی؟ یونیسف نے تو donation دی جو کہ ڈونر فنڈ تھا، دے دیا جو لگ گیا۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ assume کیا جائے کہ محکمہ نے اپنے 14-2013 کے بجٹ میں ایک روپیہ نہیں رکھا اور صرف اس انتظار میں تھے کہ ڈونرز پیسے دیں گے؟ اس حوالے سے ہمیں please clarify کر دیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! یہ جو انہوں نے کہا ہے کہ محکمہ نے یہ کیسے خرچ کر دیا یا ان کی کوئی involvement تھی میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ این جی اوز جو کام کرتی ہیں ایک تو وہ اپنے طور پر کام کرتی ہیں اور اسی طرح اس میں سماجی بہبود و بیت المال جو ہمارا ڈیپارٹمنٹ ہے اس کا یونیسف میں کوئی پیسا بھی ڈیپارٹمنٹل نہیں ہے ہم نے صرف اور صرف اُن کی راہنمائی کی ہے ہمارے جو آفیسرز ہیں، ہماری جو concerned services ہیں ہم نے وہ ان کو provide کی ہیں اور اس کے علاوہ ہم نے ان کو کسی قسم کے فنڈز نہیں دیئے اور جہاں تک کہ فنڈز کہاں پر خرچ ہوئے ہیں اور کدھر ہوئے ہیں تو سال 14-2013 کی detail فراہم کر دی ہے اُس میں Audit Report اور Performance Report بھی لگی ہوئی ہے اگر کوئی کسی قسم کا objection ہے تو فاضل ممبر بتائیں تو ان کو اُس کے بارے میں مزید detail دے دی جائے گی۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! اس سے بڑا objection کیا ہو سکتا ہے کہ یہ کہہ رہے ہیں کہ محکمہ نے بچوں کے حقوق کے لئے ایک روپیہ بھی نہیں رکھا یہ انہوں نے on the floor/on record یہ بات acknowledge کی ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! بات یہی ہے جو مؤکل صاحب نے بھی کی کہ اس سماجی بہبود ڈیپارٹمنٹ نے بچوں کے لئے کون سی رقم مختص کی یہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتادیں؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! پاکستان میں یونیسف نہ آئے گا تو بچوں کے حقوق نہیں ہوں گے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب آپ کو بتا تو رہے ہیں آپ سن نہیں رہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! چائلڈ پروٹیکشن جو ہے یہ الگ ایک اتھارٹی ہے اس ڈیپارٹمنٹ کا ہم سے متعلقہ نہیں ہے اس کا جواب متعلقہ ڈیپارٹمنٹ ہی دے گا۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! اگر یہ متعلقہ نہیں ہے تو پھر سوال کیسے آگیا ہے؟

جناب سپیکر: بھائی! آپ دیکھیں تو سہی وہ بیت المال کی بات کر رہے ہیں۔ جی، محترمہ! آپ کیا فرما رہی ہیں؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! جز (الف) میں جو جواب ہے پنجاب چائلڈ پروٹیکشن پالیسی کے ڈرافٹ کی تشکیل دی جا چکی ہے اور مذکورہ پالیسی finalized ڈرافٹ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی منظوری کے لئے بھجوادیا گیا ہے۔ یہ ڈرافٹ اسمبلی میں کب پیش ہو گا کیونکہ یہ سوال میں نے اپریل میں کیا تھا اور جواب اس کا اگلے سال فروری میں آیا کوئی time limit ہے کہ کب ڈرافٹ اس کا اسمبلی میں پیش ہو گا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کی کیا stage ہے وہ بتادیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ اس ڈیپارٹمنٹ کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے یہ ہوم ڈیپارٹمنٹ سے تعلق رکھتا ہے اس کا جواب متعلقہ محکمہ ہی دے سکتا ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! یہ آج کے سوالات میں کیوں ہے پھر اس کو pending کروائیں اور متعلقہ محکمہ سے مجھے جواب دلوائیں۔

جناب سپیکر: نہیں pending نہیں کیا جاتا۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! پھر متعلقہ محکمہ سے جواب لیں۔

جناب سپیکر: اس سوال کو متعلقہ محکمہ کو بھجوادیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! جز (الف) کے جواب کے پوائنٹ نمبر 4 میں چائلڈ پروٹیکشن سسٹم (CBCPS) پر کام کا آغاز ہو چکا ہے پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتائیں گے کہ یہ کیا سسٹم ہے؟

جناب سپیکر: جی، (CBCPS) یہ کیا ہے بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! یہ کمیونٹی بیسڈ چائلڈ پروٹیکشن سسٹم ہے یہ بھی اُسی سے متعلقہ ہے اس کا تعلق بھی ہوم ڈیپارٹمنٹ سے ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! انہوں نے جواب کیوں دیا ہے اگر ان کے محکمہ سے تعلق نہیں رکھتے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! یہ جواب ان کے محکمہ سے آیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں اور جواب سنیں۔ جو محکمہ اُن کے متعلقہ ہے اُس کا جواب وہ دیں گے جو محکمہ اُن کے متعلقہ نہیں ہے اُس کا جواب اُن سے کیسے مانگا جائے آپ نے سوال لکھ کر دے دیا انہوں نے اس کا جواب دے دیا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ہم نے جواب اس لئے دیا ہے کہ سوال کرنے والوں نے یہ لکھا ہے سماجی بہبود و بیت المال ڈیپارٹمنٹ کے بجٹ میں کتنی رقم بچوں کے حقوق کے فروغ کے لئے مختص کی گئی۔ ہم نے وضاحت کی ہے کہ بچوں کے لئے چائلڈ پروٹیکشن ایک علیحدہ ڈیپارٹمنٹ ہے اگر انہوں نے کوئی متعلقہ سوال کرنا ہے تو وہ کریں۔

جناب سپیکر: جی، متعلقہ محکمہ اس کا جواب دے گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے last Session میں بات کی تھی چائلڈ پروٹیکشن بیورو سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ میں ہی آتا ہے میں نے انہی پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو last Question Hour کے دوران بھی ان کو clear کیا تھا اُس کی پہلی جو چیئر پرسن۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں اُن سے جواب لے لیتے ہیں، آپ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! میں نے اُس وقت بھی کہا تھا یہ ڈیپارٹمنٹ 2012 میں separate ہوگیا تھا فتیانہ صاحب کہہ رہے تھے کہ نہیں ہوا تو میں آج بھی اور جو last سیشن ہوا تھا اسی میں میرا جو پہلے مؤقف تھا اُس پر قائم ہوں۔ 8۔مارچ کو خواتین کے عالمی دن کے موقع پر خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے ترقی خواتین کا علیحدہ ڈیپارٹمنٹ قائم کر دیا تھا اور ابھی میں ان کو نوٹیفکیشن دے دیتا ہوں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں بھی ان کو نوٹیفکیشن دکھا سکتا ہوں آپ 2008 کے دور کا سوشل ویلفیئر۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ آپس میں بیٹھ جائیں تو وہ آپ کو بتادیں گے اور آپ اُن کو بتادیں گے۔ جی، محترمہ!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ بتادیں کہ چائلڈ پروٹیکشن اور چائلڈ رائٹس میں کیا فرق ہے؟

جناب سپیکر: جی، چائلڈ پروٹیکشن اور چائلڈ رائٹس میں کیا فرق ہے یہ محکمہ اُن کے متعلقہ نہیں ہے اور پھر بھی آپ پوچھے جا رہے ہیں؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ describe کر دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! آپ بچوں کے معاملے میں پوچھ رہی ہیں؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! بچوں کے رائٹس آپ کے محکمہ کے اندر آتے ہیں یا چائلڈ پروٹیکشن آپ کے محکمہ کے اندر آتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! جو بیوہ خواتین ہیں اور اُن کے بچے دارالامان میں، جو responsibility ہماری بنتی ہے بچوں کے رائٹس کے حوالے سے جب ایک بچہ اپنی ماں کے ساتھ آتا ہے تو اُس کو ہم دارالامان میں جگہ دیتے ہیں، جب ایک بچہ جو لاوارث ہوتا ہے تو اُس کو کاشانہ میں ہم رکھتے ہیں اور جو یتیم بچے ہوتے ہیں ہم اُن کو یتیم خانوں میں رکھتے ہیں جہاں پر ہماری responsibilities ہیں۔ ہم ادھر pay کرتے ہیں جہاں تک چائلڈ پروٹیکشن کی بات کر رہے ہیں تو اس وقت وہ ہوم ڈیپارٹمنٹ نے، گورنمنٹ نے، آپ نے قانون سازی کی ہو گی۔

**محترمہ سعدیہ سہیل رانا:** جناب سپیکر! یہ محکمہ چائلڈ پروٹیکشن کی پالیسی کیوں ڈرافٹ کر رہا ہے جبکہ یہ ان کے under ہی نہیں ہے؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):** جناب سپیکر! جب دارالامان میں یا ہمارے کاشانہ میں یتیم لوگ آئیں گے، بچے آئیں گے تو یہ سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم اُن کو adopt کریں۔

**جناب سپیکر:** جی، اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔

**محترمہ سعدیہ سہیل رانا:** جناب سپیکر!۔۔۔

**جناب سپیکر:** محترمہ! اب آپ تشریف رکھیں۔

**محترمہ سعدیہ سہیل رانا:** جناب سپیکر! ملک میں اگر بچوں کے رائٹس اور بچوں کی پروٹیکشن نہیں ہے۔۔۔

**جناب سپیکر:** یہ الگ بات ہے ان کے متعلقہ نہیں ہے۔ مہربانی کریں جی، محترمہ راحیلہ انور صاحبہ!

**ڈاکٹر سید وسیم اختر:** جناب سپیکر! اس کی پوری وضاحت اسمبلی سیکرٹریٹ گورنمنٹ سے لے تاکہ یہ ایوان clear ہو کہ آئندہ یہ سوال ہوم ڈیپارٹمنٹ کو کرنا ہے یا سماجی بہبود کو۔۔۔

**جناب سپیکر:** جی، ہم نے بتادیا ہے وہ ہوم ڈیپارٹمنٹ کے متعلقہ سوال ہے۔ جی، محترمہ راحیلہ انور صاحبہ!

**محترمہ راحیلہ انور:** جناب سپیکر! سوال نمبر 1301 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب سپیکر:** جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## ضلع جہلم: دارالامانوں کو فراہم کئے گئے فنڈز و دیگر تفصیلات

*1301: **محترمہ راحیلہ انور:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع جہلم میں کتنے دارالامان کس کس جگہ کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان کے لئے 12-2011 اور 13-2012 میں کتنے فنڈز مختص کئے گئے؟

(ج) کیا یہ فنڈز ان کی ضروریات کے مطابق تھے؟

(د) ہر ایک دارالامان میں کتنے کتنے افراد رہائش پذیر ہیں اور ان کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں؟

(ہ) خواتین کے لئے بنائے گئے دارالامانوں میں سٹاف میں مرد حضرات کیوں تعینات کئے گئے ہیں؟

(و) کیا حکومت ان دارالامانوں میں خواتین سٹاف تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):**

(الف) ضلع جہلم میں صرف ایک دارالامان کام کر رہا ہے جو قذافی ہاؤس شاداب روڈ پر واقع ہے۔

(ب) مالی سال 12-2011 میں کل۔/2934000 روپے (بشمول سٹاف تنخواہ) جاری کئے گئے جبکہ مالی سال 13-2012 میں کل۔/3264000 روپے (بشمول تنخواہ سٹاف) جاری کئے گئے۔

(ج) یہ فنڈز ادارہ کی ضروریات سے کم تھے۔

(د) دارالامان جہلم میں 20 بیڈز موجود ہیں جبکہ ستمبر میں 17 خواتین اور 13 بچے تھے لیکن 13-09-24 تک 07 خواتین اور 03 بچے رہائش پذیر ہیں۔

(ہ) دارالامانوں میں سکیورٹی اور دفتری معاملات کو بہتر انداز سے چلانے کے لئے مرد حضرات کا ہونا ضروری ہے۔

(و) جن اسامیوں پر خواتین کو ہونا ضروری ہے ان پر حکومت خواتین کو ہی تعینات کرتی ہے۔

**جناب سپیکر:** کوئی ضمنی سوال ہے؟

**محترمہ راحیلہ انور:** جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (ج) میں یہ جواب دیا گیا ہے کہ یہ فنڈز ادارہ کی ضروریات سے کم تھے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر یہ فنڈز ادارہ کی ضروریات سے کم تھے تو پھر ادارے کی ضرویات کس طرح پوری کی گئیں kindly پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ بتا دیں گے؟

**جناب سپیکر:** جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

**پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):** جناب سپیکر! اس کو revised budget میں clear کر دیا گیا تھا اور وہاں پر جتنے فنڈز کی کمی تھی اس کو دور کر دیا گیا تھا۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جز (ج) میں جواب دیا ہے کہ جہلم میں بیس بیڈز۔۔۔

جناب سپیکر: یہ جز (ج) میں نہیں بلکہ جز (د) میں ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! یہ جز (د) میں ہے کہ ستمبر میں 17 خواتین اور 13 بچے تھے اس طرح یہ کل 30 لوگ ہوئے۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ تیس لوگ اور بیس بیڈز تھے تو انہوں نے اُن کو کس طرح سے accommodate کیا، پھر میں نے ان سے آگے یہ بھی پوچھا تھا کہ ان کو کیا کیا سہولیات مہیا کی جا رہی ہیں جن کا انہوں نے مجھے جواب نہیں دیا اور مجھے بتائیں کہ یہ لوگ کس طرح سے accommodate ہوئے اور پھر سہولیات کا بھی بتادیں کہ ان کو کیا کیا سہولیات مہیا کی گئی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! دارالامان جہلم بیس بیڈز پر مشتمل ہے اور اس میں جو سہولیات ہیں ان کو فی فیملی 3000 روپے ادا کئے جاتے ہیں۔ بچوں کے لئے بھی 20 فیصد کے حساب سے دیئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہاں کی متعلقہ این جی اوز لباس اور کھیلنے کے حوالے سے لوازمات پورے کرتی ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! جز (ہ) میں لکھا ہے کہ دارالامانوں میں سکیورٹی اور دفتری معاملات کو بہتر انداز سے چلانے کے لئے مرد حضرات کا ہونا ضروری ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ جب پاکستان کے ہر ادارے میں خواتین موجود ہیں اور بڑے اچھے طریقے سے اپنی خدمات انجام دے رہی ہیں آرمی سے لے کر پولیس کے محکمہ میں بڑے اچھے طریقے سے کام کر رہی ہیں اور یہ تو purely خواتین کا ادارہ ہے یہاں پر خواتین کو کیوں نہیں لگایا جاسکتا جبکہ سکیورٹی میں بھی خواتین اپنی خدمات سرانجام دے رہی ہیں؟ جب پاکستان کو بچانے کے لئے خواتین اپنی خدمات سرانجام دے رہی ہیں تو یہ کوئی جیل تو ہے نہیں یہ تو ایک ادارہ ہے جہاں خواتین comfortable ہوں گی اس لئے خواتین کو لگایا جائے تو کیا یہ بہتر نہیں ہے، اس کی مجھے کچھ سمجھ نہیں آئی کہ مرد حضرات کا وہاں پر ہونا کیوں ضروری ہے مجھے بتایا جائے کہ یہ کیوں ضروری ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! اس وقت ڈسٹرکٹ جہلم میں ہیڈ male کام کر رہا ہے پورے پنجاب میں جتنے بھی دار الامان ہیں ان کی سپر نٹنڈنٹس females ہیں لیکن ڈسٹرکٹ جہلم میں ہمیں ابھی تک کوئی بھی گزیٹڈ آفیسر پبلک سروس کمیشن کے ذریعے سے نہیں ملا۔ یہ سیٹ advertise ہوئی تھی لیکن ابھی سلیکشن نہیں ہو سکی۔ جس طرح فاضل ممبر نے کہا ہے کہ سکیورٹی کے لئے آج ہماری سوسائٹی میں خواتین دہشت گردی جیسے سنگین معاملے میں share کرنا چاہتی ہیں تو ابھی سکیل 1 تا 5 تک بھرتیاں ہو رہی ہیں تو ہم اس میں اس چیز کو بھی مد نظر رکھیں گے کہ خواتین کا کوٹا مختص کر دیا جائے یا ان کو بھی male کے مقابلے میں competition کرنے دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال ڈاکٹر وسیم اختر صاحب کا ہے سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2607 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## پنجاب میں بے سہارا بزرگ شہریوں و یتیم بچوں کے لئے بنائے گئے رہائشی اداروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2607: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں بے سہارا بزرگ شہریوں اور یتیم و بے سہارا بچوں کے لئے محکمہ نے کتنے رہائشی ادارے قائم کئے ہیں؟

(ب) ان اداروں میں مقیم بے سہارا بزرگ شہریوں کو کیا سہولیات مہیا کی جاتی ہیں اور ان کے لئے داخلہ کا کیا معیار ہے نیز یتیم و بے سہارا بچوں کو کیا کیا سہولیات مہیا کی جاتی ہیں، فنی و عام تعلیم کا کیا اہتمام ہے؟

(ج) آئندہ کس کس شہر میں مزید ادارے قائم کرنے کا منصوبہ تیار کیا گیا ہے اور اگر کوئی منصوبہ نہیں تیار کیا گیا تو اس کی کیا وجہ ہے کیا حکومت ادارے تعمیر کرنے کے لئے مختلف فلاحی اداروں سے تعاون کرنے کو تیار ہے؟

(د) پنجاب بھر میں Vagrancy Act کے مطابق کتنے ادارے کہاں کہاں قائم کئے گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) محکمہ سوشل ویلفیئر کے (بے سہارا اور بزرگ) شہریوں کے لئے عافیت کے نام سے چھ ادارے لاہور، ملتان، ساہیوال، نارووال، ٹوبہ ٹیک سنگھ اور راولپنڈی میں کام کر رہے ہیں جبکہ یتیم و بے سہارا بچوں کے لئے کل 14 ادارے کام کر رہے ہیں جن میں تین ادارے کاشانہ کے نام سے یتیم و بے سہارا بچوں کے لئے لاہور، راولپنڈی اور سرگودھا میں کام کر رہے ہیں اور گیارہ ادارے دارالاطفال (Model Children Home) کے نام سے بہاولپور، ڈیرہ غازی خان، نارووال، گوجرانوالہ، سرگودھا، لاہور، سیالکوٹ اور راولپنڈی میں کام کر رہے ہیں۔

(ب) عافیت میں بزرگ شہریوں کو رہائش، علاج معالجہ، خوراک اور تفریحی سہولیات مہیا کی جاتی ہیں اور ان اداروں میں وہ بزرگ شہری جو غریب، بے سہارا، بے اولاد اور لاوارث ہوں اور ان کی عمر 60 سے زیادہ ہو ان کو کوئی چھوتی بیماری بھی نہ ہو ان اداروں میں تاحیات رہ سکتے ہیں جبکہ یتیم و بے سہارا بچوں کے لئے بھی درج بالا تمام سہولیات موجود ہیں اور بچوں کی فنی تعلیم کے لئے Craft Instructor موجود ہے جو انہیں ووکیشنل ٹریننگ دیتا ہے اس کے علاوہ ان کی تعلیم کے لئے حکومت فنڈز مہیا کرتی ہے۔

(ج) ضلع فیصل آباد میں چلڈرن ہوم کی عمارت زیر تعمیر ہے مزید برآں محکمہ اگلے پانچ سالہ منصوبہ میں ڈویژنل ہیڈ کوارٹر کی سطح پر ایسے ادارے قائم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

(د) پنجاب بھر میں Vagrancy Act,1958 کے مطابق صرف لاہور میں دارالکفالہ کے نام سے ادارہ ابھی زیر تعمیر ہے تاہم ضلعی حکومت لاہور نے درج ذیل عمارات کو Welfare Home قرار دیا ہے۔

1۔ ایدھی ہوم (برائے مرد)، 25۔کنال پارک گلبرگ۔II لاہور
2۔ بلقیس ایدھی ہوم (برائے خواتین)، گوندل چوک کالج روڈ، ٹاؤن شپ، لاہور
3۔ سبحانی فاؤنڈیشن نزد علی مسجد، فردوس پارک غازی روڈ، لاہور

**جناب سپیکر:** کوئی ضمنی سوال ہے؟

**ڈاکٹر سید وسیم اختر:** جناب سپیکر! میرا جز (الف) میں ضمنی سوال یہ ہے کہ اس میں چھ ادارے بے سہارا اور بزرگ شہریوں کے لئے کام کر رہے ہیں اور چودہ ادارے یتیم بچوں اور بے سہارا بچوں کے لئے

کام کر رہے ہیں۔ ان چھ بزرگوں کے اداروں اور چودہ بچوں کے اداروں میں کل کتنے بزرگ اور بچے ہیں اس کی تعداد بتادیں؟

**جناب سپیکر:** جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

**پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):** جناب سپیکر! پنجاب میں اس وقت جو چھ ادارے کام کر رہے ہیں اس میں اس وقت 170 بزرگ ہیں اور لاہور میں اس وقت 70 بچے اور 68 کے قریب بچیاں ہیں۔

**ڈاکٹر سید وسیم اختر:** جناب سپیکر! میں نے تو صرف ٹوٹل تعداد پوچھی ہے اس وقت پورے پنجاب میں کل کتنے بزرگ اور یتیم بچے ہیں؟ باقی کس ادارے میں کتنے ہیں یہ تفصیل میں نے نہیں پوچھی۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):** جناب سپیکر! بزرگوں کی تعداد 170 ہے یہ پورے پنجاب کی تعداد ہے اور اس کے علاوہ یتیم بے سہارا بچوں کی detail نہیں ہے وہ آپ کو فراہم کر دی جائے گی۔

**ڈاکٹر سید وسیم اختر:** جناب سپیکر! یہ بالکل valid ضمنی سوال ہے کہ چودہ اداروں میں کتنے بچے ہیں؟ یہ تعداد ان کے پاس نہیں ہے۔

**جناب سپیکر:** بچوں کی تعداد بتادیں۔

**ڈاکٹر سید وسیم اختر:** یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جو بہت ہی مشکل گھنڈی ہے جو میں نے پوچھ لی ہے۔

**جناب سپیکر:** پھر آپ ان کے نام بھی پوچھیں گے۔

**ڈاکٹر سید وسیم اختر:** جناب سپیکر! وہ میں چھوڑ دیتا ہوں یہ صرف کل تعداد بتادیں۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):** جناب سپیکر! اس وقت پنجاب میں کل 3038 بچے ہیں جو اداروں میں رہائش پذیر ہیں۔

**ڈاکٹر سید وسیم اختر:** جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ یہ چودہ اور چھ اداروں میں 300 اور 100 کی تعداد ہے۔ پنجاب جو دس کروڑ آبادی کا صوبہ ہے جہاں بے شمار بچے چائے خانوں اور پنکچر کی دکانوں پر کام کر رہے ہیں تو یہ تعداد اس سے بالکل میل نہیں کھاتی۔ محکمے کو پورے سسٹم کو revisit کرنا چاہئے۔

**جناب سپیکر:** آپ کی تجویز ان کو سننی چاہئے اور اس پر غور کرنا چاہئے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس کے لئے کوئی comprehensive پالیسی بنانی چاہئے جبکہ یہ "ڈنگ ٹپاؤ" طریق کار کے مطابق کام کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک بات ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے بتایا ہے کہ یتیم اور بے سہارا بچوں کے لئے سہولیات ہیں میں نے پوچھا تھا کہ تعلیم کا کیا انتظام ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ووکیشنل ٹریننگ کے علاوہ ان کی تعلیم کے لئے حکومت فنڈز فراہم کرتی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان کے اداروں میں جو بے سہارا اور یتیم بچے موجود ہیں کیا اساتذہ یہاں آکر پڑھاتے ہیں یا ان بچوں کو قرب و جوار کے سکولوں میں تعلیم کے لئے بھیجا جاتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ووکیشنل ٹریننگ تو ان کو وہیں پر ہی دی جاتی ہے اس کے علاوہ جو قریب ترین ہمارے سرکاری سکولز ہیں ان کے جتنے بھی اخراجات ہوتے ہیں وہ محکمہ ادا کرتا ہے۔

جناب سپیکر: مہربانی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال 23- دسمبر 2013 کو کیا تھا اور اس کا جواب 10- جون 2014 میں آیا۔ اس کے جز (ج) میں پوچھا تھا کہ حکومت ضلع فیصل آباد میں کس شہر میں مزید ادارے قائم کرنے کا منصوبہ رکھتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ضلع فیصل آباد میں چلڈرن ہوم کی عمارت زیر تعمیر ہے۔ 10- جون 2014 کو ان کا جواب آیا ہے اور کم و بیش ایک سال گزر گیا ہے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اب یہ functional ہو گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ابھی یہ functional نہیں ہوا انشاء اللہ 30- جون کے بعد یہ complete ہونے جا رہا ہے۔ اس کا سٹاف بھی تقریباً complete ہو گیا ہے، advertise seats ہوئی ہیں۔ اِسی وقت میں وہ complete ہو جائیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ ضمنی سوال اسی کے متعلقہ ہے انہوں نے لکھا ہے کہ اگلے پانچ سالہ منصوبے میں حکومت ڈویژنل ہیڈکوارٹر کی سطح پر ادارے قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ مالی سال 16-2015 میں محکمے نے ڈویژنل سطح پر ایسے چلڈرن ہوم کے ادارے بنانے کے لئے کوئی فنڈز مختص کرنے کے لئے تجویز کیا ہے اگر فنڈز تجویز کیا ہے تو وہ کون کون سے ڈویژنل ہیڈکوارٹرز کے لئے کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ابھی بجٹ کی تیاری شروع ہوئی ہے۔ میں نے پرسوں وزیر خزانہ سے ملاقات کی اور میں نے ان کو یہ بتایا کہ ہمارے بیت المال ڈیپارٹمنٹ کے فنڈز عرصہ 22 اور 23 سال سے دس کروڑ روپے پر ہی محیط ہیں اور ان کو بھی بڑھایا جائے۔ اب ڈاکٹر صاحب نے ایک بہتر تجویز دی ہے اور ہم کوشش کریں گے کہ پنجاب میں کم از کم دو چلڈرن ہوم بنانے کے لئے بجٹ میں اس کی provision رکھیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! انہوں نے بات کر دی ہے اور یہ on record آ گئی ہے۔ جب بجٹ آئے گا تو میں اس کو monitor کروں گا۔۔۔

جناب سپیکر: آپ پہلے یہ بتائیں کہ pre budget میں جو debates ہوئیں تو آپ نے اس میں اس کو کہیں highlight کیا تھا؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پری بجٹ کا جو ٹائم پیریڈ تھا، اس میں جتنا ٹائم دیا گیا تھا اور اس میں جتنی باتیں کر سکتے تھے ہم نے کی تھیں۔

جناب سپیکر: چلیں! آپ بات کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آخری سوال یہ ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری Vagrancy Act 1958 مجھے پڑھ کر سنا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! Vagrancy Act 1958، جو کہ اس وقت دارالکفالہ کے نام سے جو ہم ادارہ بنانے جا رہے ہیں۔ میں نے بتایا تھا کہ یہ اب complete ہو گیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ان کو اس ایکٹ کا نمبر بتا دیں۔ یہ خود اس کو پڑھ لیں گے آپ ان کو Act provide کر دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود وبیت المال(حاجی محمد الیاس انصاری):جناب سپیکر! Vagrancy Act 1958ان کو provide کر دیں گے۔۔۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!میں صرف اتنی سی بات کروں گا کہ Vagrancy Act 1958 کے مطابق صرف لاہور میں دارالکفالہ کے نام سے ادارہ ابھی زیر تعمیر ہے۔میں نے اس لئے گزارش کی ہے کہ محکمہ اپنے سارے کاموں کو revisit کرے۔ وہ سوشل ویلفیئر کے حوالے سے ایک comprehensive policy اور ایک وژن دے۔

جناب سپیکر:چلیں!مہربانی،اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔سوال نمبر بولئے گا۔

ڈاکٹر نوشین حامد:جناب سپیکر!سوال نمبر 2814 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر:جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## ضلع لاہور:بیت المال کو بجٹ کی فراہمی واستعمال کی تفصیلات

*2814:ڈاکٹر نوشین حامد:کیا وزیر سماجی بہبود وبیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور کو سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران کتنی رقم سال وار بیت المال پنجاب کی جانب سے موصول ہوئی؟

(ب) کتنی رقم غرباء میں تقسیم کی گئی اور کتنی فلاحی کاموں پر خرچ ہوئی؟

(ج) ان سالوں کے دوران جو فلاحی کام اس ضلع میں سرانجام دیئے گئے ان کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود وبیت المال(حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) ضلع لاہور کو بیت المال سے سال 12۔2011 میں رقم۔/88,63,212 روپے اور سال 13۔2012 میں رقم۔/88,63,212 روپے موصول ہوئی۔

(ب) سال 12۔2011 اور 13۔2012 میں غرباء پر۔/5,39,71,000 روپے اور فلاحی کاموں پر رقم۔/14,16,000 روپے خرچ ہوئی۔

(ج) ان سالوں کے دوران شعبہ صحت میں الٹراساؤنڈ مشین،ای سی جی مشین،اور ادویات کی خرید و کیشنل ٹریننگ کے لئے مبلغ۔/14,16,000 روپے خرچ کئے گئے۔

جناب سپیکر:کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال کے جز (ب) کے جواب میں انہوں نے کہا کہ سال 12-2011 اور 13-2012 میں غرباء پر -/5,39,71,000 روپے خرچ کئے تو کیا یہ بتا سکتے ہیں کہ ان غرباء پر یہ کس مد میں خرچ کئے گئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، ایک مد تو نہیں ہوتی، پتا نہیں کتنی مدیں ہوتی ہیں؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں وہی پوچھ رہی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بتائیے گا، آپ کے پاس جواب ہے تو ان کو بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! سال 12-2011 اور 13-2012 میں غرباء پر خرچ کی گئی رقم -/5,39,71,000 روپے ہے۔ جس طرح مختلف ڈیپارٹمنٹ کے بجٹ ہوتے ہیں اس میں ان کو خرچ کیا گیا ہے، وہ دارالامان کے حوالے سے، صنعت زار کے حوالے سے، اس طرح اولڈ ہوم کے حوالے سے، اس کے علاوہ فلاحی کاموں پر جو 14 لاکھ 16 ہزار کی رقم خرچ کی گئی ہے وہ بھی مختلف فلاحی اداروں کو دی گئی تھی۔ یہ میرے پاس detail ہے اور میں ڈاکٹر صاحبہ کو بھی provide کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! جواب سے clarity نہیں ہوئی۔ بہر حال میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جو فلاحی کاموں میں define کیا ہے اور شعبہ صحت میں الٹراساؤنڈ مشین، ای سی جی مشین اور ادویات کی خرید و فروخت پر جو پیسا خرچ کیا گیا ہے تو کیا یہ بتا سکتے ہیں کہ یہ الٹراساؤنڈ مشین کس ہیلتھ یونٹ کو provide کی گئی ہے۔ اسی سلسلے میں میرا دوسرا point یہ ہے کہ کیا دو سالوں میں صرف ایک الٹراساؤنڈ مشین خریدی گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ضلع لاہور میں یہ مشین جذبہ ویلفیئر سوسائٹی کو دی گئی ہے اور لاہور میں صرف ایک ہی مشین دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ ایک مشین 2 لاکھ 26 ہزار کی الاحسان آئی کو بھی فراہم کی گئی ہے اور ایک کمپیوٹر بھی وہاں پر دیا گیا ہے۔ اسی طرح شائن ویلفیئر سوسائٹی راوی روڈ کو بھی ای سی جی مشین دی گئی ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس میں میرا سوال یہ ہے کہ یہ انہوں نے ہمیں ابھی بتایا ہے کہ ان چیزوں پر خرچ کیا گیا ہے تو اتنا بڑا بجٹ محکمہ نے دو سال میں پورے لاہور پر جو خرچ کیا ہے تو کیا آپ سمجھتے ہیں کہ جو انہوں نے خرچ کیا ہے یہ کافی ہے؟

جناب سپیکر: جی، آپ کوئی تجویز کریں پھر اس کے بعد ٹائم آئے گا تو دیکھیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! جس طرح۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جہاں ضرورت ہے آپ ادھر provide کریں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! وہ کر دی، بیت المال کا بجٹ عرصہ 24 سال سے تقریباً 10 کروڑ روپے تھا اور انشاء اللہ اس کو بڑھا دیا جائے گا۔ ظاہر ہے ہر ڈسٹرکٹ کو آبادی کے تناسب سے بیت المال سے حصہ جاتا ہے اور وہ automatically بڑھ جائے گا۔

جناب سپیکر: اب اگلا سوال محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: سوال نمبر 2845 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## ضلع ساہیوال: بجٹ کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*2845: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال کو سال 13-2012 کے دوران کتنی رقم پنجاب بیت المال کی طرف سے ملی؟

(ب) یہ رقم کس کس مد کے لئے فراہم کی گئی تھی؟

(ج) اس رقم سے اس ضلع میں کوئی عوامی فلاح کا منصوبہ شروع کیا گیا تو اس منصوبہ کا نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(د) اس ضلع میں اس سال کے دوران کتنی رقم غرباء میں کس کس سکیم کے تحت تقسیم کی گئی؟

(ہ) اس ضلع میں کتنے ملازم کس کس عہدہ گریڈ پر کام کر رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) ضلع ساہیوال کو 13-2012 میں کل۔/2,360,104 روپے پنجاب بیت المال سے ملے۔

(ب) یہ رقم رفاہی ادارہ جات، مالی امداد، علاج معالجہ، تعلیمی وظائف، جہیز فنڈ اور متفرق اخراجات کی مد میں فراہم کی گئی۔

(ج) بیت المال سے بنیادی طور پر غریب اور نادار افراد کی مدد کی جاتی ہے تاہم پنجاب بیت المال کی طرف سے این جی اوز کو مالی امداد فراہم کی جاتی ہے۔ مذکورہ عرصہ کے دوران این جی اوز کو فراہم کی گئی امداد اور ان سے کئے گئے رفاہی کاموں کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یہ رقم مندرجہ ذیل مدات میں تقسیم کی گئی۔

| نمبر شمار | نام مد | تقسیم رقم |
|---|---|---|
| 1 | مالی امداد | ۔/2,908,000 روپے |
| 2 | تعلیمی وظائف | ۔/593,000 روپے |
| 3 | جہیز فنڈ | ۔/594,000 روپے |
| 4 | علاج معالجہ | ۔/638,000 روپے |

(ہ) اس ضلع میں کام کرنے والے ملازمین کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! میں اپنے سوال کے جز (ب) کی بات کروں گی کہ یہ رقم کس کس مد کے لئے فراہم کی گئی تو اس کی detail دی گئی ہے اور detail میں جو رقم این جی اوز کو دی گئی تو اس میں تمام این جی اوز کو 50 ہزار فنڈز دیا گیا لیکن اس میں ایک این جی او، رحیماں ویلفیئر سوسائٹی ساہیوال جو ایک نمبر پر ہے اس کو پانچ لاکھ روپے کا فنڈز جاری کیا گیا تھا۔ اس میں اتنا زیادہ فرق کی تھوڑی وضاحت فرمادیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری موصوف!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ڈسٹرکٹ لیول پر فنڈز کی حد 50 ہزار روپے تک مقرر ہے اور محکمہ بیت المال اس کو ادا کرتا ہے اور جو 50 ہزار روپے سے اوپر کی ہے وہ پنجاب میں پنجاب بیت المال کمیٹی کرتی ہے جب کسی بھی ڈسٹرکٹ سے کوئی بھی 50 ہزار روپے سے بڑی سکیم یا اس سے اوپر کی آئے گی تو پہلے اس کی ڈسٹرکٹ لیول پر سکروٹنی ہوگی،

اس کے بعد ڈسٹرکٹ بیت المال کمیٹی approval دے گی اور اس میں 33 فیصد اس این جی او کا شیئر ہو گا جس کو پانچ لاکھ روپے دیئے جائیں گے۔ جب پنجاب میں کسی بھی ڈسٹرکٹ سے 50 ہزار روپے سے اوپر کی سکیم آئے گی تو اس کو پنجاب لیول پر اس کی جانچ پڑتال کی جاتی ہے اور پنجاب بیت المال ایک کمیٹی بنا کر اس کی دوبارہ سکروٹنی کرتی ہے اور اس کے بعد اس کی approval دے کر اس کو رقم ادا کی جاتی ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! excuse me میرا سوال یہ نہیں تھا۔ میرا سوال صرف یہ تھا کہ رحیماں ویلفیئر سوسائٹی کو جو اتنا بڑا فنڈ دیا گیا ہے اس کی وجہ صرف میں نے پوچھی تھی؟ باقی تمام کی ایک لسٹ دی ہوئی ہے جس میں تمام این جی اوز 50 ہزار روپے تک فنڈز دیئے گئے تو میری پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے گزارش صرف یہ تھی کہ اس کو زیادہ فنڈز دینے کی وجہ بتا دی جائے کہ کس مقصد کے لئے دی گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ظاہر ہے کہ میں نے بتایا کہ جتنے بھی اس کے پیرامیٹر تھے، اگر کسی بھی این جی او نے جس طرح فیصل آباد میں بھی اسی طرح ایک دو این جی اوز ہوں گی اور اس طرح دوسرے ڈسٹرکٹ میں بھی ہوں گی۔ جو ادارے بہتر طور پر کام کرتے ہیں ہمارے افسران ان کو چیک کرتے ہیں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! میرا مقصد یہ نہیں ہے اور میرا specific question صرف ایک organization کے بارے میں تھا کہ اس کو اتنا بڑا فنڈ کیوں دیا گیا؟ اگر جواب نہیں پتا تو یہ گول گول گھومنے سے جواب پورا نہیں ہو گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! جس کی ڈسٹرکٹ بیت المال کمیٹی نے approval دینی تھی تو پنجاب بیت المال کمیٹی نے بھی اسی کو recommend کرنا تھا۔۔۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! مجھے بڑے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ اگر پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو نہیں پتا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اس کی خصوصی وجہ کیا ہے وہ آپ ان کو بتا دیں؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود وبیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):** جناب سپیکر! ایک hospital ہے جو اس شہر میں اچھا کام کر رہا ہے۔

**جناب سپیکر:** جی، اب وقفہ سوالات ختم ہوا۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود وبیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):** جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

**جناب سپیکر:** بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

## نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

## ضلع فیصل آباد: بیت المال کے دفاتر ودیگر تفصیلات

*3101: **میاں طاہر:** کیا وزیر سماجی بہبود وبیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب بیت المال کے تحت ضلع فیصل آباد میں کتنے دفاتر کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ب) ان دفاتر کو سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ج) ان سالوں کے دوران ضلع ہذا میں کتنی رقم کس کس سکیم کے تحت تقسیم کی گئی؟

(د) اس وقت ضلع ہذا میں کتنی رقم کہاں اور کس کے اکاؤنٹ میں پڑی ہے؟

(ہ) اس ضلع میں سال 14-2013 کے دوران کتنی رقم کس کس سکیم کے تحت تقسیم کرنے کا ارادہ ہے؟

**وزیر سماجی بہبود وبیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):**

(الف) پنجاب بیت المال کے تحت ضلع فیصل آباد میں ایک ہی دفتر ضلعی بیت المال کمیٹی ہے جو کہ سوشل ویلفیئر کمپلیکس نزد ڈی چوک پیپلز کالونی میں واقع ہے۔

(ب) سال 12-2011 میں مبلغ۔/6072211 روپے کی رقم اور 13-2012 میں۔/6072211 روپے کی رقم فراہم کی گئی ہے

(ج) ان سالوں12۔2011اور13۔2012میں جن مدات میں رقم تقسیم کی گئی ہے اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

| مالی امداد | تعلیمی وظیفہ | جہیز فنڈ | علاج معالجہ | انتظامی اخراجات |
|---|---|---|---|---|
| 13340000/۔ | 9276000/۔ | 6720000/۔ | 60414/۔ | 128559/۔ |

(د) اس وقت ضلعی بیت المال کمیٹی فیصل آباد کے اکاؤنٹ نمبر0010-SSA-000001-000-4 میں۔/18202062روپے بنک آف پنجاب مین برانچ ریلوے روڈ میں موجود ہے۔

(ہ) سال14۔2013جن مدات میں رقم تقسیم کی گئی اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

| مالی امداد | تعلیمی وظیفہ | جہیز فنڈ | رفاہی ادارہ جات | انتظامی اخراجات |
|---|---|---|---|---|
| 3140000/۔ | 2772000/۔ | 2080000/۔ | 150000/۔ | 160841/۔ |

## ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ دارالامانوں کی ری ماڈلنگ سکیم سے متعلقہ تفصیلات

*3983:جناب امجد علی جاوید:کیاوزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دارالامانوں کی ری ماڈلنگ سکیم کے تحت دارالامان ٹوبہ ٹیک سنگھ کے لئے بھی فنڈز مختص کئے گئے ہیں؟

(ب) کیادارالامان ٹوبہ ٹیک سنگھ محکمہ کی اپنی بلڈنگ میں کام کر رہا ہے،اگر جواب نفی میں ہے تو کیا محکمہ ادارہ کی اپنی بلڈنگ بنانے کاارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال(سیدہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) جی ہاں!یہ درست ہے کہ پنجاب کے تمام دارالامانوں کی ری ماڈلنگ سکیم کے تحت فنڈز مختص کئے گئے ہیں۔

(ب) جی ہاں!دارالامان ٹوبہ ٹیک سنگھ اپنی بلڈنگ میں کام کر رہا ہے۔

## صوبہ بھر میں بھکاریوں کی بحالی سے متعلقہ تفصیلات

*4721:ڈاکٹر مراد راس:کیاوزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 2012 سے آج تک صوبہ پنجاب میں بھکاریوں کی بحالی rehabilitationکے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ب) کیاحکومت بھکاریوں کیrehabilitationکے حوالے سے کوئی جامع پالیسی مرتب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) محکمہ سماجی بہبود نے مالی سال 12-2011 سے لاہور میں Punjab Vagrancy Ordinance,1958 کے تحت دار الکفالہ کی بلڈنگ کی تعمیر شروع کی ہوئی ہے اس منصوبہ کی کل لاگت 62.415 ملین روپے ہے جس میں بلڈنگ کی تعمیر کے لئے 42.942 ملین، تنخواہوں پر 16.085 ملین جبکہ متفرقات وغیرہ کے لئے 8.969 روپے مختص کئے گئے ہیں بلڈنگ کی تعمیر تقریباً مکمل ہو چکی ہے اور عنقریب اس کا افتتاح کر دیا جائے گا۔

تاہم ضلعی رابطہ افسر لاہور نے مندرجہ ذیل فلاحی تنظیموں کی عمارات کو بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر No.Supdt/Ad-180 مورخہ 13-03-09 دار الکفالہ قرار دیا تھا۔

1۔ ایدھی ہوم (برائے مرد)، 25 کنال پارک گلبرگ-II لاہور

2۔ بلقیس ایدھی ہوم (برائے خواتین)، گوندل چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ، لاہور۔

3۔ سبحانی فاؤنڈیشن نزد علی مسجد، فردوس پارک غازی روڈ، لاہور

پچھلے دو سالوں کے دوران ضلعی حکومت لاہور اور محکمہ سماجی بہبود نے 999 بھکاریوں کو پکڑا جن میں 22 کے خلاف مقدمات درج کئے گئے جبکہ 929 کو بیان حلفی کے تحت چھوڑ دیا گیا ان تمام کاموں پر کوئی علیٰحدہ سے خرچ نہ کیا گیا ہے بلکہ یہ ضلعی حکومت اور محکمہ کو دستیاب وسائل اور انفرادی قوت استعمال کر کے کیا گیا ہے۔

(ب) Punjab Vagrancy Act, 1958 تمام بھکاریوں کی بحالی کے لئے ایک واضح پالیسی قانون ہے۔ تاہم اس پر عملدرآمد نہ ہونے کی وجہ سے اس کے اثرات محسوس نہ ہو سکے ہیں۔ محکمہ فی الحال کوشش کر رہا ہے کہ آئندہ سالوں میں اس قانون پر عملدرآمد کو یقینی بنایا جاسکے۔

## ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سماجی بہبود کے اداروں سے متعلقہ تفصیلات

*4919: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سماجی بہبود کے تحت کتنے ادارے کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان اداروں میں کتنے ملازم عہدہ اور گریڈ وار کام کر رہے ہیں؟

(ج) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنے دار الامان کام کر رہے ہیں؟

(د) ان اداروں کے سال 13-2012 کے اخراجات کی تفصیل مدوار بتائیں؟

(ہ) ان اداروں میں کتنے افراد رہائش پذیر ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سماجی بہبود کے کل دس (10) ادارے / آفس کام کر رہے ہیں۔

(ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ان اداروں میں 69 ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے عہدہ اور گریڈ کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ایک دارالامان کا ادارہ کام کر رہا ہے۔

(د) تمام ادارہ جات کے اخراجات برائے سال 13-2012 کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ان اداروں میں رہائش پذیر افراد کی تفصیل درج ذیل ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| 1۔ | دارالامان | 15 خواتین |
| | | 05 بچے |
| 2۔ | اولڈ ایج ہوم | 08 افراد |

## صوبہ بھر میں لیبارڈ سے متعلقہ تفصیلات

*5358: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لیبارڈ نے سال 2014 کے دوران کل کتنے معذوروں کی رجسٹریشن کی؟

(ب) لیبارڈ کی یہ رجسٹریشن صرف ضلع لاہور یا دوسرے اضلاع میں بھی کی گئی؟

(ج) لیبارڈ معذور افرد کی رجسٹریشن کب کرتا ہے؟

(د) سال 15-2014 میں لیبارڈ کو حکومت کی طرف سے معذور افراد کی بحالی کے لئے کل کتنی رقم فراہم کی گئی؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) لیبارڈ محکمہ سماجی بہبود سے رجسٹرڈ ایک غیر سرکاری تنظیم ہے جس نے سال 2014 میں کل 1270 معذور افراد رجسٹر کئے۔

(ب) لیبارڈ کی یہ رجسٹریشن صرف ضلع لاہور میں کی جاتی ہے۔

(ج) لیبارڈ ہر ماہ ضلع لاہور میں معذور افراد کی رجسٹریشن کے لئے 8 سے 10 کیمپ لگاتا ہے۔
(د) سال 15۔2014 میں لیبارڈ کو کوئی رقم نہ دی گئی۔

## لاہور: گداگر خواتین کو پیشہ سے دور رکھنے کے لئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*5366: محترمہ لبنیٰ فیصل: کیاوزیر سماجی بہبود وبیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔
(الف) حکومت گداگر خواتین کو اس پیشہ سے دور رکھنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟
(ب) کیا حکومت نے لاہور میں گداگر خواتین کے لئے ادارے قائم کئے ہوئے ہیں۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو کہاں کہاں ہیں اور اگر جواب نفی میں ہے تو کیا حکومت ایسے ادارے قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سماجی بہبود وبیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):
(الف) محکمہ سماجی بہبود نے مالی سال 12۔2011 سے لاہور میں Punjab Vagrancy Ordinance,1958 کے تحت دارالکفالہ کی بلڈنگ کی تعمیر شروع کی ہوئی ہے اور عنقریب اس کا افتتاح کر دیا جائے گا۔ یہ ادارہ خواتین اور مرد بھکاریوں کی بحالی کے لئے کام کرے گا اس ادارے میں خواتین کو ووکیشنل، ٹیکنیکل ٹریننگ اور مذہبی تعلیم دی جائے گی بھکاریوں کی بحالی کے لئے ووکیشنل اور ٹیکنیکل ٹریننگ کے ذریعے روزگار کے قابل بنایا جائے گا۔
(ب) جی ہاں! ضلع لاہور میں محکمہ سوشل ویلفیئر نے ایک ادارہ دارالکفالہ کے نام سے شروع کیا ہے

## صوبائی بیت المال سے طلباء کو دیئے جانے والے وظائف کی تفصیل

*5415: محترمہ خدیجہ عمر: کیاوزیر سماجی بہبود وبیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبائی بیت المال سے تعلیمی اداروں کے بشمول یونیورسٹی کے ہونہار طلباء کو اب بھی وظائف دیئے جا رہے ہیں؟
(ب) ان وظائف کی مد میں گزشتہ تین سالوں میں حکومت پنجاب نے کل کتنے طلباء وطالبات کو وظائف جاری کئے، ان وظائف کی سال وار مالیت کیا تھی؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) یہ درست ہے کہ صوبائی بیت المال سے تعلیمی اداروں کے بشمول یونیورسٹی کے ہونہار طلباء کو ابھی وظائف دیئے جا رہے ہیں۔

(ب) ان وظائف کی مد میں گزشتہ تین سالوں میں حکومت پنجاب نے کل 10,086 طلباء و طالبات کو وظائف جاری کئے۔

ان وظائف کی سال وار مالیت یہ تھی۔

سال 2012 میں 6431 طلباء و طالبات۔/90688650 روپے جاری ہوئے۔

سال 2013 میں 2311 طلباء و طالبات۔/35540232 روپے جاری ہوئے۔

سال 2014 میں 1344 طلباء و طالبات۔/22076300 روپے جاری ہوئے۔

## صوبہ بھر میں گداگری کے بڑھتے ہوئے رجحان کی روک تھام کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*5459: ڈاکٹر عالیہ آفتاب: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 14-2013 میں صوبائی دارالحکومت سمیت صوبہ بھر میں گداگری کے خاتمے کے لئے اب تک کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) ان اقدامات کی وجہ سے گداگری کے خاتمے میں کتنے فیصد کامیابی حاصل ہوئی ہے، تفصیل بیان کریں؟

(ج) کیا حکومت اٹھائے گئے اقدامات میں مزید بہتری کے لئے کوئی planning کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) محکمہ سوشل ویلفیئر نے 14-2013 میں صوبائی دارالحکومت سمیت صوبہ بھر میں گداگری کے خاتمے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے ہیں۔

I۔ دارالکفالہ کی بلڈنگ کی تعمیر مکمل کر لی گئی ہے، بجلی پانی اور گیس کی فراہمی کو بھی فعال بنا لیا گیا ہے تاہم بلڈنگ کے takeover کا عمل ابھی جاری ہے۔

II۔ ادارے کے عملہ کی بھرتی کا عمل جاری ہے اور جلد مکمل کر لیا جائے گا۔

III۔ مزید برآں ادارے کی مشینری، فرنیچر اور گاڑیوں کی خرید بھی مکمل کر لی گئی ہے اور حکومت اس ادارے کو جلد از جلد فعال بنا کر گداگری کے خاتمے کی کوشش کرے گی۔

IV۔ دار الکفالہ کی ذاتی بلڈنگ کی تکمیل تک فی الحال ضلعی رابطہ آفیسر لاہور کے اشتراک سے گداگروں کو پکڑا جا رہا ہے اور انہیں نامزد فلاحی تنظیموں، ایدھی ہوم، بلقیس ایدھی ہوم اور سبحانی فاؤنڈیشن کے حوالے کیا جاتا ہے اور ان کی تمام rehabilitation کا انتظام کیا جاتا ہے۔

(ب) ان اقدامات کی بدولت ضلع لاہور کی مرکزی شاہراہوں اور جگہوں سے گداگروں کی تعداد میں خاطر خواہ کمی ہوئی ہے مزید برآں 14-2013 میں ضلع لاہور میں 982 گداگروں کو پکڑا گیا اور سب کو بیان حلفی کی بنیاد پر چھوڑ دیا گیا۔ دار الکفالہ کی جلد فعالی کو یقینی بنا کر ہی کامیابی کا تناسب بتایا جا سکتا ہے۔

(ج) محکمہ سوشل ویلفیئر ادارہ دار الکفالہ کو 16-2015 میں مکمل طور پر فعال بنانے کا ارادہ رکھتا ہے۔

## صوبہ بھر میں خواتین کو ہنر سکھانے والے اداروں سے متعلقہ تفصیلات

*5460: ڈاکٹر عالیہ آفتاب: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبائی دار الحکومت سمیت صوبہ بھر میں محکمہ کے کتنے سرکاری ادارے ہیں جو عورتوں کو ہنر سکھا رہے ہیں؟

(ب) دسمبر 2012 سے دسمبر 2014 تک کتنی خواتین ان اداروں سے فائدہ اٹھا چکی ہیں؟

(ج) کیا حکومت 15-2014 میں ایسے مزید ادارے بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام صوبہ بھر میں درج ذیل ادارے کام کر رہے ہیں جن میں خواتین کو مختلف ہنر سکھائے جاتے ہیں۔

1۔ صنعت زار ضلع کی سطح پر 34 اضلاع میں ماسوائے چنیوٹ اور ننکانہ کے کام کر رہے ہیں۔

2۔ قصر بہبود: لاہور میں ایک ادارہ کام کر رہا ہے۔

3۔ سلائی مرکز: راولپنڈی میں ایک ادارہ کام کر رہا ہے۔

4۔ دستکاری سکول: صوبہ بھر میں دیہات، قصبہ اور شہر کی سطح پر 817 ادارے کام کر رہے ہیں۔

(ب) دسمبر 2012 سے دسمبر 2014 تک ان اداروں سے مستفید ہونے والی خواتین کی تعداد درج ذیل ہے:

| | | |
|---|---|---|
| 1۔ | صنعت زار: | 61135 |
| 2۔ | قصر بہبود: | 6800 |
| 3۔ | سلائی مرکز: | 1878 |
| 4۔ | دستکاری سکول: | 114548 |

(ج) ضلعی سطح پر ضلع چنیوٹ اور ننکانہ میں صنعت زار کا قیام محکمہ کی ترجیحات میں شامل ہے جبکہ تحصیل سطح پر مریدکے، شاہپور اور جام پور میں منی صنعت زار قائم کئے جا رہے ہیں۔

## گونگے اور بہرے افراد کو ملازمتوں کے لئے معذوروں کے کوٹا میں شامل کرنے کا مسئلہ

*5630: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے ملازمتوں میں معذوروں کے لئے کوٹا بڑھایا ہے جو یقیناً قابل تحسین عمل ہے کیا ان معذوروں کی لسٹ میں گونگے اور بہرے مرد و خواتین بھی شامل ہیں، اگر نہیں تو کیا گونگے اور بہرے افراد معذوروں میں شمار نہیں ہوتے؟

(ب) معذوروں کی لسٹ میں گونگے اور بہرے افراد کو شامل نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) وزیر اعلیٰ پنجاب نے ملازمتوں کے لئے جو کوٹا بڑھایا ہے اس میں تمام افراد باہم معذوری مع گونگے، بہرے، نابینا و جسمانی معذور مرد و خواتین بلاتفریق سبھی اس کوٹا کے اہل ہیں۔

(ب) گونگے اور بہرے افراد بھی معذوروں کی فہرست میں شامل ہیں۔

## صوبہ بھر میں رجسٹرڈ این جی اوز سے متعلقہ تفصیلات

*5641: جناب رمیش سنگھ اروڑا: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ پنجاب میں کتنی رجسٹرڈ این جی اوز کام کر رہی ہیں؟

(ب) ان این جی اوز کی سالانہ کارکردگی کا جائزہ کب لئے جاتا ہے؟

(ج) کتنی این جی اوز کو پچھلے پانچ سال (2010تا2015) میں black list کیا گیا؟

(د) کیا محکمہ کے پاس این جی اوز کے فنڈز کو monitor کرنے کا کوئی mechanism موجود ہے۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) سوشل ویلفیئر و بیت المال پنجاب کے تحت کل رجسٹرڈ این جی اوز کی تعداد 7516 ہے۔

(ب) این جی اوز کی سالانہ کارکردگی کا جائزہ The Voluntary Social Welfare Agencies (R&C) Rules, 1962 کے سیکشن 10 کے تحت مالی سال کے اختتام پر کیا جاتا ہے۔

(ج) The Voluntary Social Welfare Agencies (R&C) Ordinance, 1961 کے سیکشن 10 کے تحت کسی بھی رجسٹرڈ agency کو تحلیل کیا جا سکتا ہے۔ مذکورہ قانون میں black list کی گنجائش موجود نہیں ہے۔

(د) قانون مذکورہ کے Section-7 کے تحت رجسٹرڈ این جی اوز کے فنڈز و دیگر معاملات کو monitor کرنے کا mechanism دیا گیا ہے۔ مزید برآں ڈسٹرکٹ آفیسر و ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر محکمانہ ہدایات کے مطابق این جی اوز کو بالترتیب تین ماہ اور ایک ماہ کے بعد چیک کرنے کے مجاز ہیں۔

## صوبہ بھر میں قائم شیلٹر ہومز کی تعداد و تفصیل

*5734: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں کل کتنے شیلٹر ہومز کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) سال 2014 کے دوران صوبہ بھر میں کل کتنے نئے شیلٹر ہومز کہاں کہاں بنائے گئے اور ان میں کل کتنے افراد کو رکھا گیا، مرد و خواتین کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے نیز ان شیلٹر ہومز میں کتنے افراد کو رکھنے کی گنجائش رکھی گئی ہے اور اس کا انتظام کس اتھارٹی کے زیر نگرانی ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام مندرجہ ذیل شیلٹر ہومز کام کر رہے ہیں۔

1۔ دار الامان: 35 ضلعی سطح پر ماسوائے ننکانہ صاحب کے۔

2۔ دار الفلاح: لاہور، سرگودھا، راولپنڈی، ملتان، بہاولپور اور سیالکوٹ۔

3۔ کاشانہ: لاہور، سرگودھا، راولپنڈی۔

4۔ عافیت: لاہور، راولپنڈی، ملتان، ساہیوال، ٹوبہ ٹیک سنگھ اور نارووال۔

(ب) محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام سال 2014 میں مندرجہ ذیل نئے ادارے بنانے کا عمل شروع کیا گیا جو کہ ابھی تک تکمیل کے مراحل میں ہیں اور مندرجہ ذیل تمام اداروں کا انتظام صوبائی حکومت کے زیر انتظام ہو گا۔

1. Establishment of Beggar's Home at Lahore (Capacity 50)
2. Construction of Building of Old Age Home, Multan (Capacity 50)
3. Remodeling of Existing Shelter Homes in 36 Districts of Punjab (Capacity 20-50)
4. Construction of Building of Shelter Homes in Districts, Attock, Mandi Bahauddin, Multan, Sheikhupura, Pakpattan and Kasur. (Capacity 20-50)

## صوبہ بھر میں قائم صنعت زاروں سے متعلقہ تفصیلات

*6013: محترمہ تمکین اختر نیازی: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ سماجی بہبود کے تحت صوبہ بھر میں کون کون سے شہر میں اور کہاں کہاں صنعت زار قائم ہیں اور ان میں کون کون سے تربیتی پروگرام چل رہے ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) ان صنعت زار میں کون کون سے عہدہ کی اسامیاں کتنے عرصہ سے خالی ہیں؟

(ج) کیا حکومت خالی اسامیاں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

**وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):**

(الف) محکمہ سماجی بہبود کے تحت صوبہ بھر میں ماسوائے ننکانہ صاحب اور چنیوٹ 34 اضلاع میں صنعت زار قائم ہیں، مختلف صنعت زاروں میں مختلف تربیتی پروگرامز چل رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

| | | | |
|---|---|---|---|
| 1۔ | سلائی کڑھائی | 2۔ | نٹنگ |
| 3۔ | کوکنگ | 4۔ | ایمبرائڈری |
| 5۔ | بیوٹیشن | 6۔ | فیشن ڈیزائننگ |
| 7۔ | فائن آرٹ | 8۔ | مربے اچار وغیرہ بنانا |
| 9۔ | کمپیوٹر ٹریننگ | 10۔ | سپوکن انگلش کورسز |
| 11۔ | بیگ میکنگ | 12۔ | لیدر ورک |
| 13۔ | ٹائی اینڈ ڈائی | 14۔ | فلاور میکنگ |

(ب) ان صنعت زاروں میں 150 اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) صنعت زاروں میں گریڈ 1 سے 4 تک کی 18 خالی اسامیوں کو عنقریب پر کر دیا جائے گا جبکہ حکومت پنجاب نے گریڈ 5 سے 14 تک نئی بھرتیوں پر پابندی عائد کی ہوئی ہے لہٰذا جیسے ہی حکومت گریڈ 5 سے 14 تک بھرتی پر پابندی اٹھائی جائے گی ان اسامیوں کو قواعد کے مطابق پُر کیا جائے گا۔

## غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

### ضلع میانوالی میں محکمہ سوشل ویلفیئر کے ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

162: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں محکمہ سوشل ویلفیئر کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں، ان کے نام، گریڈ اور مدت تعیناتی سے آگاہ کریں؟

(ب) محکمہ میں اس وقت ملازمین کی کتنی اسامیاں خالی ہیں، گریڈ وار بتائیں؟

**وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):**

(الف) ضلع میانوالی میں محکمہ سوشل ویلفیئر کے اداروں میں کام کرنے والے ملازمین کی تعداد 55 ہے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع میانوالی میں محکمہ سوشل ویلفیئر کے اداروں میں خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

| سیریل نمبر | نام اسامی | تعداد | سکیل |
|---|---|---|---|
| 1 | مینجر صنعت زار | 01 | 18 |
| 2 | کرافٹ ڈیزائنر | 01 | 17 |
| 3 | سوشل ویلفیئر آفیسر | 02 | 17 |
| 4 | مارکیٹنگ آرگنائزر | 01 | 17 |
| 5 | سپروائزر | 02 | 09 |
| 6 | جونیئر کلرک | 01 | 07 |
| 7 | ڈرائیور | 01 | 05 |
| 8 | سویپر | 01 | 01 |
| 9 | چوکیدار | 01 | 01 |

## ضلع میانوالی میں غرباء کی بچیوں کی شادی کے لئے رکھی گئی رقم سے متعلقہ تفصیلات

163: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں غریبوں کی بچیوں کی شادی کے لئے 13-2012 میں کل کتنی رقم رکھی گئی؟

(ب) مذکورہ رقم میں سے ضلع میں کل کتنی بچیوں کو کتنی کتنی رقم فراہم کی گئی ہے؟

(ج) محکمہ بیت المال سے شادی گرانٹ لینے کا طریق کار کیا ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ضلع میانوالی میں غریبوں کی بچیوں کی شادی کے لئے 13-2012 میں رقم۔/393942 روپے رکھی گئی۔

(ب) مذکورہ رقم میں سے تین بچیوں کو دس ،دس ہزار روپے دیئے گئے۔کل رقم مبلغ ۔/30000 روپے۔

(ج) درخواست گزار ضلعی بیت المال کمیٹی کو بچی کا نکاح ہونے کے 90دن کے اندر اپنی درخواست ہمراہ نکاح نامہ دے سکتے ہیں اور چھان بین کے بعد مستحق قرار پانے کے بعد

انہیں مالی امداد دی جاتی ہے،استحقاق طے کرتے وقت مندرجہ ذیل ترجیحات کو بالترتیب مدنظر رکھا جاتا ہے۔

1۔ بیوائیں
2۔ یتیم بچیوں کے غریب سرپرست
3۔ غریب اور نادار والدین

## لاہور میں محکمہ سماجی بہبود کے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

216: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور میں محکمہ سماجی بہبود کے کتنے دفاتر کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ب) اس محکمہ کا لاہور کا 13-2012 اور 14-2013 کا بجٹ مدوار بتائیں؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنا بجٹ کن کن فلاحی کاموں پر خرچ ہوا، ان کاموں کی تفصیلات مع تخمینہ لاگت بتائیں؟

(د) اس محکمہ کے کون کون سے ادارے کہاں کہاں اس شہر میں چل رہے ہیں۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام لاہور میں کل 46 دفاتر ادارے کام کر رہے ہیں، ان دفاتر کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ سماجی بہبود کا سال 13۔2012 اور 14۔2013 کا بجٹ یہ ہے۔

2012۔13

| | |
|---|---|
| ضلع لاہور کے اداروں کا بجٹ | 12,50,56,537 روپے |
| صوبائی اداروں کا بجٹ | 47,02,61,000 روپے |

2013۔14

| | |
|---|---|
| ضلع لاہور کے اداروں کا بجٹ | 12,93,94,155 روپے |
| صوبائی اداروں کا بجٹ | 54,94,01,000 روپے |

مدوار تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام چلنے والے تمام ادارے فلاحی ہیں اور تمام بجٹ فلاحی کاموں پر ہی خرچ ہوتا ہے۔

(د) اس کا جواب جز (الف) میں تفصیل سے بیان کر دیا گیا ہے۔

## ضلع گجرات میں بیت المال کی رقم کی تقسیم سے متعلقہ تفصیلات

481: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گجرات میں 13۔2012 اور 14۔2013 میں بیت المال کو کتنی رقم ملی، تفصیل سال وار بتائیں؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم کس کس مد میں تقسیم کی گئی۔

(ج) اس وقت اس ضلع میں کتنی رقم کس کے اکاؤنٹ میں کہاں پڑی ہے؟

(د) اس وقت کتنی درخواستیں مالی امداد کی، بیت المال میں زیر التواء ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ضلع گجرات میں 13۔2012 کو 2576065/۔ روپے اور 14۔2013 کو 1962727/۔ روپے کی رقم ملی۔

(ب) ان سالوں کے دوران درج ذیل مدوں میں رقم تقسیم کی گئی اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

| | 2012-13 | 2013-14 |
|---|---|---|
| این جی اوز | 850000/۔ | ------ |
| مالی امداد | 1614000/۔ | 440000/۔ |
| تعلیمی وظائف | 322000/۔ | 882000/۔ |
| شادی گرانٹ | 340000/۔ | 890000/۔ |
| علاج معالجہ | 283018/۔ | 539408/۔ |
| انتظامی اخراجات | 12520/۔ | 104049/۔ |
| ٹوٹل | 3421538/۔ | 2855467/۔ |

(ج) اس وقت ضلعی بیت المال کمیٹی کے اکاؤنٹ میں 3992798/۔ روپے کی رقم موجود ہے۔

(د) اس وقت ضلعی کمیٹی گجرات میں 3830/۔ درخواستیں زیر التواء ہیں۔

## لاہور: بیت المال میں غریب بچوں کی تعلیم سے متعلقہ تفصیلات

532: ڈاکٹر عالیہ آفتاب: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں سال 15۔2014 میں بیت المال سے کتنے فیصد رقم غریب بچوں کی تعلیم کے لئے مختص کی گئی ہے؟

(ب) سال15۔2014 میں کتنے سرکاری ادارے اب تک بیت المال سے فیضیاب ہوئے ہیں اور کن مقاصد کے لئے، تفصیل بیان کریں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ضلع لاہور میں سال15۔2014 میں بیت المال سے 25فیصد رقم غریب بچوں کے تعلیم وظائف کے لئے مختص کی گئی ہے۔

(ب) بیت المال سے کسی سرکاری ادارے کے لئے کوئی فنڈز جاری نہیں کئے گئے۔

## ضلع فیصل آباد میں سماجی بہبود سے متعلقہ تفصیلات

659: میاں طاہر: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ سماجی بہبود کے تحت کس کس جگہ خواتین کے ادارے چل رہے ہیں یہ ادارے کون کون سے skills میں تعلیم دے رہے ہیں؟

(ب) ان اداروں سے سالانہ کتنی خواتین کو ہنر کی تعلیم دی جاتی ہے؟

(ج) کیا یہ دارے اس ضلع کی آبادی کے مطابق ہیں اگر کم ہیں تو اس میں اضافہ کیوں نہیں کیا جارہا؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) فیصل آباد میں مندرجہ ذیل جگہ پر ادارے چل رہے ہیں۔

1۔ صنعت زار سوشل ویلفیئر کمپلیکس D-508 پیپلز کالونی نمبر 1 فیصل آباد

2۔ دارالامان A-519 غلام محمد آباد فیصل آباد

3۔ سوشل ویلفیئر آفیسر SERC ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد

ان اداروں میں سے صنعت زار میں کوکنگ اینڈ بیکنگ، سپوکن لینگوئج، بیوٹی کیئر، انٹیریئر ڈیکوریشن، ڈریس میکنگ، COM، انٹرنیٹ، DCS,DCA,CA فیشن ڈیزائننگ، ٹیکسٹائل ڈیزائننگ کی skills میں تعلیم دے رہے ہیں۔

(ب) صنعت زار میں سالانہ تقریباً208 خواتین کو ہنر کی تعلیم دی جاتی ہے۔

(ج) ضلع میں محکمہ سوشل ویلفیئر کے تحت دو Qasir-e-Behbood کے منصوبہ جات زیر تکمیل ہیں جن میں خواتین کو مختلف skills کی تعلیم دی جائے گی ان میں سے ایک منصوبے کی بلڈنگ زیر تعمیر ہے جبکہ دوسرے کے لئے 16-2015 ADP میں برائے منظوری پیش کردیا گیا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اگر اجازت ہو۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! کل صحافی حضرات کی طرف سے یہ شکایت آئی تھی کہ باہر جو ٹیلیویژن، اسمبلی کی کوریج کے لئے رکھا گیا تھا، اسے connect نہیں کیا گیا تھا، جس کی وجہ سے کوریج نہیں ہو سکی۔

جناب سپیکر! دوسری میری گزارش یہ ہے کہ پنجاب اسمبلی کا ایوان، پاکستان کے چاروں units میں سب سے بڑا ایوان ہے لیکن باقی تمام اسمبلیوں کی کارروائی live coverage ہوتی ہے۔ ہم تمام لوگ اپنے حلقوں سے منتخب ہو کر آئے ہیں لیکن بد قسمتی سے یہاں جب ہم اپنے حلقوں کی بات بھی کرتے ہیں، وہ بات اس طرح سے ہمارے حلقہ نیابت میں نہیں جاتی جس کی وجہ سے لوگوں کو پتا نہیں چلتا کہ ہم نے یہاں پر کیا بات کی ہے۔ میں تمام معزز ممبران کی بات کر رہا ہوں، ہم نے کافی عرصہ پہلے بھی اس مسئلہ پر بات کی تھی کہ اسمبلی کی live coverage ہونی چاہئے۔ ہمارے اوپر والی ساری گیلری خالی ہے، اگر اس گیلری کا ایک حصہ صحافی حضرات کے لئے اور الیکٹرانک میڈیا کے لئے مخصوص کر دیا جائے تو اس سے پنجاب کے منتخب نمائندے ہیں جو یہاں عوامی حقوق کے حوالے سے، مسائل کے حوالے سے بات کرتے ہیں وہ لوگوں تک convey ہو گی۔ یہ ایک serious concern ہے، پچھلے سال بھی اس پر بات ہوئی تھی، اس سلسلے میں کوئی پیشرفت ہو رہی ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: یقیناً ہو رہی ہے، آپ کی بات درست ہے لیکن اس میں ہمیں وقت درکار ہے۔ ہم اس پر پوری طرح سے محنت کر رہے ہیں، انشاء اللہ امید ہے کہ یہ مسئلہ جلد حل ہو جائے گا۔ جہاں تک کل کا سوال ہے یا باہر ٹی وی کیوں نہیں چل رہے تو اس کا میں فوری طور پر خود نوٹس لیتا ہوں۔

## ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

جناب سپیکر: سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

### محترمہ لبنیٰ ریحان

سیکرٹری اسمبلی: معزز ممبران اسمبلی کی جانب سے رخصت کی درخواستوں میں سے پہلی درخواست محترمہ لبنیٰ ریحان ایم پی اے ڈبلیو۔340 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"Respected Sir

It is submitted that I have to attend some domestic affairs and to see my real brother and sister at UAE. It is requested that I may kindly be granted EX-Pakistan Leave for 19th days from 22nd December 2014 to 9 January 2015."

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے"

(رخصت منظور ہوئی)

**جناب جعفر علی ہوچہ**

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست جناب جعفر علی ہوچہ ایم پی اے پی پی۔157 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مودبانہ گزارش ہے کہ مجھے 22تا26۔ دسمبر 2014تک ذاتی مصروفیات کے لئے دبئی جانا ہے للہذا مہربانی فرماکر مجھے چھٹی دی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے"

(رخصت منظور ہوئی)

**محترمہ گلناز شہزادی**

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست محترمہ گلناز شہزادی ایم پی اے ڈبلیو۔329 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"It is requested that I am unable to attend the Session from 19th to 30th December 2014 because of death of my sister-in-law. Kindly grant me leave for above mentioned duration."

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے"

(رخصت منظور ہوئی)

## جناب عبدالرؤف مغل

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست جناب عبدالرؤف مغل ایم پی اے پی پی۔94 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"گزارش ہے کہ مورخہ 23۔ دسمبر 2014 کو بوجہ ذاتی مصروفیت میں اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکا لہٰذا ایک یوم کی رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے"

(رخصت منظور ہوئی)

## محترمہ شازیہ کامران

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست محترمہ شازیہ کامران ایم پی اے ڈبلیو۔304 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ

"Dear Sir!

With due respect I beg to state that I have to go to UK to attend a wedding. Kindly grant me leave for 12 days from 23rd December 2014 to 2nd January 2015."

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے"

(رخصت منظور ہوئی)

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جتنی بھی درخواستیں آئی ہوئی ہیں ساری ایک دفعہ منظور کروالیں۔

## چودھری گلزار احمد گجر

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست چودھری گلزار احمد گجر ایم پی اے پی پی-161 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"گزارش ہے کہ عمرہ کی ادائیگی کے سلسلہ میں مجھے سعودی عرب جانا ہے لہٰذا 22۔دسمبر 2014 تک درخواست رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے"

(رخصت منظور ہوئی)

## چودھری لال حسین

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست چودھری لال حسین ایم پی اے پی پی-236 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"Respected Sir

It is submitted that I have to go to UK in connection with some family affairs. It is therefore, requested that one month's Ex-Pakistan Leave from 25th December 2014 to 25th January 2015 may very kindly be sanctioned in my favour."

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے"

(رخصت منظور ہوئی)

## جناب شکیل آئیون

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست جناب شکیل آئیون ایم پی اے این ایم-367 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"جناب عالیٰ! گزارش ہے کہ بندہ کا تایازاد بھائی فوت ہو گیا ہے جس کی وجہ سے میں مورخہ 9 اور 10۔دسمبر 2014 کی اسمبلی کارروائی میں شرکت نہیں کر سکا۔ براہ کرم رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے"

(رخصت منظور ہوئی)

## بیگم خولہ امجد

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست بیگم خولہ امجد ایم پی اے ڈبلیو۔337 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"Respected Sir,

With due respect, I will be unable to attend Session on 26th December 2014. Kindly grant me above one day leave."

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے"

(رخصت منظور ہوئی)

## جناب غضنفر عباس چھینہ

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست جناب غضنفر عباس چھینہ ایم پی اے پی پی۔49 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"گزارش ہے کہ مجھے کسی سرکاری کام کے سلسلے میں بھکر جانا ہے جس کے لئے میں تین یوم کے لئے اسمبلی سیشن میں حاضر نہیں ہو سکتا لہٰذا میرے حق میں مورخہ 10 تا 11 اور 19۔ دسمبر 2014 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے"

(رخصت منظور ہوئی)

## جناب عامر عنایت خان شاہانی

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست جناب عامر عنایت خان شاہانی ایم پی اے پی پی۔50 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"Dear Sir!

I have to visit Islamabad from 22nd to 23rd December 2014. Please accept my leave and oblige."

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

## جناب محمد افضل گل

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست جناب محمد افضل گل ایم پی اے پی پی۔274 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"Dear Sir,

With due respect, it is stated that, I have to visit Islamabad on 26th December 2014. Kindly grant me leave for one day."

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے"

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ کی طرف سے تو کوئی آواز نہیں آ رہی، پتا نہیں کیا بات ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس سے بہتر وقت کے زیاں کا اور کوئی طریقہ ہے ہی نہیں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ پر بڑا افسوس ہے کہ وہ آپ پر اعتماد کر رہے ہیں، آپ کے پاس چھٹی کے لئے درخواست لا رہے ہیں تو کیا یہ وقت کا زیاں ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ میری عرض سن لیں۔ اگر آپ چاہئیں تو آپ سب کے نام اکٹھے لے سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ یہ وقت کا زیاں نہیں ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ لوگوں کے personal affairs ہیں کوئی تھائی لینڈ جاتا ہے آپ کہتے ہیں---

## چودھری لیاقت علی خان

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست چودھری لیاقت علی خان ایم پی اے پی پی۔20 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"میں ایک ضروری کام کی وجہ سے مورخہ 22 تا 23 اور 26۔ دسمبر 2014 کو اجلاس attend نہیں کر سکا لہٰذا تین یوم کی رخصت عنایت کی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے"

(رخصت منظور ہوئی)

## جناب ماجد ظہور

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست جناب ماجد ظہور ایم پی اے پی پی۔140 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے۔

"Dear Sir,

I have to go to USA to attend marriage ceremony of my relative. So, I will be unable to attend the Assembly Session from 29th December 2014 onward. It is therefore, requested that leave may kindly be granted.

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے"

(رخصت منظور ہوئی)

## پوائنٹ آف آرڈر

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: گوہر افشانی! اللہ خیر کرے۔

شیخ علاؤالدین: انشاء اللہ۔ جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ ۔۔۔

جناب سپیکر: اب تحاریک التوائے کار کا وقت شروع ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پچھلے کچھ دنوں سے ٹریفک پولیس نے لاہور میں اور دوسرے قریبی علاقوں میں۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبان! ان کی بات غور سے سنیں، شاید آپ کو جواب دینا پڑے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! وزراء صاحبان کو تو بلوائیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبان آ گئے ہیں، آپ اپنے سامنے کی طرف دیکھیں۔ شیخ علاؤالدین صاحب!

## بجٹ پورا کرنے کے لئے ٹریفک پولیس کی جانب سے چالانوں کی بھرمار

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ لاہور میں اور دوسرے بڑے شہروں میں حتیٰ کہ قصبات وغیرہ میں اس وقت ٹریفک پولیس نے چالانوں کی بھرمار کی ہوئی ہے غالباً 30- جون سے پہلے کا بجٹ پورا کرنا ہے جو کہ میری اطلاع کے مطابق کوئی 4- ارب روپے ہے۔ آپ بھی دیکھ رہے ہیں کہ میں نے بارہا اس ایوان میں عرض کیا ہے، ہائی ویز پر ایک باپ اور اس کی بیٹی ایک ٹرالے کے نیچے آ گئے ہیں۔ جہاں پر ٹریفک کی violations ہو رہی ہیں وہاں پر ہاتھ نہیں ڈالا جاتا کیونکہ وہاں پر ٹرانسپورٹرز کا بہت بڑا مافیا ہے وہ ان کو per month پیسے دیتا ہے، ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوتی چونکہ لاہور میں congestion ہے تو گاڑیاں تیس میل کی رفتار سے زیادہ سپیڈ میں کہاں چلتی ہیں؟ لیکن وہاں بھی چالان ہو رہے ہیں کہ تم نے بیلٹ نہیں باندھی ہوئی، لوگوں کو عجیب عذاب میں ڈالا ہوا ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ ابھی ہدایت جاری کریں اور ٹریفک والوں کو یہاں بلائیں اور منسٹر صاحب سے کہیں کہ یہ بیٹھ کر ہماری بات کرائیں کہ یوں ظلم کیوں ہو رہا ہے؟ موٹر سائیکل پر بچے اور عورتیں ہوتیں ہیں ان کو روکا جا رہا ہے۔ پھر بارہ بارہ پندرہ پندرہ سو روپے جرمانہ کرنے کے بعد انہیں کہا جاتا ہے کہ اسے نیشنل بنک میں جمع کراؤ اگر بنک بند ہے تو ان کی گاڑی اور موٹر سائیکل بند کر دی جاتی ہے۔ یہ بہت بڑا ظلم ہے یہ تو کوئی طریقہ نہیں کہ بجٹ پورا کرنے کے لئے اس طرح کے کام کئے جائیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: آپ کو کس نے کہا کہ بجٹ پورا کرنے کے لئے ہے؟ جو violation کرے گا اسے تو جرمانہ ہو گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! میں آپ کی بات سے پوری طرح agree کرتا ہوں کہ جو violation کرتے ہیں پولیس ان کے خلاف کارروائی کرتی ہے۔

لاہور شہر میں جس طرح کی ٹریفک ہو گئی ہے آپ کے سامنے ہے اس میں بہت سارے ایسے حادثات میں لوگوں کی اموات واقع ہوئی ہیں جنہوں نے سیٹ بیلٹ نہیں لگائی ہوئی تھی اس لئے حکومت نے ٹریفک پولیس کے ذریعے سیٹ بیلٹ کے لاء پر implement کرانا شروع کیا ہے۔اس میں کوئی غلط چالان نہیں ہوتا، معزز ممبر نے یہ کہا کہ گاڑی بند کر دی جاتی ہے میں اس سلسلے میں عرض کرتا ہوں کہ گاڑی تب بند کی جاتی ہے اگر اس کے پاس لائسنس اور گاڑی کے کاغذات نہیں ہیں۔اگر دونوں میں سے ایک چیز بھی اس کے پاس ہے یعنی لائسنس یا رجسٹریشن بک ہے تو پھر گاڑی بند نہیں کی جاتی بلکہ صرف چالان کی چٹ بنا کر ان کو دے دی جاتی ہے اور وہ جب بھی دو تین یا چار دنوں میں بنک میں جرمانے کے پیسے جمع کرائیں تو وہ اپنے ڈاکومنٹس واپس لے سکتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ آپ کے اختیارات ہیں، آپ منسٹر صاحب سے کہیں کہ یہ ان کو بلائیں میں ثابت کروں گا کہ وہ آج کل سڑکوں پر کتنی زیادتی کر رہے ہیں۔ وہ صرف اپنا بجٹ پورا کرنے کے لئے یہ کر رہے ہیں۔یہ ٹرانسپورٹرز سے کیوں نہیں کر رہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں اپنے انتہائی معزز ممبر سے عرض کروں گا کہ کبھی چالانوں سے بھی بجٹ پورے ہوتے ہیں؟

جناب سپیکر: افسوس ہے، میں کیا کہہ سکتا ہوں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب!

## لاہور میں اساتذہ کے احتجاج پر پولیس کا کمانڈو ایکشن

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ پنجاب کے اندر اساتذہ کے حقوق کے تحفظ کے لئے انہوں نے ایک متحدہ محاذ اساتذہ بنایا ہے۔ انہوں نے ابتداً پورے پنجاب کے اندر ضلع کی سطح پر اپنی میٹنگز کر کے اپنے حقوق کے حوالے سے، ٹائم سکیل پروموشن اور regularization کے حوالے سے قرار دادیں اور بیانات دیئے۔ اگلے مرحلے میں انہوں نے ضلعی سطح پر سکول ٹائم کے بعد مظاہرے رکھے تب بھی شنوائی نہ ہوئی تو پھر یہاں لاہور کے اندر آ کر انہوں نے اسمبلی بلڈنگ کے سامنے کیمپ لگا کر اپنے حقوق کی آواز بلند کی۔ ان کا ارادہ یہ تھا کہ اسمبلی کا اجلاس ہو گا تو ہم لوگ اس میں یہ معاملہ اٹھائیں گے اور

شاید ان کی کوئی شنوائی ہو جائے لیکن حکومت نے ان کی کوئی شنوائی نہیں کی بلکہ اجلاس سے ایک روز قبل ہی کمانڈو ایکشن کیا، فیصل آباد سے ان کے راہنما اٹھا لئے اور ایک دن تک تو پتا ہی نہ لگا کہ کدھر گئے ہیں اس کے بعد انہوں نے مختلف تھانوں کے اندر ان کو بند کیا ہوا ہے۔ ان کے تبادلے کئے ہیں، ان کو معطل کیا ہے، انہیں لاہور میں پابند کیا ہے اس طرح کی کارروائی اساتذہ کے خلاف پچھلے دس بارہ دنوں میں لاہور کے اندر ہوتی رہی ہے۔ میں خود بھی ان کے کیمپ میں گیا، محمود الرشید صاحب بھی ان کے کیمپ کے اندر گئے اور ان سے اظہار یکجہتی کیا چونکہ وزیر قانون و پارلیمانی امور موجود ہیں اور اگلا بجٹ بھی آ رہا ہے تو میں آپ کے توسط سے ان سے گزارش کروں گا کہ جتنے لوگ بھی گرفتار کئے گئے ہیں انہیں رہا کیا جائے، ان کے خلاف جو جھوٹے مقدمات بنائے گئے ہیں وہ واپس لئے جائیں اور ان کو جو معطل کیا گیا ہے یا ان کے جو تبادلے کئے گئے ہیں وہ بھی واپس لئے جائیں اور ان کے مطالبات پر ہمدردی سے غور کر کے آئندہ بجٹ کے اندر ان کے grievances کو redress کیا جائے۔ المیہ یہ ہے کہ اس ملک کے اندر اگر کوئی ایسی کلاس ہے تو وہ CSSP کلاس ہے جن کی ٹائم سکیل پروموشن ہے، دنیا ادھر سے ادھر ہو جائے جھکڑ آ جائے، طوفان آ جائے، سیلاب آ جائے لیکن ان کی پروموشنز بالکل regular طریقے سے ہوتی ہیں اور وہ ہمارے اس ملک کے اندر سب سے مراعات یافتہ طبقہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس ملک میں جو CSSP کلاس ہے یہ ہمارے ملک کی ترقی کی راہ کے اندر رکاوٹ ہے۔ میں پارلیمنٹ کا ممبر ہوں اور کئی دفعہ اسمبلی میں آیا ہوں آپ یقین کریں کہ اگر کسی سیکرٹری سے ذاتی تعلق موجود ہے تو وہ welcome کرتا ہے ورنہ کسی دفتر کے اندر کسی بیوروکریٹ کے پاس جائیں تو اس کا چہرہ بتا رہا ہوتا ہے کہ you are unwanted person who has entered in my room. اس طرح کے روّیے ہوتے ہیں CSSP کلاس کے جو سب سے مراعات یافتہ ہے۔ یہ ایک علیحدہ بحث ہے لیکن میں یہ گزارش کروں گا کہ اساتذہ کے معاملے پر وزیر قانون اور حکومت ہمدردانہ غور کرے، ان کے راہنماؤں کو رہا کرے، اس مہم کے نتیجے کے اندر ان کی جو پوسٹنگ ٹرانسفر ہوئی ہے وہ کینسل کرے، انہوں نے ویسے بھی اپنا دھرنا ختم کر دیا ہے۔ حکومت کے پاس قوت ہوتی ہے، حکومت ماں بھی ہوتی ہے ان کے ساتھ شفقت کرے ظلم نہ کرے۔ آپ کی بڑی مہربانی

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں کل اس مسئلے کو اٹھانا چاہ رہا تھا لیکن ڈاکٹر صاحب نے آج یہ بات کر دی ہے۔ اساتذہ کسی بھی معاشرے کا انتہائی واجب الاحترام اور معزز طبقہ ہوتا ہے لیکن یہاں پر ان اساتذہ کے ساتھ جتنی بے اعتنائی برتی گئی اور انہیں جتنا tease کیا گیا یعنی محکمہ تعلیم کی طرف سے کوئی سنجیدہ کوشش نہیں ہوئی۔ میں اور میرے کچھ ساتھی ایم پی ایز نے ان کے ساتھ مال روڈ پر رات بسر کی کہ شاید سیکرٹری ایجوکیشن یا ایجوکیشن منسٹر یہ دیکھیں اور اس معاملے کو حل کریں لیکن حل کرنے کی بجائے الٹا ان کے ساتھ جو ظلم اور زیادتی ہوئی وہ ڈاکٹر وسیم اختر نے آپ کو بتادیا ہے۔ میں آپ سے عرض کروں گا کہ یہ تو اساتذہ ہیں لیکن آپ پچھلے چھ ماہ کے دوران دیکھ لیجئے کہ آج ہر طبقہ سڑکوں پر ہے۔ آپ کلرکوں کو لے لیں، آپ کسانوں کو لے لیں، آپ مزدوروں کو لے لیں، اس کے بعد ڈاکٹروں کو لے لیں۔ ڈاکٹروں نے آج پھر اعلان کر دیا ہے کہ ہم یکم جون سے out door بند کر رہے ہیں چونکہ ہمارے ساتھ جو مسلسل وعدے وعید کئے گئے ان پر عمل نہیں ہوا۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ حکومت good governance کی دعویدار ہے لیکن good governance تو کہیں نظر نہیں آتی یہ تو bad governance کا شاہکار ہے کہ آج ہر طبقہ سینہ کوبی کر رہا ہے۔ وہ یہاں آ کر لاٹھیاں کھاتے ہیں، جیلوں میں جاتے ہیں یہاں تک کہ یہاں نابینا افراد، گونگے اور بہرے افراد پر بھی تشدد ہوتا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ جیسے حکومت اندھی گونگی بہری ہو گئی ہے اسے لوگوں کے مسائل سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ وزراء وہاں پر جاتے ہیں نہ ڈیپارٹمنٹس جاتے ہیں۔ میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ ---

**MR SPEAKER:** Order please, Order please, order in the House.

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ آپ بے شک ایوان میں ایک دن رکھیں کہ یہ جو سارے طبقات ہیں یہ یہاں تک کیوں آتے ہیں، آخر حکومت کس مرض کی دوا ہے؟ ان میں 99 فیصد سرکاری ملازم ہیں وہ دس بارہ لاکھ سرکاری ملازمین جو بے چارے دن رات کام کرتے ہیں لوگوں کی خدمت کرتے ہیں ان کے مطالبات ہیں، اگر حکومت ان کے مسائل حل نہیں کر سکتی تو دس کروڑ عوام کے مسائل کیسے حل کر سکتی ہے؟

جناب سپیکر: چلیں شکریہ۔ بات ہو گئی۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: کیا آپ کی کوئی number game چل رہی ہے؟ اب آپ مہربانی کریں۔ جی، شیخ صاحب! آپ کیا کہہ رہے ہیں، آپ کو کیا ہوا؟

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! میں آپ کی دعاؤں سے بالکل ٹھیک ہوں۔

جناب سپیکر: جی، کیا کہا؟

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! میں آپ کی دعاؤں سے بالکل ٹھیک ہوں۔

جناب سپیکر: کس بات سے متفق ہیں؟

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! میں گزارش کرنے لگا ہوں۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ شیخ صاحب کی بات سنیں کہ شیخ صاحب کیا فرما رہے ہیں؟

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! ابھی قائد حزب اختلاف نے بات کی اور ان سے پہلے ڈاکٹر صاحب نے بات کی۔ ڈاکٹر صاحب نے بڑے اچھے پیرائے میں یہ بتایا کہ ٹیچرز کے ساتھ یہ ہو رہا ہے یا ان کے یہ issues ہیں ہمارے معزز اساتذہ کرام کی ایک elected body ہے وہ باقاعدہ گورنمنٹ کے ساتھ on board ہے اور وہ بیٹھ کر مطالبات حل بھی کرانا چاہتے ہیں اور گورنمنٹ اس پر sincere بھی ہے۔ اب بات یہ ہے کہ جیسے ڈاکٹر صاحب نے اپنی گفتگو میں ایک ایسا اشارہ بھی دے دیا کہ ہم نے ایک رات مال روڈ پر اساتذہ کے ساتھ گزاری ہے اس سے یہ پتا چل جاتا ہے کہ جہاں پر بھی انتشار کی سیاست ہو، جہاں پر بھی ملک کو، اس کی معیشت کو destabilize کرنا ہو تو ان کا اپنا ایک track record ہے---

**MR SPEAKER:** Don’t be personal, don’t be personal.

شیخ اعجاز احمد: انہوں نے راتیں بھی کنٹینر میں گزارنی ہیں۔ اب ملک میں کنٹینر کی سیاست نہیں چل سکتی---

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ وزیر قانون اس کا جواب دیں گے۔ آپ کا حق نہیں بنتا۔ حضور! آپ تشریف رکھیں۔ ان کا مائیک بند کر دیں۔ دیکھیں، وزیر قانون کو جواب دینے دیں۔ مجھے منسٹر صاحب سے اس کا جواب لینے دیں۔ آپ تشریف رکھیں اور ایسا نہ کریں۔

(قطع کلامیاں، شور)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف احتجاجاً اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ شیخ اعجاز صاحب کی تقریر کو کارروائی سے حذف کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، غیر پارلیمانی الفاظ کو حذف کر دیا جائے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! انہوں نے کوئی ایسے الفاظ استعمال نہیں کئے جو کہ غیر پارلیمانی ہوں۔

جناب سپیکر: اگر کوئی غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کئے گئے ہیں تو ان کو کارروائی سے حذف کر دیا جائے۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے معزز ممبران "گو نواز گو" کے نعرے لگاتے رہے)

(اس مرحلہ پر حزب اقتدار کی معزز خواتین ممبران جواباً
"گو عمران گو" کے نعرے لگاتی رہیں)

**MR SPEAKER:** Order please. Order in the House.

یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ مہربانی کر کے ایسا نہ کریں۔ آپ سب تشریف رکھیں۔ منسٹر صاحب! آپ اس بارے میں کچھ وضاحت کر دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اساتذہ کرام کے بارے میں معزز قائد حزب اختلاف اور ڈاکٹر سید وسیم اختر نے بات کی ہے۔ بالکل کچھ اساتذہ کرام نے باہر مال روڈ پر احتجاجی کیمپ لگایا ہوا تھا۔ میں اس معزز ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ تمام اساتذہ کرام ہمارے لئے انتہائی قابل احترام ہیں اور حکومت نے ان کے لئے بہت کچھ کیا ہے۔ ہماری حکومت کے پچھلے tenure میں محکمہ تعلیم کے ایک لاکھ لوگ جو کہ ایڈہاک پر تھے اور regular نہیں ہوئے تھے ان کو regularize کیا گیا۔ آج سے تقریباً ساڑھے تین سال پہلے ہم نے ان کے grades میں اضافہ کیا اور اسی طرح ہم نے اساتذہ کی تنخواہوں میں بھی اضافہ کیا ہے۔ ہم اپنے پچھلے اور موجودہ tenure میں تقریباً ایک لاکھ اساتذہ کی merit پر بھرتیاں کر چکے ہیں۔ اس سے پنجاب میں quality of education بہتر ہوئی ہے۔ میں اپنے معزز ممبران کو یہ بتانا چاہوں گا کہ ہمارے اساتذہ کرام کی کوئی ایک تنظیم نہیں بلکہ ان کی بہت ساری تنظیمیں ہیں کیونکہ پچھلے tenure میں کچھ عرصہ میرے پاس بھی محکمہ تعلیم کا portfolio رہا ہے۔ اساتذہ کی کوئی پانچ یا چھ تنظیمیں بنی ہوئی ہیں۔ اس وقت ان کی جو elected body ہے وہ محکمہ تعلیم کے حکام کے ساتھ negotiation کر رہی ہے اور یہاں پر جو لوگ احتجاج کر رہے تھے وہ ان کا ایک مخالف دھڑا تھا۔ جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ مال روڈ پر کسی بھی قسم کی political activity کرنا منع ہے تو اسی لئے حکومت نے ان کے خلاف کارروائی کی ہے۔ میں

سمجھتا ہوں کہ اساتذہ ہمارے لئے بہت قابل احترام ہیں۔ان کا تعلق جس شعبہ پیغمبری سے ہے اس لحاظ سے ان کے لئے مناسب نہیں کہ وہ سڑکوں پر احتجاج کے لئے آئیں اور اس کا طالب علموں پر بھی اچھا اثر نہیں پڑے گا۔

جناب سپیکر! میں یہی عرض کروں گا کہ اگر قائد حزب اختلاف اور ڈاکٹر سید وسیم اختر یہ سمجھتے ہیں کہ اساتذہ کے کوئی ایسے جائز مطالبات ہیں کہ جن کو حکومت منظور کر سکتی ہے تو ہم اس حوالے سے ان کے ساتھ بیٹھنے کے لئے تیار ہیں۔ڈاکٹر صاحب نے point out کیا ہے کہ کچھ اساتذہ کو گرفتار بھی کیا گیا ہے تو میں ابھی ان کی تفصیل لے لیتا ہوں، محکمہ تعلیم سے پوچھ لیتا ہوں اور اگر ان پر کوئی مقدمہ نہیں ہے تو ان کو release بھی کروا دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، مہربانی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! حکومت نے یکم اکتوبر کو کالجوں میں تقریباً پانچ ہزار CTIs رکھے تھے جو کہ highly qualified لوگ ہیں۔یہ پانچ ہزار لوگ آٹھ ماہ سے تدریسی فرائض انجام دے رہے ہیں لیکن انہیں ایک پائی تنخواہ نہیں ملی۔اخبارات کے اندر اس حوالے سے کالم لکھے جا رہے ہیں۔کیا یہ good governance ہے؟ یہ شور تو مچاتے ہیں لیکن عملی طور پر کچھ نہیں کرتے۔یہ credit لینا چاہتے ہیں تو سو دفعہ لیں لیکن ہم حزب اختلاف کے لوگ حکومت کی خرابیوں اور weaknesses کی نشاندہی کرتے رہیں گے۔یہ محض زبانی جمع خرچ سے ان کو rule out نہیں کر سکتے۔میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ کالجوں میں پانچ ہزار CTIs رکھے گئے لیکن پچھلے آٹھ ماہ سے ان کو تنخواہ نہیں ملی۔میرے پاس تین دفعہ ان کا وفد آ کر مل چکا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ایک penny تنخواہ نہیں ملی۔اگر آپ اساتذہ کو باردانہ تقسیم کرنے یا پولیو مہم پر لگا دیں گے تو پھر وہ احتجاج تو کریں گے۔اساتذہ کہتے ہیں کہ ہم سے تدریسی ڈیوٹی لیں۔حکومت نے اگر پولیو ویکسین لگانی ہوتی ہے تو اساتذہ کی ڈیوٹی لگا دی جاتی ہے اسی طرح اگر بوریاں تقسیم کرنی ہوتی ہیں تو اساتذہ کو اس کام پر لگا دیتے ہیں۔یہ کون سا طریقہ ہے اور کس مہذب ملک میں ایسا ہوتا ہے؟ ایسا کسی بھی ملک میں نہیں ہوتا۔میں یہ سمجھتا ہوں کہ آئیں بائیں شائیں کرنے کی بجائے اساتذہ، ڈاکٹروں اور کلرکوں کے ساتھ زیادتی کرنا بند کریں، ان سارے طبقات کے لئے حکومت ایک کمیٹی بنائے اور سنجیدگی کے ساتھ ان کے مسائل حل کرے۔بہت شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف نے CTIs کے حوالے سے بات کی ہے۔ یہ بھی واقعی ہمارا ایک بڑا اچھا step ہے کیونکہ ہمارے کالجوں میں Lecturers کی کمی تھی۔ جب ہم پبلک سروس کمیشن کے تحت Lecturers کی بھرتی کے process میں جاتے ہیں تو اس میں ایک یا ڈیڑھ سال کا عرصہ لگ جاتا ہے۔ ہم نے پبلک سروس کمیشن میں ممبران کی تعداد بڑھا کر کم وقت میں بھرتی کا process مکمل کرنے کی کوشش کی ہے لیکن کالجوں میں اساتذہ کی کمی ہونے کی وجہ سے ہمارے طالب علموں کا تعلیمی نقصان ہو رہا تھا تو ہم نے عارضی طور پر CTIs رکھے۔ جہاں تک انہیں تنخواہ نہ ملنے کا معاملہ ہے تو میں محکمہ سے check کر لیتا ہوں مگر میں پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ اس طرح کا کوئی معاملہ نہیں ہے کہ آٹھ ماہ سے CTIs کو تنخواہیں نہ ملی ہوں۔ متعلقہ کالج میں ان کو عارضی طور پر رکھا جاتا ہے، وہ وہاں پر as a trainee کام کر رہے ہوتے ہیں اور ان کو تنخواہ کالج نے ہی دینی ہوتی ہے۔ اگر قائد حزب اختلاف specifically کسی کالج کا بتا دیں تو میں اس کو چیک کروا لیتا ہوں کہ ان کو کیوں تنخواہیں نہیں ملیں؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! اسی سے وابستہ میری ایک تحریک التوائے کار ہے جس کو میں out of turn لینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! آپ کی تحریک التوائے کار کا نمبر کیا ہے؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میری تحریک التوائے کار اساتذہ کے حوالے سے ہے اور میں اس کو out of turn پڑھنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! میرے خیال میں ابھی تو آپ کی تحریک التوائے کار کو دفتر کا نمبر بھی نہیں لگا ہو گا۔ ایسے تحریک التوائے کار out of turn نہیں لی جا سکتی۔ میرے بھائی آپ قاعدے اور قانون کے مطابق چلیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! ابھی وزیر قانون نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی ایسا specific issue ہے تو میرے نوٹس میں لائیں تو میں ان کے نوٹس میں لاتا ہوں کہ کامرس کالج کے اساتذہ اور عملے کو عرصہ آٹھ ماہ سے تنخواہ نہیں ملی۔ سال 2004 کی contract policy سے متعلق وہ آج تک احتجاج پر ہیں اور ان دنوں کامرس کالجوں میں ہڑتال ہے۔ ہم کون کون سی بات point out کریں، کیا

یہ good governance ہے اور جہاں ہر طبقہ احتجاج پر ہو تو وہاں good governance کیسے ہو سکتی ہے؟ یہ سب کچھ "جنگ"، "خبریں"، "نوائے وقت" اور دوسری اخبارات میں آ چکا ہے۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! تشریف رکھیں۔ اس تحریک التوائے کار کو اپنی turn پر آنے دیں۔ یہ out of turn نہیں لی جا سکتی۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: دیکھیں، میری بات سُنیں۔ کیا آپ ایوان کو smoothly چلنے دینا چاہتے ہیں یا نہیں؟ اس کا جواب وزیر قانون نے دینا ہے۔ آپ خواہ مخواہ ماحول کو خراب نہ کریں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! کامرس کالجز پہلے TEVTA کے ساتھ ہوتے تھے مگر ہماری گورنمنٹ نے ہی ابھی ایک سال پہلے کامرس کالجز کو ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ منسلک کر دیا ہے۔ یہاں پر وزیر تعلیم موجود نہیں ہیں تو میں محکمہ سے پتا کرا کر معزز ممبر کو بتا سکتا ہوں۔ جہاں تک مجھے پتا ہے کامرس کالجز کے سٹاف کی salaries کا کوئی issue نہیں ہے جبکہ CTI's میں کچھ جگہ پر salaries کا issue ہے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں ایک بڑے اہم مسئلہ کی طرف حکومت کی توجہ مبذول کرانا چاہتی ہوں۔ چھ سات دن پہلے کا واقعہ ہے کہ عزیز بھٹی شہید ہسپتال گجرات میں ساڑھے تین سال کی بچی لائی گئی جس کی سانس کی نالی میں سپاری کا دانہ پھنسا ہوا تھا۔ میں وہاں پر ڈاکٹر صاحب کے پاس گئی اُن سے request کی تو انہوں نے بچی کو دیکھ کر معذرت کی کہ اُن کے پاس متعلقہ equipment available نہیں ہے اور بچی کی جان کو خطرہ ہے تو اس کو فوراً لے جائیں کیونکہ کسی وقت بھی اس کی death ہو سکتی ہے۔ اُس بچی کی غریب ماں اپنی بیٹی کو آکسیجن دے کر رات 9:00 بجے میو ہسپتال لاہور لے آئی تو ڈاکٹرز نے کہا کہ ہمارے چلڈرن وارڈ میں بھی یہ equipment موجود نہیں ہے تو آپ اس بچی کو چلڈرن ہسپتال لے جائیں۔ وہ بچی نیلی ہو چکی تھی اور blood vomiting کر رہی تھی۔ اس میں criticism کی کوئی بات نہیں ہے میں تو good governance کی بات کر رہی ہوں۔ اُس کے بعد وہ بچی کو چلڈرن ہسپتال میں لے کر گئی تو خدا کا شکر ہے کہ اُس بچی کی زندگی بچ گئی لیکن میں آپ سے یہ کہنا

چاہ رہی ہوں کہ سڑکوں اور بسوں کے علاوہ ہماری حکومت کی priority Health, Education and Law and Order ہونی چاہئے۔

## تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: محترمہ! بہت مہربانی آپ کی۔ آپ تشریف رکھیں۔ اب تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 15/196 جناب امجد علی جاوید صاحب کی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب نہیں آیا استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/197 میاں طارق محمود صاحب کی ہے۔ یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے اور جواب کے لئے اس کو pending کیا گیا تھا۔

## ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال گجرات میں تعینات ایم ایس کا سیاسی مداخلت پر تبدیل کیا جانا

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے۔ اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ عزیز بھٹی شہید ہسپتال گجرات میں ڈاکٹر ذوالفقار علی صاحب کو 10-12-31 کو تعینات کیا گیا، ڈاکٹر طاہر نوید صاحب کو 11-12-28 کو تعینات کیا گیا اور ڈاکٹر واجد حسین صاحب کو 14-08-20 کو تعینات کیا گیا۔ بعد ازاں 15-02-20 کو انہیں جب وہاں سے ٹرانسفر کیا گیا تو سول سوسائٹی، ہسپتال کے ملازمین اور پریس والوں نے اس ٹرانسفر کے خلاف agitation کیا جس کی بنیاد پر 15-02-20 کو ڈاکٹر واجد حسین کو محکمہ صحت رپورٹ کرنے کے جو احکامات جاری کئے گئے تھے اور جن کا تبادلہ ڈی سی او صاحب کی recommendation پر کیا گیا تھا ان ہڑتالوں کی وجہ سے چونکہ مریضوں کو مشکلات کا سامنا تھا اور انہیں طبی سہولتیں بروقت اور مناسب

طور پر میسر نہیں کی جا رہی تھیں اس بنیاد پر عوامی مطالبہ کو منظور کرتے ہوئے ڈاکٹر واجد کو دوبارہ اُسی ہسپتال میں بطور ایم ایس مورخہ 15-03-13 کو تعینات کر دیا گیا ہے جس کی بنیاد پر عوام کو طبی سہولتیں بروقت اور مناسب میسر ہو رہی ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے ٹھیک کہا ہے اور یہ اسی طرح ہوا ہے لیکن پندرہ سے بیس دن تک اس ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں ایمرجنسی تک working میں نہیں تھی اور بہت بُرے حالات میں سے گزرنے کے بعد یہ transfer cancel ہونے کے بعد وہاں پر دوبارہ کام شروع کیا گیا۔ اسی دوران ڈنگہ ہسپتال میں ایک بندے پر فائرنگ ہوئی اُس کو ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال گجرات لایا گیا وہ بندہ پانچ چھ دن وہاں پر تڑپتا رہا، پھر اُس کو میو ہسپتال میں لایا گیا لیکن اُس کو فوری emergency treatment نہ ملنے کی وجہ سے دو ماہ بعد اُس بے چارے کی death ہو گئی۔ میں یہ کہتا ہوں کہ کسی قیمت پر بھی ایسے حالات پیدا نہیں ہونے چاہئیں۔ اس دوران مریضوں نے جو suffer کیا اور سارے ضلع نے face کیا اس کا آج کون جواب دہ ہے؟ ٹھیک ہے اُس ڈاکٹر کا transfer cancel تو ہو گیا اور وہ ہسپتال چل گیا لیکن یہ بہت بڑا المیہ ہے اور ایسے واقعات بالکل پیدا نہیں ہونے چاہئیں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 198/15 میاں طارق محمود صاحب کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 199/15 ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو بھی next week تک کے لئے pending فرما لیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو بھی next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 205/15 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی ہے۔

## فیصل آباد روڈ پر محکمہ سکارپ کی کروڑوں روپے کی گاڑیاں ناکارہ ہونے کا انکشاف

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول ہو گیا ہے۔ Store and Workshop Division Faisalabad Road, Sheikhupura میں اس وقت دس گاڑیاں ناکارہ کھڑی ہیں جن کی نیلامی کے لئے مروجہ طریق کار کے مطابق process کر دیا گیا ہے۔ یہ دس کی دس گاڑیاں جن کا ریکارڈ موجود ہے اس کی تفصیل بتائی جا سکتی ہے۔ محکمہ ان تمام ناکارہ گاڑیوں کو جلد از جلد نیلام کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور انشاءاللہ آئندہ دو ماہ کے اندر اندر یہ ناکارہ گاڑیاں نیلام کر دی جائیں گی۔ یہ گاڑیاں 1982 سے 1992 کے درمیان ناکارہ ہوئی تھیں اور ان گاڑیوں میں سے کوئی سامان چوری نہیں ہوا۔ یہ گاڑیاں جس حالت میں سٹور میں آئیں اُسی حالت میں موجود ہیں اور رولز کے مطابق اس تحریک التوائے کار کو dispose of کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے، اس التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب تحاریک التوائے کار کا ٹائم ختم ہو گیا ہے۔ اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں آج کے ایجنڈا پر درج ذیل کارروائی ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! شاد باغ والے واقعہ کے حوالہ سے ہماری ایک قرارداد تھی اس قرارداد کو out of turn لے لیا جائے۔

جناب سپیکر: شاد باغ والے واقعہ پر کل فاتحہ خوانی تو ہو گئی تھی۔ قواعد کی معطلی کی تحریک وزیر قانون (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن)، قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید)، سردار شہاب الدین خان، ڈاکٹر سید وسیم اختر، سردار وقاص حسن موکل اور میاں محمد اسلم اقبال، لاہور کے علاقہ شاد باغ میں پیش آنے والے واقعہ کے حوالہ سے قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں محرک سے کہوں گا وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

## قواعد کی معطلی کی تحریک

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے لاہور کے علاقہ شادباغ میں پیش آنے والے واقعہ کے حوالہ سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے لاہور کے علاقہ شادباغ میں پیش آنے والے واقعہ کے حوالہ سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جی، اس تحریک کی مخالفت نہیں کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے لاہور کے علاقہ شادباغ میں پیش آنے والے واقعہ کے حوالہ سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

## قرارداد

## شادباغ لاہور میں معصوم بچوں کی ہلاکت پر رنج و غم اور لواحقین سے ہمدردی کا اظہار

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ ایوان لاہور کے علاقہ شادباغ میں شارٹ سرکٹ سے آتشزدگی کی وجہ سے چھ معصوم بچوں کی ہلاکت پر رنج و غم اور لواحقین سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے نیز وزیر اعلیٰ پنجاب نے جو انکوائری حکم کی ہے اس کی تکمیل جلد از جلد کر کے

مجرمانہ غفلت کے مرتکب ذمہ داران کو قرار واقعی سزا دی جائے اور مکمل رپورٹ ایوان میں پیش کی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان لاہور کے علاقہ شاد باغ میں شارٹ سرکٹ سے آتشزدگی کی وجہ سے چھ معصوم بچوں کی ہلاکت پر رنج و غم اور لواحقین سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے نیز وزیر اعلیٰ پنجاب نے جو انکوائری حکم کی ہے اس کی تکمیل جلد از جلد کر کے مجرمانہ غفلت کے مرتکب ذمہ داران کو قرار واقعی سزا دی جائے اور مکمل رپورٹ ایوان میں پیش کی جائے۔"

**DR SYED WASEEM AKHTAR:** Mr Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! کیا آپ اسے oppose کرتے ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جی۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں! میں پھر سوال کروں گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! واقعہ کی سنگینی کو پورے پنجاب اور پورے ملک میں محسوس کیا گیا ہے۔ لاہور میں ایک خاندان کے چھ کے چھ بچے ایک گھنٹہ آگ کے اندر جھلستے رہے۔ اس سے متعلق جتنے بھی ادارے ہیں وہ وقت پر اپنی ڈیوٹی کو پورا نہیں کر سکے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو انکوائری محترم وزیر اعلیٰ نے حکم کی ہے تو آئے روز اخبارات میں ہم پڑھتے ہیں کہ یہ واقعہ ہو گیا صدر پاکستان نے رپورٹ طلب کر لی، یہ واقعہ ہو گیا وزیر اعظم نے رپورٹ طلب کر لی، یہ واقعہ ہو گیا وزیر اعلیٰ نے رپورٹ طلب کر لی۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ نے oppose کیا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے قرارداد کو oppose کیا ہے لیکن سنگین واقعہ تو رونما ہو گیا۔ میری گزارش ہے کہ جو انکوائری کرنے کا حکم دیا گیا ہے تو انکوائری حکم کرنے کا روایتی طریق کار ہم اخبارات میں پڑھتے رہتے ہیں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ جو انکوائری حکم کی گئی ہے اس میں ایک ممبر اپوزیشن سے اور ایک ممبر گورنمنٹ بنچوں سے اس انکوائری کمیٹی میں ڈالا جائے تاکہ اس ایوان کو اس انکوائری کے حوالے سے ہمارے ممبران ہمیں update کریں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! ایسے معاملات پر انکوائری کرنا میرا اور آپ کا کام نہیں ہے۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس پر محترم وزیر اعلیٰ نے انکوائری کمیٹی بنا دی ہے۔ میرا خیال ہے کہ آج یا کل تک اس کی رپورٹ آ جائے گی۔ میں محترم ڈاکٹر صاحب سے اتفاق نہیں کرتا کم از کم پنجاب میں اس طرح نہیں ہے۔ اس طرح کے واقعات پر پہلے بھی محترم وزیر اعلیٰ نے انکوائری حکم کی ہے اور پنجاب میں ایسا نہیں ہے کہ ذمہ داران کو سزا نہ ملے۔ اس واقعہ میں جو لوگ ملوث پائے جائیں گے ان کو بالکل سزا دی جائے گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ممبران اسمبلی کا کام انکوائری کرنا نہیں ہے اس لئے ممبران کو انکوائری کمیٹی میں ڈالنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ اس پر فیصلہ نہیں ہو گا تو اگلے ایک دو دن میں اس کا response نہیں آتا جو کہ آئے گا، مجھے معلوم ہے کہ آج یا کل اس پر کوئی نہ کوئی فیصلہ وزیر اعلیٰ نے کر دینا ہے۔ ان کو پتا چل جائے گا کہ جن لوگوں کی وجہ سے یہ واقعہ ہوا ہے ان کو سزا ملی ہے۔

جناب سپیکر: اس قرارداد پر مخالفت ہو گئی تھی اس لئے مجھے اب اسے دوبارہ پڑھنا پڑے گا۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان لاہور کے علاقہ شاد باغ میں شارٹ سرکٹ سے آتشزدگی کی وجہ سے چھ معصوم بچوں کی ہلاکت پر رنج و غم اور لواحقین سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے نیز وزیر اعلیٰ پنجاب نے جو انکوائری حکم کی ہے اس کی تکمیل جلد از جلد کر کے مجرمانہ غفلت کے مرتکب ذمہ داران کو قرار واقعی سزا دی جائے اور مکمل رپورٹ ایوان میں پیش کی جائے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس سے متعلقہ فائر بریگیڈ کا جو مؤقف اب تک سامنے آیا ہے کہ 180 اسامیاں پچھلے آٹھ برسوں سے وہاں پر خالی پڑی ہیں اور کھٹارا ترین گاڑیاں ان کے پاس ہیں۔ اس موقع پر جو گاڑی گئی وہ بھی کئی سالوں سے jam تھی۔ انہوں نے پائپ چڑھانے کے لئے کوشش کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس پر بھی غور کیا جانا چاہئے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! ہم اس پر رائے زنی نہ کریں تو بہتر ہے کیونکہ یہ inquiry matter ہے۔ اس میں معلوم نہیں کیا نتیجہ نکلتا ہے جب کوئی نتیجہ آئے گا تو آپ کے سامنے آ جائے گا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! انکوائری رپورٹ ایوان میں بھی آنی چاہئے۔

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! میں رپورٹ پیش کروں گا۔

## غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

### قراردادیں
(جو زیر التواء رکھی گئیں)

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! جس نے تحریک کو پیش کیا ہو یا اس میں شامل ہو وہ اسے قانونی طور پر oppose نہیں کر سکتا۔ اب مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں ہیں۔ ہم پہلے مورخہ 31- مارچ 2015 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی قرارداد محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کی ہے۔ محترمہ! اپنی قرارداد پیش کریں۔

### آلودہ پانی سے پیدا ہونے والی بیماریوں کی ویکسین فراہم کرنے کا مطالبہ

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں خسرے، پولیو اور دیگر مہلک بیماریوں کی ویکسین کی طرح آلودہ پانی سے پیدا ہونے والی بیماریوں کی ویکسین دی جائے تاکہ اس پانی سے پیدا ہونے والی بیماریوں بشمول گیسٹرو و دیگر امراض سے بچا جا سکے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں خسرے، پولیو اور دیگر مہلک بیماریوں کی ویکسین کی طرح آلودہ پانی سے پیدا ہونے والی بیماریوں کی ویکسین دی جائے تاکہ اس پانی سے پیدا ہونے والی بیماریوں بشمول گیسٹرو و دیگر امراض سے بچا جا سکے۔"

اس قرارداد کی کسی نے مخالفت نہیں کی اس لئے اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں خسرے، پولیو اور دیگر مہلک بیماریوں کی ویکسین کی طرح آلودہ پانی سے پیدا ہونے والی بیماریوں کی ویکسین دی جائے تاکہ اس پانی سے پیدا ہونے والی بیماریوں بشمول گیسٹرو و دیگر امراض سے بچا جا سکے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس طرح کی کوئی ویکسین نہیں ہے۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ نے پہلے مخالفت کیوں نہیں کی؟ اب اس پر پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوگا۔ بہت شکریہ۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! بعد میں لوگ ہمارا مذاق اڑائیں گے۔ ادھر ڈاکٹر بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ اگر اس مرض کی ویکسین ہوتی ہے تو پھر اس لحاظ سے آپ قرارداد کو پاس کریں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! اگر ویکسین ہو گی تو کوئی ایک۔۔۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ باہر بیٹھے ہوئے لوگ ہمارے بارے میں کیا سوچیں گے کہ کس طرح سے یہ legislation کے لئے put کر رہے ہیں؟ کسی چیز کو اچھے انداز میں دیکھ لیا جائے تاکہ ایوان کا مذاق نہ اڑایا جائے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ کدھر ہیں؟ میاں صاحب! ہم اس کو اپنے طریقے سے کر لیں گے آپ اس بات کو چھوڑ دیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اگر ترمیم بھی بتا دیتے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ کو اس وقت مخالفت کرنی چاہئے تھی، آپ اس وقت سوئے ہوئے تھے؟
All of you; do you sleep at that time?

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں نے اس وقت بات کرنا چاہی تھی۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ کی طرف سے جو قرارداد آئی ہے وہ میں نے پڑھ دی ہے۔ (شور وغل)

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ اس کو amend کر لیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ اس وقت اس کی مخالفت کرتے۔ ہم اس کو check کر لیں گے اگر اس میں کوئی ایسی بات ہوئی تو یقیناً ہم اس کو دیکھیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اس کو amend کر لیں ہماری طرف سے جو مرضی کریں لیکن اس ایوان کا image خراب نہ کریں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! انشاء اللہ ایوان کا image خراب نہیں ہونے دیں گے۔ اس کی تصدیق کر کے اس کو ہم آگے بھیجیں گے۔ بس ٹھیک ہے۔ جی، چیمہ صاحب! آپ اپنی قرارداد پیش کریں۔

## صوبہ کے سرکاری ہسپتالوں میں ہیپاٹائٹس کے مریضوں کی تعداد کے لحاظ سے انجکشن کی فراہمی کا مطالبہ

چودھری عامر سلطان چیمہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ہیپاٹائٹس کے مریضوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر صوبہ بھر کے سرکاری ہسپتالوں میں ہیپاٹائٹس (سی) کے انجکشن کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ہیپاٹائٹس کے مریضوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر صوبہ بھر کے سرکاری ہسپتالوں میں ہیپاٹائٹس (سی) کے انجکشن کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی ہے۔ جس نے مخالفت کرنی ہے ابھی کر لیں پھر بعد میں آپ مخالفت کر دیتے ہیں۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ہیپاٹائٹس کے مریضوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر صوبہ بھر کے سرکاری ہسپتالوں میں ہیپاٹائٹس (سی) کے انجکشن کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: تیسری قرارداد محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی طرف سے ہے وہ اسے پیش کریں۔

## نادرا دفاتر اور سٹاف میں آبادی کے تناسب سے اضافے کا مطالبہ

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ نادرا دفاتر اور سٹاف کی تعداد میں آبادی کے تناسب سے اضافہ کیا جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ نادرا دفاتر اور سٹاف کی تعداد میں آبادی کے تناسب سے اضافہ کیا جائے۔"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی ہے۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ نادرا دفاتر اور سٹاف کی تعداد میں آبادی کے تناسب سے اضافہ کیا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: چوتھی قرارداد کیا آپ اس کی مخالفت کرنا چاہتے ہیں یہ پتا ہے کہ کس کی طرف سے ہے یہ قرارداد ڈاکٹر سید وسیم اختر کی طرف سے ہے وہ اسے پیش کرنا چاہتے ہیں اور یہ پی آئی اے کے خلاف ہے؟

## پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں کمی کے پیش نظر پی آئی اے کے کرایہ میں کمی کا مطالبہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں کمی کے پیش نظر پی آئی اے کے عمرہ کے کرایہ میں کمی کی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں کمی کے پیش نظر پی آئی اے کے عمرہ کے کرایہ میں کمی کی جائے۔"

**SYED ZAEEM HUSSAIN QADRI:** Mr Speaker! I oppose it.

**جناب سپیکر:** جی، فرمائیں!

**سید زعیم حسین قادری:** جناب سپیکر! جب پٹرول کی مصنوعات کی قیمتوں میں کمی ہوئی تھی تو نہ صرف حج کے کرایہ میں سات ہزار روپے فرق ڈالا گیا تھا اسی statistics کے ساتھ عمرہ کے کرایہ میں یعنی پی آئی اے کے ٹکٹس میں کمی کی جا چکی ہے اور میرے خیال میں جو چیز ہو چکی ہے اس کو دوبارہ ایوان میں لا کر تو mockery of the situation کی بات ہو گی۔ یہ کرائے جتنے کم کئے جانے تھے کئے جا چکے ہیں بے شک آپ check کر لیں۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، شاہ صاحب!

**ڈاکٹر سید وسیم اختر:** جناب سپیکر! زعیم قادری صاحب میرے بھائی ہیں میں ان کی بہت عزت کرتا ہوں۔ ان کا بھی میرے ساتھ تعلق اور روّیہ بھائیوں جیسا ہے۔ میں بڑے ادب سے یہ اختلاف کروں گا کہ میرے بھائی کو اس حوالے سے پوری معلومات نہ ہیں۔ میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ تین چار ماہ پہلے گورنمنٹ نے بہت اچھا اقدام کیا ہے کہ بین الاقوامی مارکیٹ میں جب پٹرولیم مصنوعات کی قیمتیں کم ہوئیں تو گورنمنٹ نے بھی عوام کو اس حوالے سے ریلیف دیا اور پبلک ٹرانسپورٹ کے کرایوں میں کمی کے لئے گورنمنٹ نے پوری مشینری کو mobilize کیا، اس کی تمام تفصیل مجھے معلوم ہے۔ اس حوالے سے گورنمنٹ نے جو اقدامات کئے ہیں ان کی میں تحسین کرتا ہوں۔

**جناب سپیکر:** شاہ صاحب! کرایوں میں کتنی کمی کی گئی اس کی تفصیل تو بتا دیں۔

**ڈاکٹر سید وسیم اختر:** جناب سپیکر! میں اس حوالے سے عرض کر رہا ہوں کہ پی آئی اے نے اس حوالے سے تین مرتبہ پندرہ، پندرہ دن کے وقفے سے چھ چھ، سات سات، آٹھ آٹھ ہزار روپے عمرہ کے کرایہ میں فی مسافر اضافہ کیا ہے۔ یہ براہ راست میرے علم میں ہے اور جو لوگ پرائیویٹ عمرہ اور حج ادا کرتے ہیں ان سے میری بحث ہوئی ہے اور اُس بحث اور معلومات کے پیش نظر میں نے یہ قرارداد اس ایوان میں پیش کی ہے۔ میں محترم وزیر قانون و پارلیمانی امور کا ممنون ہوں کہ انہوں نے اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی اس لئے میں ایوان سے یہ گزارش کروں گا کہ یہ جو گزارشات میں نے پیش کی ہیں یہ حق و سچ پر مبنی ہیں اور میری اس قرارداد کو منظور کیا جائے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ کی معلومات کیا ہیں وہ تو ہمیں بتائیں کہ کتنی کرایوں میں اب تک کمی کی گئی ہے، پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں کتنی کمی ہوئی ہے اور اس حوالے سے آپ کی درخواست کیا ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے ابھی تمام تفصیل آپ کے سامنے رکھی ہے۔ میں نے عرض کیا ہے کہ جب گورنمنٹ نے پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں کمی کی تو پی آئی اے نے تین مرتبہ پندرہ، پندرہ دن کے وقفے سے چھ چھ، سات سات، آٹھ آٹھ ہزار روپے عمرہ کے کرایہ میں فی مسافر اضافہ کیا ہے اور اسی کے پیش نظر میں نے یہ قرارداد اُس وقت پیش کی تھی جو کسی وجہ سے آگے pending ہو گئی تھی۔ اب یہ قرارداد آئی ہے اور پی آئی اے نے ابھی تک عمرہ کے کرایہ میں ایک پائی کی بھی کمی نہیں کی ہے۔ جو اضافہ انہوں نے کیا ہے وہ ابھی تک برقرار ہے اور اسی لئے میں سمجھتا ہوں کہ وزیر قانون و پارلیمانی امور نے اس کی مخالفت نہیں کی۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! جنہوں نے مخالفت کی ہے میں ان سے پوچھ لیتا ہوں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے تو تفصیل بیان کر دی ہے۔

(اس موقع پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب میرے بڑے بھائی اور میرے لئے بہت معتبر ہیں۔ شاید انہوں نے مطالعہ نہیں فرمایا یا ان کی نظر سے یہ خبر نہیں گزری کہ پی آئی اے نے کرائے کی مد میں relief دیا ہے اور باقاعدہ announcement کی ہے کہ جن لوگوں نے حج کے لئے پیسے جمع کروا دیئے تھے وہ تمام رقم حجاج کرام کی روانگی سے قبل ان کو واپس کر دینے کے احکامات وزارت مذہبی امور نے جاری فرما دیئے ہیں کہ وہ exact amount ان لوگوں کو جو حج کے لئے جا رہے ہیں واپس کر دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اس پر بجائے بحث کرنے کے ہم اس معاملے کو solve کر لیں۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں کمی کے پیش نظر پی آئی اے کے عمرہ کے کرایہ میں کمی کی جائے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، زیر التواء پانچویں قرارداد محترمہ لبنیٰ فیصل کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

## پاکستان میں نشہ آور ادویات کی غیر قانونی درآمد اور فروخت پر پابندی کا مطالبہ

محترمہ لبنیٰ فیصل: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پاکستان میں نشہ آور/سکون آور ادویات کے بڑھتے ہوئے استعمال کے پیش نظر ان ادویات کی غیر قانونی درآمد اور پس پردہ فروخت کو مکمل طور پر روکا جائے اور اس کی خرید و فروخت میں ملوث افراد و گروہوں کو قانون کے مطابق سزا دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پاکستان میں نشہ آور/سکون آور ادویات کے بڑھتے ہوئے استعمال کے پیش نظر ان ادویات کی غیر قانونی درآمد اور پس پردہ فروخت کو مکمل طور پر روکا جائے اور اس کی خرید و فروخت میں ملوث افراد و گروہوں کو قانون کے مطابق سزا دی جائے۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس میں تھوڑی تبدیلی کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ اس میں constitutional issue آجاتا ہے۔ میں نے اس میں تھوڑی سی تبدیلی کی ہے اگر یہ اس طرح پیش کریں تو ہم اسے approve کر لیں۔ یہ گورنمنٹ آف پاکستان سے related issue ہے کیونکہ قانون کے مطابق ادویات کی import فیڈرل گورنمنٹ کے under ہوتی ہے تو اس میں ہم اس طرح سے تبدیلی کر لیں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پاکستان میں نشہ آور/سکون آور ادویات کے بڑھتے ہوئے استعمال کے پیش نظر ان ادویات کی غیر قانونی درآمد اور پس پردہ فروخت کو مکمل طور پر روکا جائے اور اس کی خرید و فروخت میں ملوث افراد و گروہوں کو قانون کے مطابق سزا دی جائے نیز یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ ایسی ادویات کی درآمد کو روکنے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! کیا اس میں یہ ترمیم کر دی جائے؟

محترمہ لبنیٰ فیصل: جناب سپیکر! جو غیر قانونی درآمد ہے اس میں کیا objection ہے، میں اس کو سمجھ نہیں سکی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اس میں objection کوئی نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس میں objection نہیں ہے۔ چونکہ باہر سے جو بھی چیز import ہوتی ہے وہ فیڈرل گورنمنٹ کے laws کے مطابق ہوتی ہے جبکہ یہ matter صوبائی گورنمنٹ سے related نہیں ہے اس لئے technically یا constitutionally کہہ لیں کہ ہم نے اس میں فیڈرل گورنمنٹ سے request کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! میرے خیال میں ایسا کوئی issue نہیں ہے۔

محترمہ لبنیٰ فیصل: جناب سپیکر! مجھے اس میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ پاکستان میں نشہ آور/سکون آور ادویات کے بڑھتے ہوئے استعمال کے پیش نظر ان ادویات کی غیر قانونی درآمد اور پس پردہ فروخت کو مکمل طور پر روکا جائے اور اس کی خرید و فروخت میں ملوث افراد و گروہوں کو قانون کے مطابق سزا دی جائے نیز یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ ایسی ادویات کی درآمد کو روکنے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔"
>
> (ترمیم شدہ قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

## قراردادیں
### (مفاد عامہ سے متعلق)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم مفاد عامہ سے متعلق موجودہ قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی قرارداد ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

## صوبہ میں لائبریریوں کی ترویج و ترقی کے لئے قانون سازی اور تین فیصد بجٹ مختص کرنے کا مطالبہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ میں لائبریریوں سے متعلق قانون سازی کرتے ہوئے تمام کارپوریشنز، میونسپل کمیٹیوں، ضلع کونسلوں اور یونین کونسلوں کو پابند بنایا جائے کہ وہ اپنی آمدنی کا کم از کم تین فیصد لائبریریوں کے قیام، ترویج اور ترقی پر صرف کریں نیز لائبریری میں کام کرنے والے سٹاف کے لئے سروس سٹرکچر اور سروس رولز بھی بنائے جائیں نیز تمام نجی و سرکاری تعلیمی اداروں میں بھی لائبریریاں قائم کی جائیں اور اس کے لئے ضروری فنڈز کا بندوبست کیا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ میں لائبریریوں سے متعلق قانون سازی کرتے ہوئے تمام کارپوریشنز، میونسپل کمیٹیوں، ضلع کونسلوں اور یونین کونسلوں کو پابند بنایا جائے کہ وہ اپنی آمدنی کا کم از کم تین فیصد لائبریریوں کے قیام، ترویج اور ترقی پر صرف کریں نیز لائبریری میں کام کرنے والے سٹاف کے لئے سروس سٹرکچر اور سروس رولز بھی بنائے جائیں نیز تمام نجی و سرکاری تعلیمی اداروں میں بھی لائبریریاں قائم کی جائیں اور اس کے لئے ضروری فنڈز کا بندوبست کیا جائے۔"

**MALIK MUHAMMAD AHMAD KHAN:** Sir, I oppose it.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک صاحب نے اسے oppose کیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ہمیں اس کی detail اور جواب نہیں آیا لہٰذا آپ اس کو اگلے منگل تک pending کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک احمد خان صاحب! میرے خیال میں اس کو pending کر دیا جائے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! Pendency کے لئے منسٹر صاحب ٹھیک فرما رہے ہیں اور آپ ان facts پر بے شک pending کر دیں لیکن میں اس کو for a very different reason

oppose کر رہا ہوں۔ میری جناب سے یہ استدعا ہے کہ یہ مسئلہ پہلے بھی اس ایوان میں اٹھا تھا۔ قرارداد وہ پیش کی جا سکتی ہے جس پر اس ایوان کی اپنی قانون سازی کے متعلق قرارداد نہ ہو۔ اب یہ کیسا لگے گا کہ میں اپنے آپ کو ہی قرارداد کے ذریعے ایک recommendatory force بن رہا ہوں؟ مجھے تو یہ اختیار حاصل ہے کہ اس صوبائی اسمبلی کی جو legislative powers اور functions ہیں ان کے اندر یہ ہے کہ آپ نے قانون سازی کرنی ہے اور اس پر جو rule ہے وہ بڑا clear ہے۔ Rules of Procedure کا Rule 116 states the forms and contents of the resolution وہ کیا چیز ہو سکتی ہے جس پر قرارداد دی جا سکتی ہے، وہ یہ ہے کہ:

> **116. Form and contents of resolution.** (1) A resolution may be in the form of a declaration of opinion or a recommendation, or convey a message, or commend, urge or request an action, or call attention to a matter or situation for consideration by the Government…

جناب سپیکر! That is it maximum. ایوان کا کوئی ممبر یا حکومت کا کوئی منسٹر اس ایوان کو آئین سازی کرنے یا قانون سازی کرنے کے لئے قرارداد کے ذریعے کوئی recommendation نہیں بھیج سکتا۔ اس کے جو subsequent rules ہیں بلکہ اس کا sub-rule(3) یہ ہے کہ آپ وفاقی یا قومی اسمبلی کو بھیج سکتے ہیں لیکن اپنے آپ کو قانون سازی کے لئے پابند نہیں کر سکتے۔ Problem کیا ہے، یہاں پر غلطی کیسے آ گئی؟ اب میں آپ کے notice میں ایک ancillary matter لانا چاہتا ہوں جو کہ ایک حیران کن اور اچنبھے کی بات ہے اور اس پر میری آپ سے درخواست ہو گی کہ تمام کارروائی کو معطل کر دیں، پہلے وہ settle کریں پھر آگے چلیں۔ یہ کیسا مذاق ہے؟ آئین مجھے Article 87 and 88 کے تحت یہ حق دیتا ہے۔

> Minister for Law is here and he holds the portfolio for Minister Finance as well.

جناب سپیکر! تضحیک اور تحقیر کی انتہا ہوئی کہ 2012 کے اندر آج کے اس ایوان کی فنانس کمیٹی ایک فیصلہ کرتی ہے جو کہ according to the rules ہے، mandated by the Constitution ہے اور گورنمنٹ کے تمام regulations کے عین مطابق ہے۔ وہ یہ فیصلہ کرتی ہے کہ اس صوبائی اسمبلی کے secretariat and Article 87 of the Constitution says

کوئی بھیor for that matter any other secretariat of any other Assembly. سیکرٹریٹ کے جوemploymentکےrulesہوں گے۔

> Regulated in the case of National Assembly by the President and in the case of Provincial Assembly by the Governor

جناب سپیکر!وہ فنانس کمیٹی کا اختیار ہوگا۔Article 88 of the Constitution saysکہ فنانس کمیٹی کا یہ اختیار ہوگا کہ اس اسمبلی کے جوfinancialمعاملات ہیں ان کو چلانے کے لئے فنانس کمیٹی کاdecision is the final decision.اب فنانس کمیٹی ایک فیصلہ کرتی ہے کہtime کہ آپ نےpay and scale I was informed and I was given سپیشل کمیٹی constituteکی جس کی چھ میٹنگز ہوئیں۔اس کمیٹی کی میٹنگز کے اندر ہم نےwillful defiance دیکھی اور اگر اسمبلی کیwillful defianceہونے لگے توcivil governance erodeہوتی چلی جائے گی۔یہ وہforumہے جہاں سےpower flowکرتا ہے اور یہ عوام کی طاقت ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

**ملک محمد احمد خان:** جناب سپیکر!میں ایک گزارش کروں گا۔آپ میری صرف ایک گزارش سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

**MALIK MUHAMMAD AHMAD KHAN:** Let me say it sir because I feel really uncomfortable sitting here.

سپیکر کا حکم مجھ پر تو اطلاق کرتا ہے اور میں آپ کے حکم کے تحت فوراً بیٹھتا ہوں۔ میں نے procedureکے اندر یہ طے کیا ہے کہ جو سپیکر کہیں گے میں وہ مانوں گا۔یہی چیز میں نے اس procedureکے اندر طے کی کہ جو فنانس کمیٹی کہے گی وہconcerned departmentsکو ماننا پڑے گاand same our constitution saysیعنی وہی آئین پاکستان کہتا ہے کہ یہcharged estimatesہیں۔صوبائی اسمبلی پنجاب کے اخراجات کے متعلق آپ کو اس ایوان کے اندرvoting بھی نہیں کروانی پڑتی۔ جو کچھ فنانس کمیٹی اپنی کمیٹی کے اندر پاس کر دے گیthat will become binding upon every department.اب ہوا یہ کہ فنانس کمیٹی نے اپریل 2012کے اندر

ایک میٹنگ کی جس پر ایک فیصلہ دے دیا، چلو کوئی ابہام رہ گیا ہو گا جسے ہم مان لیتے ہیں۔ پھر آگے یہ ہوا کہ:

Speaker of the Punjab Assembly in his letter stating to those concerned departments.

جناب سپیکر! اگر آپ یہاں پر اجازت دیں گے تو میں اس کی کاپی آپ کے پاس lay کروں گا جو آپ تک آئے گی۔ Speaker of the Assembly says کہ there is no ambiguity یعنی کوئی ابہام نہیں ہے۔ فنانس کمیٹی کے پاس آئین کے تحت اور rules کے تحت یہ اختیارات ہیں اور ان اختیارات پر عملدرآمد کرنا ہے لہٰذا جو 2012 کی فنانس کمیٹی کا فیصلہ ہے اس پر آپ پابندی لگا دیں۔ اب کل معزز وزیر ملک ندیم کامران صاحب یہاں پر تھے۔ Procedure کی violation کے حوالے سے کہتا ہوں کہ مجھے ڈاکٹر سید وسیم اختر کی مفاد عامہ سے متعلق قرارداد کی مخالفت کرنے کی ضرورت کیوں پڑی تاکہ میں آپ کے سامنے یہ مدعا بیان کر سکوں and I want right to the audience کہ میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کروں گا تو میری بات کی کوئی وقعت اور حیثیت نہیں ہو گی تو میں نے حق مانگ لیا کہ میں اس قرارداد کو oppose کر رہا ہوں کہ یہ procedures کے خلاف ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! جلدی سے wind up کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! مجھے صرف ایک منٹ دے دیں I would just conclude in a minute میں صرف ایک منٹ میں conclude کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک صاحب!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! اگر "سپیکر" کے حکم پر عملدرآمد نہیں ہونا، فنانس کمیٹی کے حکم پر عملدرآمد نہیں ہونا، کسی بھی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے willful defiance آئے گی اور procedures کو پنجاب اسمبلی کے اندر adopt نہیں کیا جائے گا تو یہ روز بروز انحطاط پذیر ہوتی چلی جائے گی۔ یہ کسی ایک کا مسئلہ نہیں ہے اور میرے پاس تو یہ بھی موجود ہے کہ آپ نے as an Acting Speaker اس چیئر پر بیٹھ کر ایک رولنگ دی اور آپ نے یہ فنانس کمیٹی کی findings کو adopt کیا، سپیشل کمیٹی constitute کی، کمیٹی convene ہوئی، کمیٹی بیٹھی، difference of

opinion آیا، دوبارہ House matter میں آیا، ضرورت نہیں تھی پھر بھی آیا، پھر آپ نے کہا کہ جو رپورٹ ہوگی 25۔مارچ تک یہاں پر اس کو پیش کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں آپ سے دست بستہ and very humble submission to this Chair آپ واحد نہیں ہیں جو اس کرسی پر بیٹھے ہیں اور آپ کا فرض منصبی یہ ہے کہ being a custodian of the House فنانس منسٹر کو پابند کریں آج یا کل صبح تک ادھر، اگر فنانس کمیٹی کے فیصلے کو نہیں مانا جاتا تو کسی قانون اور ضابطے کے تحت آکر یہ بتادیں کہ یہ مانا جائے گا۔ Otherwise یہ کوئی recommendatory body نہیں ہے، یہ body یہاں سے emerge کرتی ہے قائد ایوان کو as the قائد ایوان بناتی ہے، یہ قائد حزب اختلاف بناتی ہے، یہ آپ کو چیئرمین بناتی ہے۔ اس August House کا privilege breach ہو رہا ہے تو میری آپ سے یہ درخواست ہوگی کہ قانون اور ضابطے کے مطابق ہے اور آج آپ یہ حکم فرمائیں کہ سپیشل کمیٹی نمبر 6 کی آج یہ میٹنگ کریں۔ اس میٹنگ پر for and against arguments آئیں اور سپیشل کمیٹی جو findings دے اس پر عملدرآمد کی رپورٹ پیش کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! یہاں پر وزیر خزانہ بیٹھے ہیں تو مجھے ان سے جواب لینے دیں۔

**ملک محمد احمد خان:** جی، ٹھیک ہے۔ ڈاکٹر صاحب والی قرارداد ابھی رہ گئی ہے جو میں بعد میں کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! اس کا جواب دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس حوالے سے ہم نے بڑی تفصیل میں یہاں پر meetings بھی کیں جو کمیٹی آپ نے constitute کی تھی اور اس کے علاوہ لاء ڈیپارٹمنٹ اور فنانس ڈیپارٹمنٹ دونوں نے کافی دیکھا۔

(اذان ظہر)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس حوالے سے آپ اور جناب سپیکر نے بھی اس کے بعد بلایا ہوا ہے اور میں انہیں بھی explain کروں گا تو فنانس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے مؤقف تھا کہ اس میں ہمیں الاؤنسز بڑھانے پر تو کوئی اعتراض نہیں تھا but یہ ٹائم سکیل میں ہمارے لئے یعنی حکومت کے لئے problem ہے کیونکہ already جس طرح ابھی یہاں پر ٹیچرز،

کلرکس اور ڈاکٹرز کی بات ہو رہی تھی تو they are all demanding time scales اگر ہم اس چیز کو کرتے ہیں اور ٹائم سکیل اگر اسمبلی کے ملازمین کے لئے کرتے ہیں تو پھر آپ کو پتا ہے کہ ابھی بجٹ بھی آ رہا ہے اور باقی سب کو بھی اس حساب سے دیکھنا پڑے گا پھر بھی کیونکہ ہم اس اسمبلی کا احترام کرتے ہیں اور اسمبلی کے فیصلے اور کمیٹی کے فیصلے کا احترام کرتے ہیں تو Chief Minister Sahib is the competent authority تو انہیں ہم نے اس پر سمری move کی ہے۔

**ملک محمد احمد خان:** جناب سپیکر! میری بات سنیں۔۔۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** ملک صاحب! اگر میں اس پر ذرا بات کر لوں۔

**ملک محمد احمد خان:** جناب سپیکر! when some one is asking this میں آپ کے displeasure کو لیتے ہوئے مانگ رہا ہوں۔ میری گزارش ہے اور مجھے آپ بات کرنے کا حق دیں۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** نہیں۔ آپ بات کر چکے ہیں تو میں ذرا بات کر لوں۔

**ملک محمد احمد خان:** جناب سپیکر! نہیں، مجھے تھوڑی سی بات کر لینے دیں اور پھر اس کے بعد آپ کر لیں۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** ملک صاحب! آپ کی ساری بات سمجھ آ چکی ہے۔

**ملک محمد احمد خان:** جناب سپیکر! نہیں۔ مجھے اتنا استحقاق آپ آج ضرور دے دیں کہ میں پچھلے اڑھائی سال میں پہلی بار آپ سے ضد کر رہا ہوں۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** نہیں۔ آپ ہمیشہ مجھ سے ٹائم مانگتے ہیں۔

**ملک محمد احمد خان:** جناب سپیکر! نہیں، مجھے گزارش کرنے دیں۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** اچھا چلیں۔

**ملک محمد احمد خان:** جناب سپیکر! وہ تو آپ کی نظر کرم ہے کہ اگر آپ نہ ہوں تو ہم ہیں ہی نہیں۔ آپ کی مہربانی سے یہ سارا کام ہو رہا ہے۔ مختصراً بات کرتا ہوں۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی، فرمائیں!

**ملک محمد احمد خان:** جناب سپیکر! باقی departments of the Government کے ساتھ اسمبلی سیکرٹریٹ is desalinated by the provisions of the Constitution of Pakistan ان کا different سروس کیڈر ہے، different سروس سٹرکچر ہے، different

recruitments and promotions کے laws ہیں، وہ Government of Punjab کے کسی تعلق واسطے میں نہیں ہیں نمبر ایک۔

جناب سپیکر! فنانس کمیٹی کی کوئی recommendation under any circumstances وزیر اعلیٰ کے پاس جانا غیر قانونی ہے۔ کیا اس اسمبلی کے پاس اس اسمبلی کے floor پر بیٹھ کر ہم کوئی غیر آئینی اور غیر قانونی practice adopt کر سکتے ہیں؟ نہیں کر سکتے، آپ کو یہ کام کرنے سے روک دیا گیا ہے، آپ creation of law and statues ہیں اور آپ اسی کے تابع چل سکتے ہیں۔ وزیر خزانہ کا یہ کہنا کہ سمری وزیر اعلیٰ تک گئی ہے this summery sent to Chief Minister is illegal. They cannot. اور انہوں نے غلط بھیجی ہے اور اسی بات کو probe in کرنے کے لئے میرا یہ جھگڑا ہی نہیں ہے کہ time pay and scale ان کی پالیسی آگے آ جائے جو ان کی ریکروٹمنٹ کا سیکشن 12 ہے notified by the Governor of the Punjab that clearly states promotion کے related، سروس کے related جتنے matters ہیں from time to time are decided by the Speaker of the Provincial Assembly of the Punjab تو کیا ہم یہ حق دے دیں کسی بھی محکمے کو بھلے سے وہ وزیر اعلیٰ ہو، بھلے سے وہ کوئی اور ڈیپارٹمنٹ ہو کہ وہ آ کر سپیکر کے اختیارات پر encroach کر لے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ نہیں ہو سکتا۔ آپ آئین اور قانون کے مطابق کوئی deny دے دیں تو دے دیں۔ آپ آرٹیکل 87 of the Constitution کو پہلے amend کریں، آرٹیکل 88 of the Constitution کو delete کر دیں، بیچ میں سے نکال دیں اور ان رولز کو پورے کے پورے اٹھا کر ایک side پر رکھ دیں تو پھر آپ یہ exercise to sending that summery to the Chief Minister would be justified اور اب یہ رہ گئی بات کہ آپ کے سامنے میرا مدعا یہ ہے کہ بحیثیت سپیکر پنجاب اسمبلی

> As custodian of the House, as master of the procedure, as owner of this book of rules & procedure as created by the Constitution of Pakistan

جناب سپیکر! آپ خود بھی constitutional post ہیں۔ آئین، قانون اور ضابطے کے مطابق فنانس کمیٹی کے دیئے گئے orders پر آپ نے سپیشل کمیٹی constitute کی

ہے۔Honourable Finance Minister is trying his level bestمیں نے انہیں دیکھا ہے، ان کی کارکردگی پر کوئی شک نہیں اور ان کی کوشش میں کوئی شک نہیں۔ کل آپ ان سےimplementation reportمانگیں، یہdenyکریں تو کمیٹی کے سامنے بیٹھ کر کریں، یہ اس پر کوئیobjectionsلائیں تو

Let it be in the Committee. It is Standing Committee, Sir, created by this House. This right has been given by this House to that Committee to probe into the matter and give its judgement whether rules are stating right or the department or the Finance Committee's decision is right

جناب سپیکر! آپimplementation reportمانگیں۔ میری آپ سے یہ درخواست ہے۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اب آپ نے ساری باتیں سن لی ہیں تو میرا کچھ کہنا بنتا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ اسمبلی کےfloorپر ہمیں اس پر اس طرح بحث نہیں کرنی چاہئے تھی اور کمیٹی میں ہی کر لیتے تو بہتر تھا۔ اس میں کچھlawsبھی ہیں جو ہمارے لاء ڈیپارٹمنٹ کے مطابق اس میں ایک ترمیم کرنی پڑے گی۔ اگر ہم نے اسمبلی کی فنانس کمیٹی کے فیصلوں پر اس طرحimplementکرنا ہے۔ وہ ٹھیک ہے کہ ہم کمیٹی کی میٹنگ بلا لیتے ہیں اور اس میں پھر اس کا کوئی فیصلہ کر لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اس میں جس بندے نے گڑبڑ کی تھی، اس فنانس کمیٹی کو جس نے استعمال کیا تھا اس کا آپ کو بھی پتا ہے کل جس کا میں اور آپ ذکر کر رہے تھے۔ بات یہ ہے کہ ان کے time and pay scaleکا جوissueہے وہ تو ساتھ ساتھ یہ چلتا رہے، آپ دیکھیں اور باقی ان کے الاؤنسز جو ہیں وہ تو آپ بڑھا دیں۔ اس میں کیاproblemہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس میں ہمیں کوئیproblemنہیں ہے اور آپ جس طرح کہہ رہے ہیں وہ ہم اس طرح کر دیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، آپ اس پر توimplementکروا دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری عرض سن لیں کہ ان کا الاؤنس نہ بڑھے don't care اکہ میرا تو جھگڑا ہی نہیں ہے۔ جو وزیر خزانہ یہ کہہ رہے ہیں کہ اسمبلی کے floor پر یہ بات نہیں ہونی چاہئے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ کی بات سنی نہیں گئی؟ آپ اس بحث میں نہ پڑیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! صرف ایک بات کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! میری بات سنیں Friday تک آپ اس پر ہمیں finally اسمبلی کو بتائیں اور اس سے آگے کوئی ٹائم نہیں ہے کہ آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟ Friday تک آپ اس پر ہمیں بتائیں۔ ڈاکٹر وسیم صاحب بھی چلے گئے ہیں تو اس قرارداد کو پھر pending کر لیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جی، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس قرارداد کو آئندہ پرائیویٹ ممبرز ڈے تک pending کیا جاتا ہے۔ دوسری قرارداد میاں محمد اسلم اقبال صاحب کی ہے وہ پیش کریں۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب چلے گئے ہیں منسٹر صاحب اس قرارداد کو pending کر دیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس قرارداد کو next Private Member Day تک pending کیا جاتا ہے۔ دوسری قرارداد میاں محمد اسلم اقبال صاحب کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

## صوبہ میں ہیپاٹائٹس و دیگر بیماریوں کو روکنے کے لئے
## صاف پانی کی فراہمی کا مطالبہ

میاں محمد اسلم اقبال: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پینے کا صاف پانی مہیا نہ ہونے سے صوبہ بھر میں ہیپاٹائٹس و دیگر بیماریوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ لہٰذا پینے کے صاف پانی کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: جی یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پینے کا صاف پانی مہیانہ ہونے سے صوبہ بھر میں ہیپاٹائٹس ودیگر بیماریوں میں اضافہ ہورہا ہے۔ لٰہذا پینے کے صاف پانی کی فراہمی کو یقینی بنایاجائے۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! یہ ٹھیک ہے مگر میں تھوڑا سا بتانا چاہوں گا کہ ہم نے صاف پانی کمپنی بنائی ہے چودہ اضلاع میں کام شروع ہو چکا ہے اور اُس کے لئے 55۔ارب روپے کی ہم نے پنجاب میں funding رکھی ہے اور اگلے سال تک پورے پنجاب میں 36 اضلاع تک یہ صاف پانی کا سلسلہ چلا جائے گا۔ اس سال میں 30۔ جون تک ہم چھ ہزار فلٹریشن پلانٹ چودہ اضلاع میں لگوائیں گے پھر بھی مجھے اعتراض نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پینے کا صاف پانی مہیانہ ہونے سے صوبہ بھر میں ہیپاٹائٹس ودیگر بیماریوں میں اضافہ ہورہا ہے لٰہذا پینے کے صاف پانی کی فراہمی کو یقینی بنایاجائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: تیسری قرارداد چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

## صوبہ کے ضلعی اور تحصیل ہسپتالوں میں ہیپاٹائٹس ٹیسٹ کی سہولیات مہیا کرنے کا مطالبہ

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر کے ضلعی اور تحصیل ہسپتالوں میں ہیپاٹائٹس ٹیسٹ کی سہولیات مہیا کی جائیں۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر کے ضلعی اور تحصیل ہسپتالوں میں ہیپاٹائٹس ٹیسٹ کی سہولیات مہیا کی جائیں۔"

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):** جناب سپیکر! جو ہمارے گورنمنٹ ہسپتال ہیں اُن میں already free of cost یہ سہولت فراہم کی گئی ہے مگر پھر بھی ان کی قرار داد پر اعتراض نہ ہے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** یہ قرار داد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر کے ضلعی اور تحصیل ہسپتالوں میں ہیپاٹائٹس ٹیسٹ کی سہولیات مہیا کی جائیں۔"

(قرار داد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

**جناب ڈپٹی سپیکر:** چوتھی قرار داد محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

## صوبہ بھر کے قصابوں کی دکانوں پر جالیاں لگانے کا مطالبہ

**محترمہ خدیجہ عمر:** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں یہ قرار داد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ حفظان صحت کے اصول کے مطابق صوبہ بھر کے قصابوں کو دکانوں کے آگے جالیاں لگانے کا پابند بنایا جائے۔"

**جناب ڈپٹی سپیکر:** یہ قرار داد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ حفظان صحت کے اصول کے مطابق صوبہ بھر کے قصابوں کو دکانوں کے آگے جالیاں لگانے کا پابند بنایا جائے۔"

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):** جناب سپیکر! اس میں already قانون تو ہے لیکن ٹھیک ہے کریں۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** یہ قرار داد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ حفظان صحت کے اصول کے مطابق صوبہ بھر کے قصابوں کو دکانوں کے آگے جالیاں لگانے کا پابند بنایا جائے۔"

(قرار داد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

**جناب ڈپٹی سپیکر:** پانچویں قرار داد ڈاکٹر صلاح الدین خان صاحب کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

## حالیہ بارشوں اور ژالہ باری کی وجہ سے ضلع میانوالی کی تین تحصیلوں کو آفت زدہ قرار دینے کا مطالبہ

ڈاکٹر صلاح الدین خان: میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ حالیہ بارشوں اور شدید ژالہ باری کی وجہ سے گندم کی فصل کو ہونے والے نقصان کی وجہ سے ضلع میانوالی کی تین تحصیلوں میانوالی، عیسیٰ خیل اور پپلاں کو آفت زدہ قرار دیا جائے اور نقصان کا ازالہ کیا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ حالیہ بارشوں اور شدید ژالہ باری کی وجہ سے گندم کی فصل کو ہونے والے نقصان کی وجہ سے ضلع میانوالی کی تین تحصیلوں میانوالی، عیسیٰ خیل اور پپلاں کو آفت زدہ قرار دیا جائے اور نقصان کا ازالہ کیا جائے۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! اس پر اعتراض تو نہیں ہے لیکن تھوڑی سی ترمیم اگر کر لی جائے کیونکہ assessment کے بغیر آفت زدہ نہیں کیا جا سکتا۔ 50 فیصد سے زیادہ نقصان ہوا تو اُس ایریا کو آپ کو بھی پتا ہے آپ کا تعلق راجن پور سے ہے flood کے دنوں میں آپ وہاں پر دیکھتے رہے ہیں تو اس میں اگر تھوڑی سی ترمیم کر لی جائے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ حالیہ بارشوں اور شدید ژالہ باری کی وجہ سے گندم کی فصل کو ہونے والے نقصان کی وجہ سے ضلع میانوالی کی تین تحصیلوں میانوالی، عیسیٰ خیل اور پپلاں کو Punjab Land Administration Manual کے مطابق آفت زدہ قرار دے دیا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صلاح الدین خان صاحب!

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! ٹھیک ہے وہاں پر assessment تو ہو چکی ہے اُس کی روشنی میں جو کچھ ہو سکے کیونکہ بہت زیادہ نقصان ہوا ہے خاص کر میرا جو حلقہ پی پی۔44 ہے اُس میں تین یونین کونسلز: چکڑالہ، بارہ وضیں اور یونین کونسل شہباز خیل وہ تو بالکل تباہ ہو کر رہ گئی ہیں۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ حالیہ بارشوں اور شدید ژالہ باری کی وجہ سے گندم کی فصل کو ہونے والے نقصان کی وجہ سے ضلع میانوالی کی تین تحصیلوں میانوالی، عیسیٰ خیل اور پپلاں کو آفت زدہ قرار دیا جائے اور Punjab Land Administration Manual کے مطابق آفت زدہ قرار دیا جائے۔"

(ترمیم شدہ قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

**جناب ڈپٹی سپیکر:** آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز بدھ مورخہ 20۔ مئی 2015 صبح 10:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

---